www.KitaboSunnat.com

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات: اسباب، محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سدباب

RIPHAH INTERNATIONAL UNIVERSITY

مقالہ نگار

محمد ابو بکر صدیق

رجسٹریشن نمبر: F19A14G45042

نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر الیاس عزیز

نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر حافظ مسعود قاسم

شعبہ علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز

رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

نومبر، 2021ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات: اسباب، محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سدباب

RIPHAH INTERNATIONAL UNIVERSITY

یہ تحقیقی مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کے تقاضوں کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا

مقالہ نگار

محمد ابو بکر صدیق

رجسٹریشن نمبر: F19A14G45042

نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر الیاس عزیز

نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر حافظ مسعود قاسم

شعبہ علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

نومبر، 2021ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلف نامہ

میں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ مقالہ ہذا بعنوان "**بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات: اسباب، محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سد باب**" برائے حصولِ سند ایم فل علوم اسلامیہ میں نے خود لکھا ہے جو امکانی حد تک اصل مصادر و مراجع پر مشتمل ہے۔ نیز اس سے پہلے یہ مقالہ کسی یونیورسٹی میں حصولِ سند کے لیے پیش نہیں کیا گیا اور اس مقالہ کی تیاری میں کسی قسم کے سرقہ سے کام نہیں لیا گیا۔ میں اس مقالہ کے تمام نتائج و تحقیق کا ذمہ دار ہوں۔

محمد ابو بکر صدیق

دستخط:-----------------------------------

شعبہ علومِ اسلامیہ

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مقالہ ہذا بعنوان "بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات: اسباب، محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سد باب" برائے حصولِ سند ایم فل علوم اسلامیہ میری نگرانی میں مکمل کیا گیا ہے۔ اس مقالہ کی تیاری میں کسی قسم کے سرقہ سے کام نہیں لیا گیا اور میں اس کے اندازِ تحریر و معیارِ تحقیق سے مطمئن ہوں، نیز یہ مقالہ کسی اور جامعہ / ادارہ میں حصولِ سند کے لیے پیش نہیں کیا گیا۔

دستخط نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر الیاس عزیز

شعبہ علومِ اسلامیہ

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس

دستخط معاون نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر حافظ مسعود قاسم

شعبہ علومِ اسلامیہ

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس

دستخط سیکرٹری ریسرچ کمیٹی

محمد عمر راحیل

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ تشکر

سب سے پہلے صد ہا شکر اللہ رب العزت کا جس نے مجھے علم و تحقیق کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ میرے اس کام کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور بے شمار درود و سلام خاتم الرسل ﷺ کی ذات اقدس پر۔ اس کے بعد رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس کے چیئر مین پروفیسر ڈاکٹر مد ثر احمد و جملہ اساتذہ شعبہ علوم اسلامیہ کا شکر گزار ہوں۔ اللہ رب العزت ان کے علمی درجات بلند فرمائے اور علمی میدان میں ان کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اور شکر گزار ہوں اپنے نگران مقالہ ڈاکٹر الیاس عزیز اور معاون نگران مقالہ ڈاکٹر حافظ مسعود قاسم کا جو اس مقالہ کی تکمیل کے ہر مرحلے پر میرے ممد و معاون رہے۔ ان کی حوصلہ افزائی، توجہ اور شفقت کی وجہ سے میرا یہ مقالاتی سفر احسن طور پر طے ہو سکا۔ اللہ رب العزت سے ان کی دینوی و اخروی کامیابیوں کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔ شکر گزار ہو ں اپنے والدین کریمین کا جن کی بے لوث دعائیں اور پر خلوص تعاون ہر پل میرے ساتھ رہا۔ شکر گزار ہوں اپنے تمام محسنین اور معاونین کا جن کا تعاون ہر لمحے میرے ساتھ رہا۔ دعا گو ہوں اللہ رب العزت انہیں دنیا اور آخرت میں بہترین جزا سے نوازے اور انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمروں میں برکات عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

محمد ابو بکر صدیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

محسنِ انسانیت

محمد ﷺ

کے نام جو انسانِ کامل بھی ہیں اور رہبرِ کامل بھی

اور

میرے والدین کے نام جن کی محنت اور دعاؤں

کی بدولت یہ کارِ خیر تکمیل کو پہنچا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسلام علی رسولنا الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین.اما بعد!

ہر طرح کی تعریف وتوصیف اور حمد وثنااللہ ذوالجلال کے لیے جو یکتاو تنہاساری کائنات کا خالق ومالک اور رزاق ہے۔ان گنت درود وسلام سید الرسل، ختم الرسل ﷺ کی ذات اقدس پر۔

تعارفِ موضوع:

خالق کائنات نے انسان کو کائنات میں وہ شرف ومقام بخشاہے جو کسی اور کو نہ ملاہے وہ ہے مقام اشرف المخلوقات ہے انسان کو اللہ نے جوڑاجوڑابنایا جیسے تمام جانوروں کو جوڑاجوڑابنایا، اسی طرح جیسے انسان کو باقی ضروریات مثلا بھوک، پیاس، اسی طرح انسان کو اپنی جنسی پیاس مٹانے کے لیے جوڑا بنایا لیکن یہی انسان جب جہالت کی گہرایوں میں جا گرتا ہے اپنی جنسی پیاس بجھانے کے لیے جنسی زیادتی کرکے درندا بن جاتا ہے۔

جنسی زیادتی کا مطلب ہے کوئی بھی ایسا جنسی یا جنسیت زدہ فعل جس سے کوئی شخص ناگواری ڈر یاخوف محسوس کرے، کوئی ایسارویہ جس کے لیے ایک شخص نے آمادگی نہ ظاہر کی ہو یاپھر اس نے اسکا انتخاب نہ کیاہو۔ جنسی زیادتی ایک شخص کے اعتماد کو دھوکہ دینااور اس حق کو سلب کرناہے جو کہ وہ اپنے جسم کے ساتھ ہونے والے سلوک کے بارے میں رکھتا ہے، جنسی زیادتی طاقت اور حق کا ناجائز استعمال ہے۔ جنسی زیادتی نابالغ وبالغ افراد اور بچوں، عورتوں، مردوں، اور ہر پس منظر کے لوگوں کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ جنسی زیادتی کو جنسی بدسلوکی یا جنسی تشدد بھی کہاجاتا ہے. جنسی زیادتی کو بیان کرنے والے الفاظ جیسا کہ زنابالجبر (ریپ) اور جنسی بدسلوکی کے ایک عمومی معنی ہوتے ہیں جو روزمرہ گفتگو کے دوران استعمال کیے جاتے ہیں اور ایک مخصوص معنی ہوتے ہیں جو خاص فوجداری جنسی جرائم کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ضرورت واہمیت:

بچوں کیساتھ روز بروز بڑھتے جنسی واقعات کے پیش نظر، بچوں کو جسمانی صحت، جنسی افعال اور خطرات کے بارے میں آگاہ کرنا، اور خطرناک صورتحال سے نمٹنے کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنا، تعلیمی اداروں، معاشرے اور والدین کی اولین ذمہ داری بن چکا ہے۔ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور استحصال کرنے والے درندے بچوں سے ان کی معصومیت اور ان کا بچپن چھین لیتے ہیں، یہ صرف قانونی مسئلہ نہیں بلکہ سماجی مسئلہ بھی ہے۔ معاشرے میں ابھرتے اس جرم کی روک تھام کے لیے اس موضوع پر جدوجہد کرنانہائت ضروری عمل ہے اور بہت سے لوگوں نے اس موضوع پر کام کیا جسے الیکٹرونک میڈیا، سوشل میڈیااور دیگر کالم نگار اس جرم کے خلاف کام کررہے ہیں اس موضوع پر کام کرنابہت ضروری ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جوازِ تحقیق:

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے جرم کا سدباب کیا جائے اور عوام الناس کو اس کے بارے میں آگاہ کیا جائے تاکہ اس بیماری کو اس معاشرے سے نکال کر دور پھینکا جائے۔

بنیادی سوال:

اس تحقیقی مقالہ کے بنیادی سوالات درج ذیل نکات پر مشتمل ہیں:

1. بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے اسباب کیا ہیں؟
2. جنسی زیادتی کی طرف مائل کرنے والے محرکات کون سے ہیں؟
3. شریعت اسلامیہ نے جنسی زیادتی کے سدباب کے لئے کون سے اصول وضع کئے ہیں اور دور حاضر میں ان کا اطلاق کیوں ضروری ہے؟

فرضیہ تحقیق:

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔

مقاصدِ تحقیق:

مقالہ ہذا میں تحقیق کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے اسباب جاننا

جنسی زیادتی کی طرف مائل کرنے والے محرکات کو واضح کرنا

شریعت اسلامیہ نے جنسی زیادتی کے سدباب کے لئے جو اصول وضع کئے ہیں ان کو بیان کرنا۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ:

اس موضوع پر اب تک زیادہ کام نہیں ہوا چند ایک کتب ہیں جو اس موضوع پہ لکھی جا چکی ہیں:

1. اسعد، حافظ، اداس نسل اور بچوں کا تحفظ، اعظمی، مکتبہ الفہیم، 2019ء
2. ہود، محمد، اسلام میں بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں، دارالاندلس، لاہور، 2016ء
3. محمدی، انصار زبیر، بچوں کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں، ریاض، 2017ء
4. ندوی، سراج دین، بچوں کی تربیت کیسے کریں، دارالابلاغ، لاہور، 2009ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحدیدِ موضوع:

اس مقالہ میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات کے اسباب اور محرکات کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سدباب کرنے پر بحث کی گئی ہے۔

منہجِ تحقیق:

اس مقالہ کی تیاری میں HECاور رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی کے اصولِ تحقیق اور قواعد وضوابط کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ تحقیق کا انداز بیانیہ ہے۔ پیش آمدہ احادیث و آثار کی تخریج مصادرِ اصلیہ سے کی گئی ہے۔ دورانِ تحقیق احادیث صحیحہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تمام معلومات حتی الامکان بنیادی ماخذ سے حاصل کی گئی ہیں۔ بنیادی ماخذ کی عدم دستیابی کی صورت میں ثانوی ماخذ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست ابواب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

باب اول:

تخلیقِ انسانی-عظمت وحقوق کا ارتقائی جائزہ:---------------------- 1

باب دوم:

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات اور ان کا جائزہ:--------- 59

باب سوم:

جنسی استحصال کے اسباب اور محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سد باب:--- 98

خلاصۃ البحث:-- 128

تجاویز وسفارشات:--- 131

فہرست آیات:--- 133

فہرست احادیث:--- 140

مصادر ومراجع:--- 142

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیلِ ابواب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

باب اول: تخلیقِ انسانی-عظمت و حقوق کا ارتقائی جائزہ 1

فصل اول: انسانی تخلیق-احوال و آثار 2

فرشتوں کی مستقل حیثیت: 3

تسبیح و تقدیس کا فرق: 4

فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم: 4

عقیدہ حلول اور ارتقاء کا رد: 5

تخلیق انسانی سے متعلق مختلف نظریات: 5

کیاانسان بندر کی اولاد ہے؟: 6

ارتقائی انسان کتنی مدت میں وجود میں آیا؟: 7

1۔ تنازع للبقاءStruggle for (existence): 7

2۔ دوسرا اصول طبعی انتخاب(Natural Selection): 7

3۔ ماحول سے ہم آہنگی(Adaption): 7

4۔ قانون وراثت(Law)Heritenceof: 8

نظریہ ارتقاء پر مغربی مفکرین کے تبصرے: 8

نظریہ ارتقاء کی مقبولیت کے اسباب: 9

نظریہ ارتقاء کی برصغیر میں آمد اور منکرین قرآن: 10

نظریہ ارتقاء کے حق میں قرآنی دلائل: 10

دوسری دلیل علق کا مفہوم: 11

3۔ تیسری دلیل اطوار مختلفہ: 12

4۔ چوتھی دلیل زمین سے روئیدگی: 12

5۔ پانچویں دلیل نسل انسانی کے بعد فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا: 12

نظریہ ارتقاء کے ابطال پر قرآنی دلائل: 13

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخلیق انسانی کے مراحل: 13

2۔ تخلیق انسان سے پہلے کا زمانہ قابل ذکر چیز نہیں: 14

آدم کی خصوصی تخلیق: 14

تخلیق انسانی کا ارتقاء- قرآنی دلائل کی روشنی میں: 15

1۔تراب(Inorganic matter): 15

2۔ماء(Water): 16

3۔ طین(Clay): 16

4۔ طین لازب(Adsorbale clay): 17

5۔صلصال من حماء مسنون(Old physically and chemically altered mud): 18

6۔صلصال کالفخار(Dried and highly purified clay): 19

7۔ سلالہ من طین(Extract purified clay): 20

فصل دوم: مقاصد شریعت اور انسانی حقوق کا عالمی چارٹر 21

مقاصدِ شریعت کا معنیٰ و مفہوم: 23

مقاصدِ شریعت کی اَقسام: 24

(ا)مصالح ضروریہ: 24

(۲)مصالح حاجیہ: 25

انسانی حقوق کا عالمی چارٹر: 25

پس منظر و اہم دفعات: 27

فصل سوم: عظمت انسانی اور حقوق اطفال 36

خلق انسانی کا قرآنی تصور: 39

عظمت انسان کے مختلف پہلو: 39

تخلیق کے حوالے سے عظمت انسان: 40

صفات کے حوالے سے عظمت انسان: 43

ہیئت کے حوالے سے عظمت انسان: 46

تسخیر کائنات کے حوالے سے عظمت انسان: 46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احترام جان کے حوالے سے عظمت انسان: 49

فضیلت انسان، دوسری مخلوقات پر: 49

عظمت انسان، علم کے حوالے سے: 51

حقوق اطفال: 53

نومولود کے کان میں اذان واقامت: 54

تحنیک: 54

شکر کثیر: 54

اچھانام رکھنا: 54

عقیقہ کرنا بال منڈھوانا: 55

مدت رضاعت: 55

ختنہ کرانا: 55

تعلیم وتربیت: 55

دین عقیدہ توحید کی معرفت کروانا: 55

محبت وشفقت کا برتاؤ: 55

اولاد کے معاشی حقوق: 56

تحفے دینا: 57

سچ بولنے کی تاکید کرنا: 57

باب دوم: بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات اور ان کا جائزہ 59

فصل اول: بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیوں کے پورنوگرافی کے اعتبار سے واقعات اور ان کا جائزہ .. 60

پورنوگرافی سے کیا مراد ہے؟ 61

بچوں پر جنسی زیادتی کے مختلف طرق: 61

پاکستان میں جنسی زیادتی کے اعداد وشمار کا مجموعی جائزہ: 62

جنسی زیادتی کے منتخب واقعات کا تفصیلی جائزہ: 62

پورنوگرافی کے واقعات کی وجوہات: 66

فصل دوم: تعلیمی اداروں میں ہونے والی جنسی زیادتیاں - تحقیقی جائزہ 68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی اداروں میں ہونے والی جنسی زیادتی کا تنقیدی جائزہ: 78

فصل سوم: شہری اور دیہی علاقوں میں ہونے والے جنسی جرائم 80

شہری علاقوں میں ہونے والے واقعات: 81

دیہی علاقوں میں ہونے والے واقعات: 93

پاکستان کے شہروں اور دیہات میں ہونے والے جنسی واقعات کا تنقیدی جائزہ: 96

باب سوم: جنسی استحصال کے اسباب اور محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سد باب 98

فصل اول: جنسی استحصال کے اسباب اور محرکات 99

بڑے پیمانے پر فحش مواد کا پھیلاؤ: 100

برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا: 100

والدین اور بچوں کے مابین عدم تبادلہ خیال: 100

دینی تعلیمات سے دوری: 101

نامناسب لباس: 102

عدلیہ کا غیر منصفانہ رویہ: 102

مجرم کی ذہنی علالت: 104

لاوارث بچوں کا شکار: 104

زیادتی کے بعد سزا کے خوف سے قتل کرنا: 105

بذاتِ خود زیادتی کا شکار مجرم: 105

جنسی تسکین کے لئے لالچی حربوں کا استعمال: 106

حدود اللہ کا عدم نفاذ: 106

والدین کی غفلت اور عدم توجہ: 108

فصل دوم: شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جنسی استحصال کا سد باب 109

تربیتِ اطفال: 110

اولاد نعمت خداوندی ہے: 111

اولاد آزمائش اور امانت ہے: 112

اولاد کو حسن آداب و اچھی سیرت دینا فرض عین ہے: 112

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کو اہم رکھنا اس کی محبت دل میں بٹھانا:..............................115
علم کی جستجو پیدا کرنا:..115
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترغیب:..115
صبر سکھانا:..116
دھیمی آواز میں گفتگو کا سلیقہ:..116
جنسی بدامنی کے خاتمہ کے لئے اہم اقدامات:......................................116
پردہ داری کا فروغ اور اختلاط کا خاتمہ:...116
غض بصر:...117
نکاح کو آسان بنانا:...119
نکاح گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے:..120
بے نکاح آدمی شیطان کا بھائی اور آلہ کار ہے:......................................120
اسلامی سزاؤں کا نفاذ:...121
بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والے کی شرعی سزا:..........................123
حد زنا شریعت کی روشنی میں:...124
قتل کی شرعی سزا:...124
اگر لڑکا ہے تو عمل لواطت کی حد:...126
خلاصۃ البحث:..128
تجاویز و سفارشات:..131
فہرست آیات:...133
فہرست احادیث:..139
مصادر و مراجع:...141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول

تخلیقِ انسانی۔ عظمت و حقوق کا ارتقائی جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

انسانی تخلیق-احوال و آثار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی تخلیق-احوال و آثار

تمام انسان، خواہ وہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں رہتے ہوں، کسی بھی مذہب کے ماننے والے ہوں، اپنی تخلیق، شکل وصورت اور اللہ کے بندے ہونے اور آدمؑ کی اولاد ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں جس طرح ایک درخت کی کئی شاخیں ہوتی ہیں لیکن ان کی جڑ ایک ہوتی ہے۔ اس لیے ان کا باہمی تعاون اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک صالح معاشرے اور انسانیت کی بقا کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اسلام نے انسانوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنے اور باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے پر زور دیا ہے۔ اسی مقصد کے تحت انسان کی تخلیق کی گئی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةًؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ"[1]

"اور (اے پیغمبر! اس وقت کا تصور کرو) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تو وہ کہنے لگے۔ کیا تو اس میں ایسے شخص کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد مچائے گا اور (ایک دوسرے کے) خون بہائے گا۔ جبکہ ہم تیری حمد وثنا کے ساتھ تسبیح وتقدیس بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے"

فرشتوں کی مستقل حیثیت:

آج کل بعض ملحدین کی طرف سے یہ شبہ وارد کیا گیا ہے کہ فرشتوں سے مراد وہ مجرد قوتیں ہیں جو اس کارگاہ کائنات میں کارفرما ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ فرشتے ایسی ہستیاں ہیں جو مستقل شخصیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان مکالمہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں بعض ہستیوں کے قرآن میں نام بھی مذکور ہیں۔ آدمؑ خلیفہ کس کا؟ یہاں علی الاطلاق خلیفہ (نائب، قائمقام) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ صراحتاً یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ آدمؑ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے یا کسی دوسری مخلوق کا۔ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ خلیفہ چونکہ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کے مرنے یا عدم موجودگی کی صورت میں اس کے اختیارات سنبھالتا ہے اور اللہ تو حي لایموت اور ہمہ وقت حاضر ہے۔ لہٰذا آدم اللہ کے خلیفہ نہیں تھے، بلکہ جنوں کے خلیفہ تھے پھر ایک ایسی روایت بھی ملتی ہے کہ انسان کی پیدائش سے پیشتر اس زمین پر جن آباد تھے جو فتنہ فساد اور قتل وغارت کرتے رہتے تھے۔[2] اللہ نے فرشتوں کا لشکر بھیج کر ان جنوں کو سمندروں کی طرف دھکیل دیا اور آدمؑ ان کے خلیفہ ہوئے اور بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ خلافت یا نیابت کے لیے موت یا عدم موجودگی ضروری نہیں، بلکہ کوئی بااختیار ہستی اپنی موجودگی میں بھی کسی کو کچھ اختیارات تفویض کرکے اسے اپنا خلیفہ یا نائب بناسکتی ہے کہ وہ اس کی منشا کے مطابق ان اختیارات کو استعمال کرے۔

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں امانت سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے فرائض واحکام کی تعمیل اور ان کے نفاذ کا بار ہے اور اسی کا دوسرا نام نظام خلافت ہے۔ فرشتوں کا یہ قیاس کہ بنی آدم دنیا میں فتنہ فساد اور قتل وغارت ہی

---

[1] البقرہ:30

[2] کیلانی، مولانا عبدالرحمٰن، تیسیر القرآن، مکتبہ السلام، لاہور، 1432ھ، ص30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ یا تو اس لحاظ سے تھا کہ جن بھی زمین میں پہلے یہی کچھ کر چکے تھے اور یا اس لحاظ سے کہ جس ہستی کو اختیارات تفویض کر کے اسے اپنے اختیار و ارادہ کی قوت بھی دی جا رہی ہے وہ افراط و تفریط سے بچ نہ سکے گا اور اس طرح فتنہ و فساد رونما ہو گا۔ تخلیق آدم پر فرشتوں کا اعتراض کیا تھا؟ فرشتوں کا یہ جواب تخلیق آدم پر اعتراض نہ تھا بلکہ اس سے تخلیق آدم کی عدم ضرورت کا اظہار مقصود تھا۔[1]

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ جب ہم مدبرات امر ہونے کی حیثیت سے کارگاہِ کائنات کو پوری سرگرمی اور خوبی سے چلا رہے ہیں۔ ہم تیرے حکم کی نافرمانی بھی نہیں کرتے تیری تسبیح تقدیس بھی کرتے رہتے ہیں، اور اس کائنات کو پاک و صاف بھی رکھتے ہیں اور جب یہ سب کام بخیر و خوبی سر انجام پا رہے ہیں تو پھر آدمؑ کو بطور خلیفہ پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے بالخصوص ایسی صورت میں کہ اس خلیفہ سے فتنہ و فساد بھی متوقع ہے۔ ان کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہم چونکہ تیری تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا خلافت کے اصل حقدار تو ہم تھے۔ نہ کہ آدم جو ایسے اور ایسے کام کرے گا۔

تسبیح و تقدیس کا فرق:

اس آیت میں جو تسبیح و تقدیس کے الفاظ آئے ہیں۔ تسبیح کے معنی سبحان اللہ کہنا یا سبحان اللہ کا ذکر کرنا یا اس ذات کی زبان قال یا زبان حال سے صفت بیان کرنا ہے جو ہر قسم کے عیب، نقص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ گویا یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی خوبیوں کو مثبت انداز میں بیان کرنے اور اس کی حمد یا تعریف بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور تقدیس کے معنی ایسی باتوں کی نفی کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔ اور قدوس معنی وہ ذات ہے جو دوسروں کی شرکت کی احتیاج اور شرک جیسی دوسری نجاستوں سے پاک ہو یعنی اضداد اور انداد دونوں سے پاک ہو (مقاییس اللغۃ) تسبیح سے حمد بیان کرنا مقصود ہوتا ہے اور تقدیس سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ بیان کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو اجمالی جواب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ"[2]

"تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا"

فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم:

جب انسان کا پتلا تیار ہو گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں کھنکھناتی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے لگا ہوں۔ جب میں اس کی نوک پلک درست کر کے اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں تو تم اسی وقت اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا روح پھونکنے سے مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ہلکا سا پرتو انسان میں پیدا ہو جائے اور انسان کو جو دوسری تمام جانداروں سے زیادہ عقل و تمیز، قوت ارادہ و اختیار، مختلف اشیاء کے خواص معلوم کرنے کا علم نیز غور و فکر کے ذریعہ استنباط یا نتائج حاصل کرنے کا علم دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ اسی نفخہ کا نتیجہ ہے اور اسی بنا پر انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ بنایا گیا۔

---

[1] کیلانی، مولانا عبدالرحمٰن، تیسیر القرآن، ص 31

[2] ایضاً، ص 33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ حلول اور ارتقاء کا رد:

"نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ"[1]

کے الفاظ سے بعض لوگوں نے بڑا گمراہ کن مفہوم اخذ کیا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ انسان کی ذات میں حلول کر گیا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ جتنا حصہ اللہ نے اپنی روح کا آدم میں پھونکا تو اتنا اس سے کم ہو گیا۔ حالانکہ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سورج اپنی شعاعیں زمین پر ڈالتا ہے تو وہ روشنی سے جگمگا اٹھتی ہے اس سے نہ سورج کی روشنی میں کچھ کمی واقع ہوتی ہے اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ سورج زمین میں حلول کر گیا ہے۔[2]

دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کسی ارتقاء کا نتیجہ نہیں ہے۔ یہ نظریہ چونکہ آج کل ہمارے کالجوں میں پڑھایا جاتا ہے اور بعض مسلمان بھی اس نظریہ سے مرعوب ہو چکے ہیں۔ نیز اس نظریہ نے مذہبی دنیا میں ایک اضطراب سا پیدا کر دیا ہے واضح رہے کہ انسان اور دوسرے حیوانات کی تخلیق کے متعلق دو طرح کے نظریات پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بحیثیت انسان ہی پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت اور قرآن کریم کی بعض دوسری آیات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم کو پیدا کیا پھر اس سے اس کی بیوی پیدا کی۔ پھر اس سے بنی نوع انسان تمام دنیا میں پھیلی۔ آدم کا پتلا جب اللہ تعالیٰ نے بنایا تو اس میں اپنی روح سے پھونکا۔ اور ایسی روح کسی دوسری چیز میں نہیں پھونکی گئی۔ یہ اسی روح کا اثر ہے کہ انسان میں دوسرے تمام حیوانات سے بہت زیادہ عقل و شعور، قوت ارادہ واختیار اور تکلم کی صفات پائی جاتی ہیں۔ اس طبقہ کے قائلین اگرچہ زیادہ تر الہامی مذاہب کے لوگ ہیں تاہم بعض مغربی مفکرین نے بھی اس نظریہ کی حمایت کی ہے۔

تخلیق انسانی سے متعلق مختلف نظریات:

دوسرا گروہ مادہ پرستوں کا ہے جو اسے خالص ارتقائی شکل کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق زندگی اربوں سال پہلے ساحل سمندر سے نمودار ہوئی۔ پھر اس سے نباتات اور اس کی مختلف انواع وجود میں آئیں۔ پھر نباتات ہی سے ترقی کرتے کرتے حیوانات پیدا ہوئے۔ انہی حیوانات سے انسانی غیر انسانی اور نیم انسانی حالت کے مختلف مدارج سے ترقی کرتا ہوا مرتبہ انسانیت تک پہنچا ہے۔ اس تدریجی اور ارتقائی سفر کے دوران کوئی ایسا نقطہ متعین نہیں کیا جا سکتا جہاں سے غیر انسانی حالت کا وجود ختم کر کے نوع انسانی کا آغاز تسلیم کیا جائے۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظریہ سب سے پہلے ارسطو(384۔322 ق م) نے پیش کیا تھا۔ قدیم زمانہ میں تھیلیس، عناکسی میندر، عناکسی مینس، ایمپی وو کل اور جوہر پسند فلاسفہ بھی مسئلہ ارتقاء کے قائل تھے۔ مسلمان مفکرین میں سے ابن خلدون، ابن مسکویہ اور حافظ مسعودی نے بھی اشیائے کائنات میں مشابہت دیکھ کر کسی حد تک اس نظریہ ارتقاء کی حمایت کی ہے۔[3]

---

[1] الحجر:29

[2] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص:67

[3] ایضاً، ص:70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا انسان بندر کی اولاد ہے؟:

انیسویں صدی عیسوی سے پہلے یہ نظریہ ایک گمنام سا نظریہ تھا۔ انیسویں صدی میں سر چارلس ڈارون (1808ء۔1882ء) نے ایک کتاب اصل الانواع (Spices of Origin) لکھ کر اس نظریہ کو باضابطہ طور پر پیش کیا۔ اس نظریہ کو ماننے والوں میں بھی کافی اختلاف ہوئے۔ ڈارون نے بندر اور انسان کو ایک ہی نوع قرار دیا کیونکہ حس و ادراک کے پہلو سے ان دونوں میں کافی مشابہت پائی جاتی ہے۔ گویا ڈارون کے نظریہ کے مطابق انسان بندر کا چچیرا بھائی ہے۔ لیکن کچھ انتہا پسندوں نے انسان کو بندر ہی کی اولاد قرار دیا۔ کچھ ان سے بھی آگے بڑھے تو کہا کہ تمام سفید فام انسان تو چیمپیزی (Chimpazy) سے پیدا ہوئے ہیں۔ سیاہ فام انسانوں کا باپ گوریلا ہے اور لمبے سرخ ہاتھوں والے انسان تگنان بندر کی اولاد ہیں۔ مورخین نے تو ان مختلف اللون انسانوں کو سیدنا نوح کے بیٹوں حام، سام اور یافث کی اولاد قرار دیا تھا۔ مگر یہ حضرات انھیں چیمپیزی، گوریلا اور تگنان کی اولاد قرار دیتے ہیں۔[1]

پھر کچھ مفکرین کا یہ خیال بھی ہے کہ انسان بندر کی اولاد نہیں بلکہ بندر انسان کی اولاد ہے۔ اس رجعت قہقری کی مثالیں بھی اس کائنات میں موجود ہیں۔ قرآن سے بھی اس نظریہ کی کسی حد تک تائید ہو جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کچھ بدکردار اور نافرمان لوگوں کو فرمایا:

"كُونُوا قِرَدَةً خَـٰسِـِٔينَ"[2]

تخلیق کائنات بشمولیت انسان سے متعلق تیسرا نظریہ آفت گیری (CataStrophism) ہے جس کا بانی کوپیئر (Cupier) (1796ء-1832ء) ہے جو فرانس کا باشندہ اور تشریح الاعضاء کا ماہر تھا۔ اس کے نظریہ کے مطابق تمام اقسام کے تابئے علیحدہ علیحدہ طور پر تخلیق ہوئے۔ یہ ارضی و سماوی آفات میں مبتلا ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ پھر کچھ اور حیوانات پیدا ہوئے۔ یہ بھی کچھ عرصہ بعد نیست و نابود ہو گئے۔ اسی طرح مختلف ادوار میں نئے حیوانات پیدا ہوتے اور فنا ہوتے رہے ہیں۔[3]

ڈارون کے نظریہ کے مطابق زندگی کی ابتداء ساحل سمندر پر پایاب پانی سے ہوئی۔ پانی کی سطح پر کائی نمودار ہوئی پھر اس کائی کے نیچے حرکت پیدا ہوئی۔ یہ زندگی کی ابتدا تھی پھر اس سے نباتات کی مختلف قسمیں بنتی گئیں۔ پھر جرثومہ حیات ترقی کر کے حیوانچہ بن گیا۔ پھر یہ حیوان بنا۔ یہ حیوان ترقی کرتے کرتے پر دار اور بازوؤں والے حیوانات میں تبدیل ہوا۔ پھر اس نے فقری جانور (ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے) کی شکل اختیار کی پھر انسان کے مشابہ حیوان بنا۔ اور اس کے بعد انسان اول بنا جس میں عقل فہم اور تکلم کی صلاحیتیں نہیں تھیں۔ بالآخر وہ صاحب فہم و ذکاء انسان بن گیا۔ ان تمام تبدلات، تغیرات اور ارتقائے زندگی کے سفر کی مدت کا اندازہ کچھ بتلایا جاتا ہے۔[4]

---

[1] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص 71

[2] البقرۃ:65

[3] باشمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، س ن، ص 85

[4] یحییٰ ہارون، نظریہ ارتقاء ایک فریب، ترجمہ ڈاکٹر تصدق حسین راجا، اسلامک ریسرچ سنٹر، لاہور، ادارہ اسلامیات، 2002ء، ص 22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارتقائی انسان کتنی مدت میں وجود میں آیا؟:

آج سے دو ارب سال پیشتر سمندر کے کنارے پایاب پانی میں کائی نمودار ہوئی۔ یہ زندگی کا آغاز تھا۔ 60 کروڑ سال قبل یک خلوی جانور پیدا ہوئے۔ پھر 3 کروڑ سال بعد اسفنج اور سہ خلوی جانور پیدا ہوئے۔ 45 کروڑ سال قبل پتوں کے بغیر پودے ظاہر ہوئے اور اسی دور میں ریڑھ کی ہڈی والے جانور پیدا ہوئے۔ 40 کروڑ سال قبل مچھلیوں اور کنکھجوروں کی نمود ہوئی۔ 30 کروڑ سال قبل بڑے بڑے دلدلی جانور پیدا ہوئے۔[1]

یہ عظیم الجثہ جانور 40 فٹ لمبے اور 35 ٹن تک وزنی تھے۔ 13 کروڑ سال بعد یا آج سے 17 کروڑ سال پہلے بے دم بوزنہ سیدھا ہو کر چلنے لگا (یعنی وہ بندر ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ انسان کا جد اعلیٰ ہے) اس سے 30 لاکھ سال بعد یا آج سے ستر لاکھ سال پہلے اس بے دم بوزنے کی ایک قسم تیھکن تھروپس سے پہلی انسانی نسل پیدا ہوئی۔ مزید 50 لاکھ سال بعد یا آج سے 20 لاکھ سال پہلے پہلی باشعور انسانی نسل پیدا ہوئی۔ جس نے پتھر کا ہتھیار اٹھایا۔ مزید 2 لاکھ سال بعد اس میں ذہنی ارتقاء ہوا اور انسانی نسل نے غاروں میں رہنا شروع کیا۔ (زریں معلومات مطبوعہ فیروز سنز ص 7 تا 9) ڈارون نے اپنی پہلی کتاب اصل الانواع 1859ء میں لکھی پھر اصل الانسان (Orig in of man) اور پھر تسلسل انسانی (Decent of man) لکھ کر اپنے نظریہ کی تائید مزید کی۔ اور اپنے اس نظریہ کو مندرجہ ذیل چار اصولوں پر استوار کیا ہے:

1۔ تنازع للبقاء (Struggle for existence):

اس سے مراد زندگی کی بقا کے لیے کشمکش ہے جس میں صرف وہ جاندار باقی رہ جاتے ہیں جو زیادہ مکمل اور طاقتور ہوں اور کمزور جاندار ختم ہو جاتے ہیں مثلاً کسی جنگل میں وحشی بیل ایک ساتھ چرتے ہیں۔ ان میں سے جو طاقتور ہوتا ہے وہ گھاس پر قبضہ جما لیتا ہے اور اس طرح مزید طاقتور ہو جاتا ہے مگر کمزور خوراک کی نایابی کے باعث مزید کمزور ہو کر بالآخر ختم ہو جاتا ہے اسی کشمکش کا نام تنازع للبقاء ہے۔[2]

2۔ دوسرا اصول طبعی انتخاب (Natural Selection):

ہے مثلاً اوپر کی مثال میں وہی وحشی بیل دور کی مسافت طے کرنے اور دشوار گزار راستوں سے گزرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جو طاقتور اور مضبوط ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو خطرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں اور کمزور خود بخود ختم ہوتے جاتے ہیں گویا فطرت خود طاقتور اور مضبوط کو باقی رکھتی اور کمزور اور ناقص کو ختم کرتی رہتی ہے۔[3]

3۔ ماحول سے ہم آہنگی (Adaption):

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ شیر ایک گوشت خور درندہ جانور ہے فطرت نے اسے شکار کے لیے پنجے اور گوشت کھانے کے لیے

---

[1] ایضاً، ص 24

[2] ایضاً، ص 25

[3] یحییٰ، ہارون، نظریہ ارتقاء ایک فریب، ص 27

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نو کیلے دانت عطا کیے ہیں۔ اب اگر اسے مدت دراز تک گوشت نہ ملے تو اس کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو وہ بھوک سے مر جائے گا یا نباتات کھانا شروع کر دے گا۔ اس دوسری صورت میں اس کے تیز دانت اور پنجے رفتہ رفتہ خود بخود ختم ہو جائیں گے اور ایسے نئے اعضاء وجود میں آنے لگیں گے جو موجودہ ہیئت کے مطابق ہوں۔ اس کی آنتیں بھی طویل ہو کر سبزی خور جانوروں کے مشابہ ہو جائیں گی۔ اسی طرح اگر شیر کو خوراک ملنے کی واحد صورت یہ ہو کہ اسے کسی درخت پر چڑھ کر حاصل کرنی پڑے تو ایسے اعضاء پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے جو اسے درختوں پر چڑھنے میں مدد دے سکیں۔[1]

4۔ قانون وراثت (Law) Heritenceof:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اصول نمبر 2 یعنی ہیئت اور ماحول کے اختلاف سے جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں وہ نسلاً بعد نسل آگے منتقل ہوتی جاتی ہیں تا آنکہ یہ اختلاف فروعی نہیں بلکہ نوعی بن جاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو الگ الگ نسلیں ہیں جیسے گدھا اور گھوڑا ایک ہی نوع ہے مگر گدھا گھوڑے سے اس لیے مختلف ہو گیا کہ اس کی معاشی صورت حال بھی بدل گئی اور حصول معاش کے لیے اس کی جدوجہد میں بھی اضافہ ہو گیا۔[2]

سو یہ ہے ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا خلاصہ، جو اس وقت بھی صرف ایک نظریہ ہی تھا اور آج بھی نظریہ سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ اس نظریہ کو کوئی ایسی ٹھوس بنیاد مہیا نہیں ہو سکی جس کی بنا پر یہ نظریہ سائنس کا قانون (Law Scientific) بن سکے اس نظریہ پر بعد کے مفکرین نے شدید اعتراض کیے ہیں:

نظریہ ارتقاء پر مغربی مفکرین کے تبصرے:

1۔ ایک اطالوی سائنسدان کہتا ہے کہ:

"گذشتہ ساٹھ سال کے تجربات نظریہ ڈارون کو باطل قرار دے چکے ہیں"[3]

2۔ ڈی وریز (Viries De):

"ارتقاء کو باطل قرار دیتا ہے وہ اس کے بجائے انتقال نوع (Mutation) کا قائل ہے جسے آج کل فجائی ارتقائی (Evelutionemergence) کا نام دیا جاتا ہے اور یہ نظریہ علت و معلول کی کڑیاں ملانے سے آزاد ہے"[4]

3۔ ول اس (Wallace):

---

[1] ایضاً، ص29

[2] ایضاً، ص30

[3] یحیٰی، ہارون، نظریہ ارتقاء ایک فریب، ص32

[4] ایضاً، ص33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عام ارتقاء کا تو قائل ہے لیکن وہ انسان سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے"[1]

4۔ فرخو کہتا ہے کہ:

"انسان اور بندر میں بہت فرق ہے اور یہ کہنا بالکل لغو ہے کہ انسان بندر کی اولاد ہے"[2]

5۔ میفرٹ کہتا ہے کہ:

"ڈارون کے مذہب کی تائید ناممکن ہے اور اس کی رائے بچوں کی باتوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی"

6۔ آغا سیز کہتا ہے کہ:

"ڈارون کا مذہب سائنسی لحاظ سے بالکل غلط اور بے اصل ہے اور اس قسم کی باتوں کا سائنس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا"[3]

7۔ ہکسلے (Huxley) کہتا ہے کہ:

"جو دلائل ارتقاء کے لیے دیئے جاتے ہیں ان سے یہ بات قطعاً ثابت نہیں ہوتی کہ نباتات یا حیوانات کی کوئی نوع کبھی طبعی انتخاب سے پیدا ہوئی ہو"[4]

8۔ ٹنڈل کہتا ہے کہ:

"نظریہ ڈارون قطعاً ناقابل التفات ہے کیونکہ جن مقدمات پر اس نظریہ کی بنیاد ہے وہ قابل تسلیم ہی نہیں ہیں"[5]

نظریہ ارتقاء کی مقبولیت کے اسباب:

اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ نظریہ ارتقاء اتنا ہی غیر سائینٹیفک ہے تو یہ مقبول کیسے ہو گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا پرچار کرنے والوں میں مادہ پرست، دہریت پسند اور اشتراکیت نواز سب شامل ہو جاتے ہیں۔ دہریت مادہ پرستی، لا ادریت، اور اشتراکیت بذات خود الگ الگ مذہب ہیں۔ یہ نظریہ چونکہ الحاد اور اللہ کی ہستی سے انکار کی طرف لے جاتا ہے لہذا ان سب کو ایک دلیل کا کام دیتا ہے۔ ڈارون اصل الانواع لکھنے سے پہلے خدا پرست تھا۔ یہ کتاب لکھنے کے بعد لا ادریت کے مقام پر آ گیا۔ پھر جب اور بھی دو کتابیں لکھ کر اپنے نظریہ میں پختہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا منکر بن گیا اور اہل کلیسا نے اس پر کفر و الحاد کا فتویٰ لگا دیا۔[6]

---

[1] ایضاً، ص 35

[2] ایضاً، ص 38

[3] ایضاً، ص 45

[4] ایضاً، ص 52

[5] ایضاً، ص 56

[6] یحییٰ، ہارون، نظریہ ارتقاء ایک فریب، ص 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظریہ ارتقاء کی برصغیر میں درآمد اور منکرین قرآن:

ہمارے ہاں مغربی افکار سے مرعوب قرآنی مفکرین نے اسے فوراً اپنالیا۔ سرسید احمد خان نے یورپ میں ایک عرصہ گزارا اور ڈارون کے ہم عصر اور سوامی دیانند سے شدید متاثر تھے اس نظریہ کو فطرت کے مطابق پایا تو اسے قبول کرلیا اور آج ادارہ طلوع اسلام سرسید کی تقلید میں اس نظریہ کے پرچار میں سرگرم ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس نظریہ کو بہت سے مغربی مفکرین مادی اور سائنسی لحاظ سے بھی مردود قرار دے چکے ہیں اسے ہمارے قرآنی مفکرین کو حدیث سے ظنی علم کو رد کرکے اس یقینی علم کو سینے سے لگانے کی کیا ضرورت تھی سائنسی نظریات کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ اپنے تجرباتی اور تحقیقی مراحل سے گزرنے کے بعد سائنسی (Law) قانون بن جاتے ہیں تب بھی انھیں آخری حقیقت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بعد میں آنے والے مفکر ایسے قوانین کو رد کردیتے ہیں۔ نیوٹن کے دریافت کردہ قانون کشش ثقل کو آئن سٹائن نے مشکوک قرار دیا یہی صورت حال اس کے قوانین حرکت کی ہے تو ایسی صورت میں ان نظریات کو تحریف و تاویل کے ذریعہ ثابت کرنا کوئی دینی خدمت یا قرآنی فکر قرار دیا جاسکتا ہے؟ غلام احمد پرویز نے اس نظریہ ارتقاء کو دو شرائط کے ساتھ اپنایا ہے ایک یہ کہ پہلے جرثومہ حیات میں زندگی کسی طرح خود بخود ہی پیدا نہیں ہوگئی تھی بلکہ یہ زندگی خدا نے عطا کی تھی اور دوسری یہ کہ انسان کا فکر و شعور ارتقاء کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ نفخ خداوندی کا نتیجہ ہے اور یہ نفخ روح خداوندی فجائی ارتقاء کے طور پر واقع ہوا۔[1]

فجائی ارتقاء کے نظریہ کا موجد موجودہ دور کا امام لائڈ مارگن ہے جس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ فجائی ارتقاء ممکن العمل ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر اللہ ہی کو خالق زندگی اور نفخ روح خداوندی کو بطور فجائی ارتقاء عامل تسلیم کرنا ہے تو پھر کیوں نہ آدمؑ کی خصوصی تخلیق ہی کو تسلیم کرلیا جائے؟ تاکہ نظریہ ارتقاء پر پیدا ہونے والے کئی اعتراضات کا ازالہ بھی ہوجائے۔ مثلاً یہ کہ جب نوع انسان پہلے سے چلی آرہی تھی تو کیا نفخ روح اس نوع کے سارے افراد میں ہوا تھا یا کسی فرد واحد میں؟ اور اگر کسی فرد واحد میں ہوا تھا تو وہ کون تھا۔ اور یہ واقعہ کس دور میں ہوا تھا؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا ان حضرات کے پاس کوئی جواب نہیں۔[2]

نظریہ ارتقاء کے حق میں قرآنی دلائل:

اب ہم ان قرآنی دلائل کا جائزہ لیں گے جن سے یہ حضرات اپنے اس نظریہ ارتقاء کو کشید کرتے ہیں پہلی دلیل سورۃ نساء کی پہلی آیت ہے کہ:

"يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً"[3]

---

[1] پرویز، غلام احمد، علامہ، عالمگیر افسانے، ادارہ طلوع اسلام، لاہور، ص6

[2] باشمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ص85

[3] النساء:4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا زوج بنایا پھر ان دونوں سے کثیر مرد اور عورتیں روئے زمین پر پھیلا دیئے"[1]

یہ آیت اپنے مطلب میں صاف ہے کہ نفس واحدہ سے مراد آدم اور زوج سے مراد ان کی بیوی حوا ہیں اور یہی کچھ کتاب و سنت اور آثار سے معلوم ہوتا ہے مگر ہمارے یہ دوست نفس واحد سے مراد پہلا جرثومہ حیات لیتے ہیں اس جرثومہ کے متعلق نظریہ یہ ہے کہ وہ کٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک ٹکڑا کٹ کر دو دو ٹکڑے ہوتا گیا۔ اس طرح زندگی میں وسعت پیدا ہوتی گئی۔ جو بالآخر جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات اور حیوانات سے انسان تک پہنچی ہے۔ یہ تصور اس لحاظ سے غلط ہے کہ آج بھی جراثیم کی افزائش اسی طرح ہوتی ہے یعنی ایک جرثومہ کٹ کر دو ٹکڑے ہوتا چلا جاتا ہے پھر کسی جرثومہ کو آج تک کسی نے نباتات میں تبدیل ہوتے دیکھا ہے؟ لہذا لامحالہ ہمیں یہی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ نفس واحدہ سے مراد آدم، زوج سے مراد ان کی بیوی ہے اور توالد و تناسل کے ذریعہ ان کی اولاد مرد اور عورتیں روئے زمین پر پھیل گئے۔

دوسری دلیل سورۃ علق کی ابتدائی دو آیات ہیں:

"اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ"[2]

"(اے محمد) اپنے پروردگار کے نام سے پڑھئے جس نے (کائنات کو) پیدا کیا اور انسان کو علق (جما ہوا خون) سے پیدا کیا"

دوسری دلیل علق کا مفہوم:

علق کا لغوی مفہوم نر و مادہ کے ملاپ کے بعد نطفہ کا جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کر لینا ہے۔ کہتے ہیں

" عَلَّقَتِ الْاُنْثٰى بِالْوَلَدِ"[3]

"مادہ حاملہ ہو گئی"

اور چونکہ یہ جما ہوا خون جونک جیسی لمبوتری شکل اختیار کر لیتا ہے لہذا جونک کو بھی علق کہہ دیتے ہیں۔ ہمارے یہ کرم فرما اس سے دوسرا معنی یعنی جونک مراد لیتے ہیں اور رحم مادر کی کیفیت قرار نہیں دیتے بلکہ ارتقائی زندگی کے سفر کا وہ دور مراد لیتے ہیں جب جونک کی قسم کے جانور وجود میں آئے اور کہتے ہیں کہ انسان انہی جانداروں کی ارتقائی شکل ہے۔ رہی یہ بات کہ آیا یہ رحم مادر کا قصہ ہے یا ارتقائے زندگی کے سفر کی داستان ہے تو اس اشکال کو قرآن ہی کی سورۃ مومنون کی یہ آیت دور کر دیتی ہے:

" پھر ہم نے نطفہ کو علق بنایا پھر علق کو لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر انسان کو نئی صورت میں بنا دیا۔ اللہ بڑی بابرکت ہستی ہے جو سب سے بہتر خالق ہے"[4]

اب سوال یہ ہے کہ اگر علق سے مراد رحم مادر کا قصہ نہیں بلکہ وہ دور مراد ہے جب جونک کی قسم کے جانور وجود میں آئے

---

[1] النساء:1

[2] العلق:1-2

[3] لوئیس مالوف، المنجد، المکتبۃ اشرفیہ، بیروت 1986ء، ص24

[4] المومنون:14

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے تو یہ بھی بتلانا پڑے گا کہ نطفہ سے ارتقائی سفر کا کون سا دور مراد ہے کیونکہ اللہ نے علق کو نطفہ سے بنایا ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا قرآن کے اولین مخاطب یعنی صحابہ کرام (رض) علق سے وہ مفہوم سمجھ سکتے ہیں جو یہ حضرات آج کل ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں؟

3۔ تیسری دلیل اطوار مختلفہ:

ان حضرات کی تیسری دلیل سورۃ نوح کی آیت:

"وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا"[1]

تمام مفسرین نے اطوار سے مراد وہ تخلیقی مراحل لیے ہیں جو رحم مادر میں واقع ہوتے ہیں جبکہ پرویز صاحب اس آیت سے ارتقائے زندگی کے مراحل مراد لیتے ہیں۔ اس پر بھی وہی سوال پیدا ہوتے ہیں جو دوسری دلیل میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

4۔ چوتھی دلیل زمین سے روئیدگی:

چوتھی دلیل سورۃ نوح کی یہ آیت ہے:

"وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا"[2]

"ہم نے تمہیں زمین سے اگایا، ایک طرح کا اگانا اور مراد یہ لیتے ہیں کہ انسان نباتات اور حیوانات کے راستہ سے ہوتا ہوا وجود میں آیا ہے"

جہاں تک انسان کا مٹی یا زمین سے پیدا ہونے کا تعلق ہے اس میں تو کسی کو کچھ اختلاف نہیں۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ انبت کا معنی صرف اگانا ہے یا کچھ اور بھی؟ لغوی لحاظ سے یہ لفظ خلق یعنی پیدا کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ چنانچہ اکثر مفسرین نے انبت کا معنی پیدا کرنا ہی لکھا ہے پھر اس لفظ کا معنی اچھی طرح پرورش کرنا بھی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ص كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ"[3]

"تو اللہ نے مریم کو پسندیدگی سے قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا لہٰذا یہ آیت بھی ذو معنی ہونے کی بنا پر نظریہ ارتقاء کے لیے دلیل نہیں بن سکتی"

5۔ پانچویں دلیل نسل انسانی کے بعد فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا:

پرویز صاحب کی پانچویں دلیل سورۃ اعراف کی یہ آیت ہے:

"وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ"[4]

---

[1] نوح:14

[2] نوح:17

[3] آل عمران:37

[4] الاعراف:11

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری شکل وصورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو"

اس سے آپ ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں جمع کا صیغہ اس بات کی دلیل ہے کہ آدم سے پہلے نوع انسانی موجود تھی کیونکہ فرشتوں کو سجدہ کا حکم بعد میں ہوا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سورۃ اعراف کی ابتدا میں دور نبوی کے تمام موجود انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے کہ اپنے پروردگار کی طرف سے نازل شدہ وحی کی تابعداری کرو پھر آگے چل کر آدم آپ کی بیوی اور ابلیس کا قصہ مذکور ہے تو قرآن میں حسب موقع صیغوں کا استعمال ہوا۔ ان آیات کے مخاطب آدم اور ان کی اولاد ہے نہ کہ آدم اور ان کے آباء واجداد اور بھائی بند۔ اگر آدم اور آدم کے آباء واجداد پہلے ہی اس جنت میں رہتے تھے تو صرف آدم اور اس کی بیوی کو جنت میں رہنے کی ہدایت بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔

نظریہ ارتقاء کے ابطال پر قرآنی دلائل:

اب ہم قرآن سے ایسے دلائل پیش کریں گے جن سے نظریہ ارتقاء باطل قرار پاتا ہے۔

تخلیق انسانی کے مراحل:

پہلی دلیل تخلیق انسانی کے وہ مراحل ہیں جو قرآن سے معلوم ہوتے ہیں اور وہ مٹی پر ہی وارد ہونے والی مختلف صورتیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

1۔ اللہ نے انسان کو تراب یعنی خشک مٹی سے پیدا کیا۔[1]

2۔ ارض یعنی زمین یا عام مٹی سے پیدا کیا۔[2]

3۔ اسے طین یعنی گیلی مٹی یا گارے سے پیدا کیا۔[3]

4۔ اسے طین لازب یعنی لیسدار اور چپکدار مٹی سے پیدا کیا۔[4]

5۔ اسے حما مسنون بمعنی بدبودار مٹی اور گلے سڑے کیچڑ سے پیدا کیا۔[5]

6۔ اسے صلصال یعنی حرارت سے پکائی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔[6]

7۔ اسے صلصال کالفخار یعنی ٹن سے بجنے والی ٹھیکری سے پیدا کیا۔[7]

یہ ہیں وہ مٹی پر وارد ہونے والے اطوار یا مراحل جن کا قرآن نے ذکر کیا کہ ان اطوار کے بعد آدم کا پتلا تیار ہوا تھا۔ اور یہ

---

[1] الملک:40

[2] بنی اسرائیل:71

[3] البقرہ:6

[4] ھود:37

[5] الشعراء:15

[6] ھود:37

[7] ابراہیم:55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتوں مراحل بس جمادات میں ہی پورے ہو جاتے ہیں۔ مٹی میں پانی کی آمیزش ضرور ہوئی لیکن بعد میں وہ پوری طرح خشک کر دیا گیا۔ اب دیکھئے ان مراحل میں کہیں نباتات اور حیوانات کا ذکر آیا ہے کہ اس راستہ سے انسان وجود میں آیا ہے؟

2۔ دوسری دلیل درج ذیل آیات ہے:

"هَلْ اَتٰى عَلَى الاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا"[1]

"بلاشبہ انسان پر زمانے سے ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا"

2۔ تخلیق انسان سے پہلے کا زمانہ قابل ذکر چیز نہیں:

دھر سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا آغاز زمین و آسمان کی پیدائش سے ہوا۔ اور عصر سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا آغاز تخلیق آدم سے ہوا۔ کیونکہ اللہ نے انسانی افعال و اعمال پر عصر کو بطور شہادت پیش کیا ہے۔ دہر کو نہیں کیا۔ ارشاد باری ہے کہ اس دہر میں انسان پر ایسا وقت بھی آیا ہے۔ جبکہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ اگر وہ نباتات، حیوانات یا بندر کی اولاد ہوتا تو یہ سب چیزیں قابل ذکر ہیں اور ان مراحل میں اربوں سال بھی صرف ہوئے تو ان کا نام لینے میں کیا حرج تھا؟ ہمارے خیال میں یہی آیت ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو کلی طور پر مردود قرار دینے کے لیے کافی ہے۔[2]

3۔ نظریہ ارتقاء کے ابطال پر تیسری دلیل یہ آیت ہے:

"قَالَ يَاۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ"[3]

"اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا؟"

آدم کی خصوصی تخلیق:

معتزلین اور پرویزی حضرات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ تسلیم کرنے کے قائل نہیں لہٰذا وہ لفظ ید کا ترجمہ قوت یا قدرت یا دست قدرت سے کر لیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہاں بیدی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی اپنے دونوں ہاتھوں سے اب اگر ید کا معنی قوت یا قدرت کیا جائے تو اس لفظ کا کیا مفہوم ہو گا کہ جسے میں نے دو قوتوں یا دو قدرتوں سے بنایا ہے؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو اپنی قدرت اور قوت ہی سے بنایا ہے پھر صرف سیدنا آدم کے متعلق خصوصی ذکر کی کیا ضرورت تھی کہ میں نے آدم کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔[4]

4۔ نظریہ ارتقاء کے ابطال پر چوتھی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے:

"اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ"[5]

---

[1] الدھر:1

[2] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:75

[3] ص:75

[4] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:76

[5] آل عمران:59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے جسے اللہ نے مٹی سے پیدا کیا پھر کہا(انسان) بن جا تو وہ انسان بن گئے"

تخلیق انسانی کا ارتقاء- قرآنی دلائل کی روشنی میں:

قرآنِ مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی زندگی کا کیمیائی اِرتقاء کم و بیش سات مرحلوں سے گزر کر تکمیل پذیر ہوا جو درج ذیل ہیں:

1. تراب Inorganic matter
2. ماء Water
3. طین Clay
4. طین لازب Adsorbale clay
5. صلصال من حماء مسنون Old physically and chemically altered mud
6. صلصال کالفخار Dried and highly purified clay
7. سلالہ من طین Extract purified clay[1]

قرآنِ مجید مذکورہ بالا سات مرحلوں کا ذکر مختلف مقامات پر یوں کرتا ہے:

1۔ تراب (Inorganic matter):

اللہ رب العزت نے اِنسان کے اوّلین جوہر کو غیر نامی مادّے سے تخلیق کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ"[2]

"وہی ہے جس نے تمہیں مٹی (یعنی غیر نامی مادّے) سے بنایا"

اس آیت کریمہ میں آگے حیاتیاتی ارتقاء کے بعض مراحل کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن قابل توجہ پہلو یہ بھی ہے کہ انسانی زندگی کے ان ارتقائی مرحلوں کا ذکر باری تعالیٰ نے اپنی صفت ربُّ العالمین کے بیان سے شروع کیا ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ سے پہلی آیت کے آخری الفاظ یہ ہیں:

"وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ"[3]

"اور مجھے حکم ہوا ہے کہ اس کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے عوالم اور اُن کے مظاہر حیات کو درجہ بدرجہ مرحلہ وار کمال تک پہنچانے والا ہے"

---

[1] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:80

[2] المومن:67

[3] المومن:66

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ماء(Water):

یہاں اللہ رب العزت نے اپنی شانِ ربُّ العالمین کے ذکر کے ساتھ ہی دلیل کے طور پر انسانی زندگی کے اِرتقاء کا ذکر کر دیا ہے، جس سے واضح طور پر یہ سبق ملتا ہے کہ قرآن مجید باری تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کو انسانی زندگی کے نظام ِارتقاء کے ذریعے سمجھنے کی دعوت دے رہا ہے، کہ اے نسل بنی آدم! ذرا اپنی زندگی کے ارتقاء کے مختلف ادوار و مراحل پر غور کرو کہ تمہیں کسی طرح مرحلہ وار اپنی تکمیل کی طرف منتقل کیا گیا اور کس طرح تم بالآخر "احسن تقویم" کی منزل کو پہنچے۔[1] یوں تو ہر جاندار کی تخلیق میں پانی ایک بنیادی عنصر کے طور پر موجود ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے اِنسان کی تخلیق میں بطورِ خاص پانی کا ذکر کیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَهُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا"[2]

"اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا"

اس آیت کریمہ میں بھی تخلیقِ انسانی کے مرحلے کے ذِکر کے بعد باری تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کا بیان ہے:

"وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا"[3]

"اور تمہارا رب قدرت والا ہے"

گویا یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ تخلیقِ انسانی کا یہ سلسلہ اللہ ربُّ العزت کے نظامِ ربوبیت کا مظہر ہے۔

انسان کے علاوہ کرۂ ارض پر بسنے والی لاکھوں کروڑوں مخلوقات کی اوّلین تخلیق میں بھی پانی کی وہی اہمیت ہے جتنی انسان کی کیمیائی تخلیق میں۔ اس سلسلے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا:

"وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ"[4]

"اور ہم نے (زمین پر) ہر زندہ چیز کی نمود پانی سے کی، تو کیا وہ (ان حقائق سے آگاہ ہو کر بھی) ایمان نہیں لاتے؟"

یہ آیتِ کریمہ حیاتِ انسانی یا حیاتِ ارضی کے اِرتقائی مراحل پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کے لیے دعوتِ فکر بھی ہے اور دعوتِ ایمانی بھی۔

3۔ طین(Clay):

اِنسان کی کیمیائی تخلیق میں "تراب" اور "ماء" بنیادی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اِن دونوں عناصر کے مِکس ہو جانے پر "طین" کو وُجود ملا۔ "طین" کا ذکر اللہ ربّ العزت نے قرآنِ حکیم میں یوں کیا ہے:

---

[1] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص، 84

[2] الفرقان: 54

[3] الفرقان: 54

[4] الانبیاء: 30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ"[1]

"(اللہ) وہی ہے جس نے تمھیں مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا"

یہاں یہ امر قابل توجہ ہے کہ مترجمین قرآن نے بالعموم "تُراب" اور "طِیْن" دونوں کا معنی مٹی کیا ہے، جس سے ایک مغالطہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا یہ دو الگ مرحلے ہیں یا ایک ہی مرحلے کے دو مختلف نام؟ اس لیے ہم نے دونوں کے امتیاز کو برقرار رکھنے کے لیے "طِین" کا معنی "مٹی کا گارا" کیا ہے۔ تُراب اصل میں خشک مٹی کو کہتے ہیں۔ جب کہ "طین" اس مٹی کو کہتے ہیں جو پانی کے ساتھ گوندھی ہو، جیسا کہ مذکور ہے:

" الطين : التراب و الماء المختلط"[2]

"مٹی اور پانی باہم ملے ہوئے ہوں تو اُسے "طین" کہتے ہیں"

اسی طرح کہا گیا ہے:

"الطين : التراب الذی يجبل بالماء"[3]

"طین سے مراد وہ مٹی ہے جو پانی کے ساتھ گوندھی گئی ہو"

اسی حالت کو گارا کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ترتیب واضح ہو جاتی ہے:

"مٹی، پانی، گارا"[4]

4۔ طین لازب (Adsorbale clay):

"طین" کے بعد "طین لازب" کا مرحلہ آیا، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یوں بیان کیا ہے:

"إِنَّا خَلَقْنَٰهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ"[5]

"بے شک ہم نے اُنھیں چپکتے گارے سے بنایا"

"طین لازب" طین کی اگلی شکل ہے، جب گارے کا گاڑھا پن زیادہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ لغتِ عرب میں ہے:

" اِذَا زال عنه (الطين) قوةُ الماءِ فهو طين لازب"[6]

"جب گارے سے پانی کی سیلانیت زائل ہو جائے تو اُسے "طین لازب" کہتے ہیں"

یہ وہ حالت ہے جب گارا قدرے سخت ہو کر چپکنے لگتا ہے۔

---

[1] الانعام:2

[2] اصفہانی، راغب، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم، الدار الشامیۃ، دمشق بیروت، ط1، 1412ھ، ص533

[3] حموی، صبحی، المنجد، دار المشرق، القاہرہ، 2000ء، ص315

[4] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:86

[5] الصافات:11

[6] ابن منظور، لسان العرب، دار إحياء التراث العربي، بیروت، 1999، ج5 ص82

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔صلصال من حماء مسنون(Old physically and chemically altered mud):

مٹی اور پانی سے مل کر تشکیل پانے والا گارا جب خشک ہونے لگا تو اُس میں بو پیدا ہو گئی۔ اس بو دار مادّے کو اللہ ربّ العزت نے "صلصال من حماء مسنون" کا نام دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ"[1]

"اور بیشک ہم نے اِنسان کی (کیمیائی) تخلیق ایسے خشک بجنے والے گارے سے کی ہے"

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ تخلیق انسانی کے کیمیائی اِرتقاء میں یہ مرحلہ "طین لازب" کے بعد آتا ہے، یہاں "صلصال" (بجتی مٹی) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جس کی اصل "صلل" ہے۔[2] امام راغب اصفہانی "صلصال" کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

"تردَ د الصوت من الشيء اليابس، مسمّى الطين الجاف صلصالاً"[3]

"خشک چیز سے پیدا ہونے والی آواز کا تردّد یعنی کھنکناہٹ۔ اسی لیے خشک مٹی کو "صلصال" کہتے ہیں کیونکہ یہ بجتی اور آواز دیتی ہے"

لغت عرب میں "صلصال" کا معنی یوں بیان کیا گیا ہے:

" الصلصال : الطين اليابس الذى يصل من يسبه أى يصوت"[4]

"صلصال سے مراد وہ خشک مٹی ہے جو اپنی خشکی کی وجہ سے بجتی ہے، یعنی آواز دیتی ہے"

"صلصال" کی حالت گارے کے خشک ہونے کے بعد ہی ممکن ہے پہلے نہیں، کیونکہ عام خشک مٹی، جسے تُراب کہا گیا ہے وہ اپنے اندر بجنے اور آواز دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ لفظِ صلصال اِس اعتبار سے تراب سے مختلف مرحلے کی نشان دہی کر رہا ہے، لہٰذا صلصال کا مرحلہ "طین لازب" یعنی چپکنے والے گارے کے بعد آیا۔ جب طین لازب (چپکنے والا گارا) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خشک ہوتا گیا تو اُس خشکی سے اس میں بجنے اور آواز دینے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔ یہ تو طبعی تبدیلی (Physical change) تھی مگر اس کے علاوہ اس پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کیمیائی تبدیلیاں بھی ناگزیر تھیں، جن میں اُس مٹی کے کیمیائی خواص میں بھی تغیر آیا۔ اِن دونوں چیزوں کی تصدیق اِسی آیت کے اگلے الفاظ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ سے ہو جاتی ہے۔ "حَمَأ" حرارت اور بخار کو کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں یہ لفظ تپنے، کھولنے اور جلنے وغیرہ کے معنوں میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ "مسنون" سے مراد متغیر اور بدبودار ہے۔ یہ "سن" سے مشتق ہے جس کے معنی صاف کرنے، چمکانے اور صیقل کرنے کے بھی ہیں، مگر یہاں اِس سے مراد متغیر ہو جانا ہے۔ جس کے نتیجے میں کسی شے میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اِحماء

---

[1] الحجر:26

[2] الزبيدي، تاج العروس من جواهر القاموس، مكتبة العلميه، الكويت، ص 87

[3] اصفہانی، راغب، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، الدار الشامية، دمشق بيروت، 1412ھ، ط1، ص 533

[4] ابن منظور، لسان العرب، ج5 ص 95

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جلانے اور سڑانے) کا لازمی نتیجہ ہے۔[1]

6۔ صلصال کالفخار (Dried and highly purified clay):

اِنسان کے کیمیائی ارتقا میں چھٹا مرحلہ صلصال کالفخار ہے، جس کی نسبت ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"خَلَقَ الْإِنسَـٰنَ مِن صَلْصَـٰلٍ كَٱلْفَخَّارِ "[2]

"اُس نے اِنسان کو ٹھیکرے کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا"

جب تپانے اور جلانے کا عمل مکمل ہوا تو گارا پک کر خشک ہو گیا، اُس کیفیت کو "کَالْفَخَّار" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس تشبیہ میں دو اشارے ہیں:

(الف) ٹھیکرے کی طرح پک کر خشک ہو جانا۔

(ب) کثافتوں سے پاک ہو کر نہایت لطیف اور عمدہ حالت میں آ جانا۔[3]

لفظ "فخار" کا مادّہ فخر ہے، جس کے معنی مباہات اور اظہارِ فضیلت کے ہیں۔ یہ فاخر سے مبالغے کا صیغہ ہے، یعنی بہت فخر کرنے والا۔ "فخار" عام طور پر گھڑے کو بھی کہتے ہیں اور مترجمین و مفسرین نے بالعموم یہاں یہی معنی مراد لیے ہیں۔ ٹھیکرا اور گھڑا چونکہ اچھی طرح پک چکا ہوتا ہے اور خوب بجتا اور آوازیں دیتا ہے، گویا اپنی آواز اور گونج سے اپنے پکنے، خشک اور پختہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے اس لیے اُسے فخر کرنے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی فضیلت اور شرف کو ظاہر کرتی ہے۔

[4]امام راغب اصفہانی اس بارے میں لکھتے ہیں:

"يعبر عن كل نفيس بالفاخر، يقال ثوب فاخرة وناقة فخور"[5]

"ہر نفیس اور عمدہ چیز کو فاخر کہتے ہیں۔ اس لیے نفیس کپڑے کو 'ثوبِ فاخر' اور عمدہ اونٹنی کو 'ناقہ فخور' کہا جاتا ہے"

اور فَخَّار اسی سے مبالغہ کا صیغہ ہے جو کثرتِ نفاست اور نہایت عمدگی پر دلالت کرتا ہے، صاحب اُلمحیط بیان کرتے ہیں:

"الفاخِر: اِسم فاعلٍ و الجيد من كل شيئ"[6]

"الفاخر اسم فاعل ہے اور ہر شے کا عمدہ (حصہ) ہے"

فَخَّار میں عمدگی اور نفاست میں مزید اِضافہ مراد ہے۔ اس معنی کی رُو سے اِظہار شرف کی بجائے اصل شرف کی طرف اشارہ ہے۔ دونوں معانی میں ہرگز کوئی تخالف اور تعارض نہیں، بلکہ ان میں شان دار مطابقت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے، باری تعالیٰ

---

[1] شیخ، سعید اے، رابعہ اردو لغت جامع، ص 26

[2] الرحمٰن: 14

[3] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص: 93

[4] شیخ، سعید اے، رابعہ اردو لغت جامع، ص 32

[5] اصفہانی، راغب، المفردات فی غریب القرآن (374)

[6] فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ط 8، 1426ھ، ج 2، ص 112

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخلیقِ انسانی کے سلسلۂ ارتقاء کے ضمن میں اس مرحلے پر یہ واضح فرما رہے ہیں کہ وہ مٹی اور گارا جو بشریت کی اصل تھا۔ اس قدر تپایا اور جلایا گیا کہ وہ خشک ہو کر پکتا بھی گیا اور ساتھ ہی ساتھ مٹی، پانی اور کثافتوں سے پاک صاف ہو کر نفاست اور عمدگی کی حالت کو بھی پا گیا۔ یہاں تک کہ وہ "صلصال کالفخار" کے مرحلے تک پہنچی تو ٹھیکرے کی طرح خشک ہو چکی تھی اور کثافتوں سے پاک ہو کر نہایت لطیف اور عمدہ مادّے کی حالت اختیار کر چکی تھی۔ گویا اب ایسا پاک، صاف، نفیس، عمدہ اور لطیف مادہ تیار ہو چکا ہے کہ اُسے اشرف المخلوقات کی بشریت کا خمیر بنایا جا سکے۔ انسان اور جن کی تخلیق میں یہی فرق ہے کہ جن کی خلقت ہی آگ سے ہوئی، مگر انسان کی خلقت میں "صلصال" کی پاکیزگی، طہارت اور لطافت کے حصول کے لیے آگ کو محض استعمال کیا گیا، اُسے خلقتِ انسانی کا مادّہ نہیں بنایا گیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

"خَلَقَ ٱلۡإِنسَـٰنَ مِن صَلۡصَـٰلٍ كَٱلۡفَخَّارِ ، وَخَلَقَ ٱلۡجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ"[1]

"اُسی نے اِنسان کو ٹھیکرے کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا"

اسی طرح ارشاد فرمایا گیا:

"وَٱلۡجَآنَّ خَلَقۡنَـٰهُ مِن قَبۡلُ مِن نَّارِ ٱلسَّمُومِ"[2]

"اور اُس سے پہلے ہم نے جنوں کو شدید جلانے والی آگ سے پیدا کیا، جس میں دُھواں نہیں تھا"

اس لیے خلقتِ انسانی کے مراحل میں آگ کو ایک حد تک دخل ضرور ہے، مگر وہ جنات کی طرح اِنسان کا مادّہ تخلیق نہیں۔

7۔ سلالہ من طین (Extract purified clay):

اِنسان کی کیمیائی تخلیق کے دوران پیش آنے والے آخری مرحلے کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

"وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَـٰنَ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن طِينٍ"[3]

"اور بیشک ہم نے اِنسان کی تخلیق (کی اِبتدا) مٹی (کے کیمیائی اجزا) کے خلاصہ سے فرمائی"

اِس آیت کریمہ میں گارے کے اس مصفّٰی اور خالص نچوڑ کی طرف اشارہ ہے، جس میں اصل جوہر کو چن لیا جاتا ہے، یہاں اِنسانی زندگی کا کیمیائی ارتقاء "طین لازب" کے تزکیہ و تصفیہ (Process of Purification) کا بیان ہے۔ سُلٰلَة سَلَّ يَسُلُّ سے مشتق ہے، جس کے معنی میں نکالنا، چننا اور میل کچیل سے اچھی طرح صاف کرنا شامل ہے۔ لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مراحل سے گزار کر انسان کی پیدائش کی اور اس سے متعلق کئی امثلہ قرآن پاک میں بیان کیں جن کا مقصد یہ ہے کہ انسان غور و فکر اور تدبر کے ذریعہ اپنی تخلیق کو سمجھنے کی کوشش کرے اور رب ذوالجلال کی کبریائی کا اعتراف عقلی اعتبار سے بھی کرے۔

---

[1] الرحمٰن: 14-15

[2] الحجر: 27

[3] المؤمنون: 12

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

مقاصد شریعت اور انسانی حقوق کا عالمی چارٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقاصد شریعت اور انسانی حقوق کا عالمی چارٹر

متقدمین اہلِ علم کے ہاں اس علم کا مستقل وجود نہیں تھا بلکہ عموماً تمام دینی علوم اور خصوصاً اصول فقہ کے ذیل میں اس علم وفن سے بحث کی جاتی تھی۔ چنانچہ مصلحت، حکمت، منفعت اور اسرار وغیرہ کی جو تعبیرات علومِ دینیہ میں ملتی ہیں وہی مباحث مستقل موضوع اختیار کر کے ایک مستقل علم کی شکل اختیار کر گئیں۔ عصر حاضر میں اس موضوع پر ایک مفید ترین کتاب تحریر کرنے والے شیخ نور الدین الخادمی نے اس علم کی جامع ترین تعریف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

"المقاصد هی المعانی الملحوظة فی ا لأحكام الشرعية و المترتبة عليها سواء أكانت تلك المعانی حكماجزئية أم مصالح كلية أم سمات إجمالية وهی تتجمع ضمن هدف واحد، هو تقرير عبودية الله و مصلحة الإنسان فی الدارين"[1]

"مقاصد شریعت سے مراد وہ اَہداف بھی ہیں جو شرعی اَحکام میں ملحوظ رکھے گئے ہیں اور وہ بھی ہیں جو اُن شرعی احکام پر مرتب ہوتے ہیں، چاہے وہ اَہداف جزوی حکمتیں ہوں، کلی مصلحتیں ہوں یا محض اجمالی نشانیاں ہوں اور یہ سب اَہداف اپنے ضمن میں ایک ہی ہدف رکھتے"

خلاصہ کلام یہ کہ ایک حکیم وخبیر ذات باری تعالیٰ نے شرعی احکام میں اپنے بندوں کے لیے جو فوائد رکھے ہیں وہی مقاصد شرعیہ ہیں۔ مثلاً: روزے کا فائدہ حصولِ تقویٰ بیان کیا گیا ہے تو یہ تقوی کا حصول مقصدِ شرعی ہے۔ جہاد کا ایک مقصد جارح دشمن کی جارحیت کو دفع کرنا ہے تو یہی شرعی مقصد کہلائے گا۔ نکاح کے مقاصد میں اپنی شرمگاہ اور نظروں کی حفاظت اور اولاد کا حصول پیش نظر ہے تو یہی چیزیں شرعی مقاصد کہلائیں گی۔[2]

الغرض شرعی مقاصد اور مصالح کا باب بہت وسیع ہے؛ مگر جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ سب مقاصد اور مصالح آخر کار اللہ تعالیٰ کی بندگی اور بندوں کی دنیوی اور اُخروی سعادت مندی سے ہی جڑ جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِی كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوْا اللهَ وَ اجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ"[3]

"ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے (یہ پیغام دے کر کہ) ایک اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچ کر رہو"

مقاصدِ شریعت کی بات کو دیگر بعض اہلِ علم نے یوں بھی بیان کیا ہے کہ شریعت کے مقاصد بنیادی طور پر دو ہی ہیں:

1. دینی اور دنیوی منافع اور مصالح کا حصول۔
2. دینی اور دنیوی نقصانات اور فسادات کا دفعیہ۔

یہ الگ بحث ہے کہ اگر کبھی دینی اور دنیوی منفعت میں ٹکراؤ پیدا ہو رہا ہو تو پھر کس منفعت کو ترک کریں گے اور کس منفعت کو ترجیح دیں گے؟ اگرچہ اس میں اصولی اور عمومی ضابطہ یہی ہے کہ دینی منفعت کو ہی ترجیح دیں گے؛ لیکن بہرحال یہ موضوع

---

[1] نور الدين، بن مختار، الاجتهاد المقاصدی حجيته، ضوابطه، مجالاته، رئاسة المحاكم الشرعية والشؤون الدينية فی دولة قطر، سنة النشر: 1419–1998، ج ١۔ ص ٥٢۔

[2] الأسطل، إسماعيل، حقوق الانسان فی الشريعة والقانون، الجامعة الإسلامية، غزة، ص 15

[3] النحل: 36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک الگ مستقل اور مفصل بحث ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر نہیں ہے؛ کیوں کہ فی الحال ہم اس علم کی مبادیات اور تعارف پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اب تک کی بحث سے ہم نے اس علم کی تعریف جان لی اور ساتھ ہی اس کی غرض وغایت بھی جان لی یعنی کہ: اللہ تعالیٰ کی بندگی کا ثبوت اور انسان کی دینی و دنیوی سعادت مندی۔

مقاصدِ شریعت کا معنی و مفہوم:

متقدمین اہلِ علم کے ہاں اس علم کا مستقل وجود نہیں تھا۔ بلکہ عموماً تمام دینی علوم اور خصوصاً اصول فقہ کے ذیل میں اس علم وفن سے بحث کی جاتی تھی۔ چنانچہ مصلحت، حکمت، منفعت اور اسرار وغیرہ کی جو تعبیرات علومِ دینیہ میں ملتی ہیں وہی مباحث مستقل موضوع اختیار کر کے ایک مستقل علم کی شکل اختیار کر گئیں۔ عصر حاضر میں اس موضوع پر ایک مفید ترین کتاب تحریر کرنے والے شیخ نور الدین الخادمی نے اس علم کی جامع ترین تعریف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

"المقاصد هي المعاني الملحوظة في ا لأحكام الشرعية و المترتبة عليها سواء أكانت تلك المعاني حكماجزئية أم مصالح كلية أم سمات إجمالية وهي تتجمع ضمن هدف واحد، هو تقرير عبودية الله و مصلحة الإنسان في الدارين"[1]

”مقاصد شریعت سے مراد وہ اَہداف بھی ہیں جو شرعی اَحکام میں ملحوظ رکھے گئے ہیں اور وہ بھی ہیں جو اُن شرعی احکام پر مرتب ہوتے ہیں، چاہے وہ اَہداف جزوی حکمتیں ہوں، کلی مصلحتیں ہوں یا محض اجمالی نشانیاں ہوں اور یہ سب اَہداف اپنے ضمن میں ایک ہی ہدف رکھتے: اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اظہار اور انسان کے لیے دنیا اور آخرت میں فائدہ مندی“

خلاصہ کلام یہ کہ ایک حکیم وخبیر ذات باری تعالیٰ نے شرعی احکام میں اپنے بندوں کے لیے جو فوائد رکھے ہیں وہی مقاصد شرعیہ ہیں۔ مثلاً: روزے کا فائدہ حصولِ تقویٰ بیان کیا گیا ہے تو یہ تقوی کا حصول مقصدِ شرعی ہے۔ جہاد کا ایک مقصد جارح دشمن کی جارحیت کو دفع کرنا ہے تو یہی شرعی مقصد کہلائے گا۔ نکاح کے مقاصد میں اپنی شرمگاہ اور نظروں کی حفاظت اور اولاد کا حصول پیش نظر ہے تو یہی چیزیں شرعی مقاصد کہلائیں گی۔ الغرض شرعی مقاصد اور مصالح کا باب بہت وسیع ہے؛ مگر جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ سب مقاصد اور مصالح آخر کار اللہ تعالیٰ کی بندگی اور بندوں کی دنیوی اور اُخروی سعادت مندی سے ہی جڑ جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوْا اللهَ وَ اجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ"[2]

"ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے (یہ پیغام دے کر کہ) ایک اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچ کر رہو"

مقاصدِ شریعت کی بات کو دیگر بعض اہلِ علم نے یوں بھی بیان کیا ہے کہ: شریعت کے مقاصد بنیادی طور پر دو ہی ہیں:

(ا) دینی اور دنیوی منافع اور مصالح کا حصول۔

---

[1] الزحیلي، وھبۃ، الفقہ الإسلامي وأدلتہ، ج4، ص73

[2] النحل: 36

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۲) دینی اور دنیوی نقصانات اور فسادات کا دفعیہ۔[1]

ایک بحث یہ بھی ہے کہ اگر کبھی دینی اور دنیوی منفعت میں ٹکراؤ پیدا ہو رہا ہو تو پھر کس منفعت کو ترک کریں گے اور کس منفعت کو ترجیح دیں گے؟ اگرچہ اس میں اصولی اور عمومی ضابطہ یہی ہے کہ دینی منفعت کو ہی ترجیح دیں گے؛ لیکن بہر حال یہ موضوع ایک الگ مستقل اور مفصل بحث ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر نہیں ہے؛ کیوں کہ فی الحال ہم اس علم کی مبادیات اور تعارف پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اب تک کی بحث سے ہم نے اس علم کی تعریف جان لی اور ساتھ ہی اس کی غرض و غایت بھی جان لی یعنی کہ: اللہ تعالیٰ کی بندگی کا ثبوت اور انسان کی دینی و دنیوی سعادت مندی۔

مقاصدِ شریعت کی اَقسام:

اس علم و فن کی تعریف اور غایت جاننے کے بعد اب اس کی اہم ترین اقسام جاننا ضروری ہے۔ اس فن کے اولین معمار امام ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الغرناطی الشاطبی (متوفیٰ ۷۹۰ھ) کی مباحث سے بطور خلاصہ و انتخاب ان اقسام کو بیان کیا جاتا ہے:

(۱) مصالح ضروریہ:

اُن اَہداف و غایات کو کہا جاتا ہے کہ اگر وہ ہاتھ نہ آئیں تو انسان کی دنیا یا آخرت برباد ہو جائے۔ مثلاً اگر نکاح اور نماز پڑھنا کہ اگر نکاح کی قدرت ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو اس کے باوجود نکاح نہ کیا جائے تو دنیوی فوائد سے محرومی ہے اور اگر شرعی عذر کے بغیر نماز ترک کر دی جائے اور اس سے منہ موڑ لیا جائے آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ یہ شرعی مقاصد کی سب سے اولین قسم ہے، گویا کہ شریعت نے احکام شرعیہ میں ان مصالح کو علت کے بعد سب سے مقدم رکھا ہے اور یہ پانچ مصالح ہیں جنھیں مقاصد خمسہ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔[2] یہ درج ذیل ہیں:

(۱) دین کی حفاظت

(۲) انسانی جان کی حفاظت

(۳) انسانی عقل کی حفاظت

(۴) انسانی نسل کی حفاظت

(۵) انسان کے مال کی حفاظت۔[3]

شریعت نے جتنے بھی احکام دیے ہیں، ان سب میں ان پانچ مصلحتوں میں سے کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور موجود ہوگی اور بعض میں دو تین یا سب مصلحتیں بھی موجود ہو سکتی ہیں؛ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ شریعت کا کوئی حکم ایسا ہو جس میں ان پانچ باتوں میں سے کوئی بھی بات موجود نہ ہو۔ ان پانچوں باتوں کی اصل اور بنیاد خود قرآن مجید ہے جو اس فن کے ماہرین اور ماہرینِ قرآن پر مخفی نہیں۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ یہ پانچوں باتیں آپس میں ہم مرتبہ نہیں ہیں بلکہ ان پانچوں کے باہمی درجات میں

---

[1] الأسطل، إسماعيل، حقوق الانسان في الشريعة والقانون، ط61 ص21

[2] الزحيلي، وهبة، الفقه الإسلامي وأدلته، ج4، ص76

[3] ایضاً، ص77

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفاوت ہے، مثلاً اگر دین اور جان میں سے کسی ایک کو بچانے کا موقع ہو تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس موقع پر دین بچانا مقدم ہو گا، اگرچہ جان نہ بچ پائے، اسی طرح اگر جان اور مال میں سے ایک چیز بچائی جاسکتی ہو تو شریعت جان بچانے کو ترجیح دے گی وغیرہ۔ یہ پانچ ضروریات اصول دین میں سے ہیں۔ امام شاطبی نے انھیں ''اصول دین، قواعد شریعت اور کلیات ملت'' کے القاب دیے ہیں جن سے ان کی اہمیت خود بخود واضح ہو رہی ہے۔ مثلاً: ارکانِ اسلام کا مکلف اس لیے بنایا گیا؛ تاکہ انسان کا ''دین'' سلامت رہے۔ دیت، قصاص اور زخموں وغیرہ کے احکام اس لیے دیے گئے؛ تاکہ انسانی ''نفس'' کی حفاظت ہو۔ نشہ آور چیزوں اور دیگر لہو ولعت کی ممانعت کی گئی؛ تاکہ انسانی ''عقل'' سلامت رہے۔ گھریلو زندگی سے متعلق احکامات اس لیے دیئے گئے؛ تاکہ انسانی ''نسل'' کو بقاء اور تحفظ میسر آئے۔ خرید و فروخت کے احکامات اور چوری وڈاکہ زنی وغیرہ کی ممانعت اس لیے کی گئی؛ تاکہ انسانی ''مال'' محفوظ رہ سکے۔[1]

شریعت نے کس طرح اپنے احکامات میں ان پانچ باتوں کو ملحوظ رکھا ہے اسی لیے انھیں اصول دین اور قواعد شریعت کا لقب دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ جو باتیں ان پانچ مقاصد میں سے کسی میں بھی خلل انداز ہوں انھیں شریعت ''مفاسد'' کا نام دیتی ہے اور جن باتوں سے یہ پانچ باتیں سلامت اور محفوظ رہیں انھیں ''مصالح'' قرار دیتی ہے۔

(۲) مصالح حاجیہ:

یعنی وہ مصلحتیں جن سے انسانی حاجات وابستہ ہوں اور اگر وہ حاجات پوری نہ ہوں تو انسان تکلیف اور مشقت میں پڑ جائے، اِن انسانی حاجات سے متعلقہ احکامات میں شریعت نے جو اَہداف مقرر کیے ہیں انھیں ''مصالحِ حاجیہ'' کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً عذر کے وقت تیمم کرنا وغیرہ۔ پھر یہ مصالح حاجیہ اپنی اصل میں قسم اول مصالح ضروریہ سے ہی جڑی ہوئی ہیں۔ مثلاً: نکاح کے احکامات میں شریعت نے جو چیزیں مد نظر رکھی ہیں، ان کا ایک ہدف نسلِ انسانی کی بقاء اور تحفظ ہے اور نسلِ انسانی کا تحفظ مقاصد خمسہ اور مصالح ضروریہ میں سے ہے۔ اسی طرح تجارت اور کرایہ داری وغیرہ کے احکامات کا ہدف مال کی حفاظت یا اس کی بڑھوتری ہے اور مال کی حفاظت بھی قسمِ اول؛ مصالحِ ضروریہ میں سے ایک مصلحت ہے۔ ان انسانی حاجات میں شریعت نے عموماً رخصت اور آسانی کی ملحوظ رکھا ہے؛ چنانچہ بوقت ضرورت مردار کھانے کی اجازت اور پانی میسر نہ ہونے یا قدرت نہ ہونے کے وقت تیمم کا حکم، سفر میں نماز کی قصر اور روزہ نہ رکھنے کی اجازت اسی سہولت اور رخصت پر مبنی ہے؛ تاکہ انسان اپنی استطاعت کے حدود میں رہتے ہوئے دینی ارکان کو بجالا سکے اور انھیں محفوظ رکھ سکے۔[2]

انسانی حقوق کا عالمی چارٹر:

انسانی حقوق کا عالمی منشور (Universal Declaration of Human Rights) اقوام متحدہ کی تصدیق شدہ دستاویز ہے جو پیرس میں 10/ دسمبر 1948ء کو بذریعہ قرار داد نمبر A217 منظور کی گئی۔ دسمبر 1950ء میں جنرل اسمبلی کے

---

[1] الزحيلي، وهبة، الفقه الإسلامي وأدلته، ج4، ص78

[2] ایضاً، ج4، ص80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

317ویں اجلاس میں قرارداد نمبر V423 پیش کی گئی جس کے تحت تمام رکن ممالک کو ہر سال دس دسمبر کو انسانی حقوق کا دن منانے کی دعوت دی گئی، اسی لیے اب ہر سال 10/ دسمبر کو انسانی حقوق کا عالمی دن اسی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس روز دنیا بھر میں ہونے والی انسانی حقوق کی پامالیوں کی بھرپور مذمت کی جاتی ہے اور انسانی حقوق کے تحفظ اور اس کی اہمیت پر سیمینارز منعقد کیے جاتے ہیں۔ آج اس چارٹر کو دنیا کی سب سے زیادہ یعنی 508 زبانوں اور لہجوں میں تراجم کے ساتھ پڑھی جانے والی دستاویز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ Eleanor Roosevelt پہلے عالمی منشور برائے انسانی حقوق کے ساتھ۔ جنگ عظیم دوم کے بعد انسانی حقوق کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس پر پہلی بار اتفاق رائے پیدا کیا گیا اور یہ تسلیم کیا گیا کہ بعض بنیادی امور ہر انسان کا بنیادی حق ہیں جو بلا امتیاز ہر انسان کو ملنے چاہئیں۔ یہ تاریخی دستاویز کل 30 آرٹیکلز پر مشتمل ہے جن میں بنیادی انسانی حقوق اور انسانی آزادیوں کا تعین کیا گیا ہے۔ یہ امور بین الاقوامی معاہدوں، علاقائی انسانی حقوق کے حالات، قومی و عالمی دستوروں اور قوانین سے اخذ کیے گئے ہیں۔ مسودے میں یہ بات واضح الفاظ میں لکھی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کے ہر رکن ملک کو اس عالمی منشور برائے انسانی حقوق کا احترام کرنا ہو گا اور اپنے اپنے ملک کے شہریوں کو ان کے تمام حقوق بلا امتیاز دینا ہوں گے۔[1]

اس کی منظوری کے وقت اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی تعداد 58 تھی۔ کسی ملک نے اس کی مخالفت نہیں کی تھی، 48 ممالک نے اس منشور کی حمایت کی تھی اور اس پر دستخط کیے تھے جن میں پاکستان بھارت اور افغانستان بھی شامل تھے، دو ممالک نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا تھا جبکہ آٹھ ممالک نے اس منشور سے لاتعلقی اختیار کی تھی جن میں سعودی عرب سمیت جنوبی افریقہ، یوکرائن، یو ایس ایس آر، یوگوسلاویہ اور چیکوسلاواکیہ شامل تھے۔ 1999ء میں اس چارٹر نے سب سے زیادہ زبانوں میں ترجمے کا ورلڈ ریکارڈ قائم کیا۔[2]

جب کہ 2009ء میں دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ پڑھی جانے والی دستاویز کے طور پر اس کا اندراج گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈز میں کیا گیا تھا۔ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ انگلش، سپینش اور پرتگالی زبانوں میں اشاروں کی زبان میں بھی یوٹیوب پر دستیاب ہے۔ عالمی منشور برائے انسانی حقوق کا ابتدائی ڈرافٹ 1947ء اور 1948ء کے دوران اقوام متحدہ کی ایک کمیٹی نے تیار کیا تھا۔ اس کے بعد اس میں مزید بحث و مباحثہ اور ترامیم جنرل اسمبلی اور اکنامک اینڈ سوشل کونسل کی طرف سے کی گئیں جو کہ اقوام متحدہ ہی کے اہم ذیلی ادارے ہیں۔ منشور کو تیار کرنے والی کمیٹی 9 ممالک (امریکہ، چین، لبنان، آسٹریلیا، چلی، فرانس، یو ایس ایس آر، برطانیہ اور کینیڈا) کے قابل افراد پر مشتمل تھی۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والی سابق امریکی خاتون اول Eleanor Roosevelt اس کمیٹی کی صدر تھیں۔[3]

---

[1] الدوالیبي، محمد، الندوات العلمیة حول الشریعة الإسلامیة وحقوق الإنسان في الإسلام، الریاض، س ن ص 91

[2] ایضاً، ص 93

[3] ایضاً، ص 95

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گو کہ انسانی حقوق کے قانون کی تشکیل میں مختلف ممالک کے نمائندگان پر مشتمل ایک کمیٹی کا کردار نظر آتا ہے لیکن اس کی روح ورواں سابق امریکی خاتون اول الیانور روزویلیٹ کو قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ موصوفہ 45-1933ء تک رہنے والے امریکی صدر فرینکلن روزویلیٹ (Franklin Roose velt) کی اہلیہ تھیں۔ آپ جنگ عظیم دوم کی تباہ کاریوں کی چشم دید گواہ بھی تھیں۔ ان کی دانشوری، انسان دوستی اور قابلیت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ امریکی دانشوروں نے ان کو پانچ سال تک مسلسل بہترین خاتون اول کے اعزاز کا حق دار ٹھہرایا تھا۔ جنگ عظیم دوم کے بعد مذکورہ انسانی حقوق کے چارٹر کی تیاری میں انہوں نے سرگرم کردار ادا کیا اور تاریخ میں خود کو زندہ محفوظ کر لیا۔ اس منشور کی منظوری کے بعد اس کی پہلی کاپی کے ساتھ ان کی تصویر آج تاریخ میں محفوظ ہے۔ ریکارڈ کے مطابق انسانی حقوق کے عالمی منشور کو ڈرافٹ کرنے والی کمیٹی کے دو بڑے سیشن منعقد ہوئے جن میں اس منشور کو بعض تبدیلیوں کے ساتھ حتمی شکل دی گئی۔ اس کا پہلا ڈرافٹ سیکریٹریٹ نے تیار کیا تھا جسے انٹرنیشنل بل آف رائٹس کا نام دیا گیا۔ اس وقت اس میں 48 آرٹیکلز شامل تھے۔ کمیٹی کا پہلا سیشن 9/جون سے 25/جون تک نیو یارک میں منعقد ہوا تھا جب کہ دوسرا اور آخری سیشن 3/مئی سے 21/مئی تک نیو یارک میں منعقد ہوا جس میں فائنل ڈرافٹ بھی تیار کیا گیا۔ ان دو بڑے سیشنز کے درمیان انیس اجلاسات منعقد ہوئے جن میں گاہے بگاہے میٹنگز میں ضروری تبدیلیاں کی جاتی رہیں۔[1]

جنرل اسمبلی نے جب اس تاریخی بل کی منظوری دی تو تمام ممبر ممالک کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ اپنے ملک میں اس کا اعلان عام اور نشر و اشاعت کریں۔ اسے نمایاں مقامات پر آویزاں کیا جائے اور خاص طور پر اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں اسے پڑھ کر سنایا جائے اور اس کی تفصیلات واضح کی جائیں اور اس ضمن میں کسی ملک یا علاقے کی سیاسی حیثیت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔ آج اقوام متحدہ کے ہر رکن ملک کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس عالمی منشور کا احترام کرے اور اس کی روشنی میں اپنے ملک کے شہریوں کو بلا امتیاز تمام حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائے۔

پس منظر:

دوسری جنگ عظیم کے نتیجے میں کروڑوں انسانوں سے آباد شہر اور ملک قبرستانوں اور کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔ اور ان ہولناکیوں نے انسانی ذہن اور سوچ پر گہرے اثرات مرتب کیے تھے، اپنے ہی ہاتھوں ہنستے کھیلتے شہروں کی آبادیوں کو جس طرح تباہ و برباد کیا گیا اور جس طرح انسان ہی انسان کے لیے درندہ بن چکا تھا اس کی مثال تاریخ انسانی میں ملنی مشکل ہے۔ تاریخ کی سب سے ہولناک جنگ کے بعد بالآخر انسان یہ حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا کہ نہ صرف یہ کہ جنگ کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں ہوا کرتی بلکہ جنگ مزید مسائل کو جنم دیتی ہے۔ جنگ عظیم اول اور دوم دونوں ہی اس کی بدترین مثالیں ہیں۔ انسان کو بالآخر امن کے جھنڈے تلے ہی پناہ لینی پڑی اور ایک پرامن اور مستحکم اور خوشحال دنیا کے لیے مشترکہ جدوجہد کے لیے ایک عالمی ادارے کی ضرورت کو محسوس کیا گیا اور اسی کے نتیجہ میں اقوام متحدہ کا ادارہ معرض وجود میں آیا۔ جس کے بنیادی مقاصد میں سے ایک انسانی حقوق کا تحفظ اور اس کا فروغ بھی ہے۔ 2018ء میں اس کے ستر سال پورے

---

[1] الدواليبي، محمد، الندوات العلمية حول الشريعة الإسلامية وحقوق الإنسان في الإسلام، س ن ص 97

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر اقوام متحدہ نے اس سال کو بھرپور طریقے سے منایا تھا تاکہ امن اور انسان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور انسانی حقوق کو فروغ دیا جاسکے۔[1]

انسانی حقوق کیا ہیں؟ انسانی حقوق آزادی اور حقوق کا وہ نظریہ ہے جس کے تمام انسان مساوی طور پر حقدار ہیں اور اس میں کسی رنگ، نسل، قوم، زبان، عقیدے وغیرہ کا امتیاز نہیں۔ اس عالمگیر اصول کے تحت کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے حقدار ہیں۔ یہ ہر صحت مند معاشرے کی ضرورت رہے ہیں اور ہر دور میں ان کی پاسداری کے لیے آوازیں بلند ہوتی رہی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ان کا درست قیام صرف اس خطہ یا معاشرہ میں ممکن نظر آتا ہے جس میں اخلاقیات اور انصاف مثبت روایات اور دیگر سماجی عوامل کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر استوار ہوں۔ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی پہلی دفعہ ہی انسانی حقوق کی تعریف کرتی ہے۔ اس کے آرٹیکل نمبر ایک کے مطابق تمام انسان آزادی اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے اس لیے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان انسانی حقوق میں شہری حقوق بھی شامل ہیں جن کی درج ذیل شکلیں ہیں۔ زندگی کے حقوق، آزادی کے حقوق، جائیداد کے حقوق، آزادئ اظہارِ رائے و بحث و مباحثہ کے حقوق، کام کرنے کے حقوق وغیرہ۔ اسی طرح سیاسی حقوق کا بھی تعین کیا گیا ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

ووٹ کا حق، الیکشن کا حق، پبلک افیئر کے حقوق، سیاسی معاملات سے متعلقہ حقوق، مذہبی آزادیوں کے حقوق وغیرہ۔ 1966ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اتفاق رائے سے انسانی حقوق کے عالمی بل کے مؤخر الذکر دو معاہدوں کو منظور کیا جس کے بعد سے یہ بل انسانی حقوق کی ایک مکمل دستاویز کی حیثیت اختیار کر گیا۔ پاکستان بھی آزادی کے سال یعنی 30/ستمبر 1947ء سے اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ جن ممالک میں اس منشور پر عمل کیا گیا وہاں نہ صرف انسانی حقوق کی صورتحال بہتر ہے بلکہ وہاں سماجی، سیاسی اور معاشرتی طور پر بھی بہت استحکام ہے۔ یہ بات حقیقت کا روپ دھار چکی ہے کہ جن معاشروں میں طبقاتی تقسیم، مذہبی منافرت، عدم رواداری، عدم مساوات اور ناانصافی اپنے عروج پر ہوں وہاں ہر قسم کی ترقی اور امن ایک خواب بن کر رہ جاتا ہے۔ 2015ء سے لے کر 2030ء تک اقوام متحدہ نے پائیدار ترقی کے سترہ (17) اہداف مقرر کیے ہوئے ہیں جن میں بھوک کا خاتمہ، انسداد غربت، معیاری تعلیم، معیاری صحت کی سہولیات، صنفی مساوات، صنعتی ترقی، صاف پانی اور صفائی، سستی اور آلودگی سے پاک بجلی، معقول روزگار، امن اور تعاون وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ سبھی پاکستان کی اہم اور بنیادی ضروریات ہیں اور پاکستان ان سب ہی اہداف میں بہت پیچھے ہے۔ اگر ملک کے اندر سیاسی استحکام کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی صورتحال بہتر ہو تو ملک ترقی کی منازل بسہولت طے کر سکتا ہے۔[2]

تمہید:

چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے مساوی اور ناقابلِ انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف

---

[1] الدوالیبي، محمد، الندوات العلمية حول الشريعة الإسلامية وحقوق الإنسان في الإسلام، س ن ص 99

[2] الهيثمي، نور الدين علي بن أبي بكر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، دار الفكر، بيروت 1412، ج 1، ص 326

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امن کی بنیاد ہے، چونکہ انسانی حقوق سے لاپروائی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں اور عام انسانوں کی بلند ترین آرزو یہ رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں۔ چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے۔ اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ انسان عاجز آکر جبر اور استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں یہ ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے، اقوامِ متحدہ کی ممبر قوموں نے اپنے چارٹر میں بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی حرمت اور قدر اور مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کے بارے میں اپنے عقیدے کی دوبارہ تصدیق کر دی ہے اور وسیع تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو تقویت دینے اور معیارِ زندگی کو بلند کرنے کا ارادہ کر لیا ہے، چونکہ ممبر ملکوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ کے اشتراکِ عمل سے ساری دنیا میں اصولاً اور عملاً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں گے اور کرائیں گے۔ اس عہد کی تکمیل کے لیے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں، لہٰذا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اعلان کرتی ہے کہ انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصولِ مقصد کا مشترک معیار ہو گا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے اور انہیں قومی اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے ممبر ملکوں میں اور اُن قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں، منوانے کے لئے بتدریج کوشش کر سکے۔

دفعہ 1:

تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ اس لئے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔[1]

دفعہ 2:

ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں، اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرے، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا اس کے علاوہ جس علاقے یا ملک سے جو شخص تعلق رکھتا ہے اس کی سیاسی کیفیت دائرہ اختیار یا بین الاقوامی حیثیت کی بنا پر اس سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا سیاسی اقتدار کے لحاظ سے کسی دوسری بندش کا پابند ہو۔[2]

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,

[2] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 3:

ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفّظ کا حق ہے۔[1]

دفعہ 4:

کوئی شخص غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی، چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو، ممنوع قرار دی جائے گی۔[2]

دفعہ 5:

کسی شخص کو جسمانی اذیّت یا ظالمانہ، انسانیت سوز، یا ذلیل سلوک یا سزا نہیں دی جائے گی۔[3]

دفعہ 6:

کا حق ہے کہ ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔[4]

دفعہ 7:

قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں۔ اس اعلان کے خلاف جو تفریق کی جائے یا جس تفریق کے لئے ترغیب دی جائے، اس سے سب برابر کے بچاؤ کے حقدار ہیں۔[5]

دفعہ 8:

ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون میں دئے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، با اختیار قومی عدالتوں سے موثّر طریقے پر بارہ جوئی کرنے کا حق پورا ہے۔[6]

دفعہ 9:

کسی شخص کو محض حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر بند، یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔[7]

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,
[2] Ibid
[3] Ibid
[4] Ibid
[5] Ibid
[6] Ibid
[7] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 10:

ہر ایک شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کا تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے بارے میں مقدمہ کی سماعت آزاد اور غیر جانب دار عدالت کے کھلے اجلاس میں منصفانہ طریقے پر ہو۔[1]

دفعہ 11:

1. ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری کا الزام عائد کیا جائے، بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے تاوقتیکہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع نہ دیا جا چکا ہو۔
2. کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فروگذاشت کی بنا پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تعزیری جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائے گا۔[2]

دفعہ 12:

کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے گی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کئے جائیں گے۔ ہر شخص کا حق ہے کہ قانون اسے حملے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔[3]

دفعہ 13:

1. ہر شخص کا حق ہے کہ اسے ہر ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہو۔
2. ہر شخص کو اس بات کا حق ہے کہ وہ ملک سے چلا جائے چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہو۔ اور اسی طرح اسے ملک میں واپس آ جانے کا بھی حق ہے۔[4]

دفعہ 14:

1. ہر شخص کو ایذا رسانی سے دوسرے ملکوں میں پناہ ڈھونڈنے، اور پناہ مل جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔
2. یہ حق ان عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لئے استعمال میں نہیں لایا جا سکتا جو خالصاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوامِ متحدہ کے مقاصد اور اُصول کے خلاف ہیں۔[5]

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,
[2] Ibid
[3] Ibid
[4] Ibid
[5] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 15:

1. ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔
2. کوئی شخص محض حاکم کی مرضی پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور اس کو قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار نہ کیا جائے گا۔[1]

دفعہ 16:

1. بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل قومیت یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حقوق حاصل ہیں
2. نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہو گا۔
3. خاندان، معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے۔ اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔[2]

دفعہ 17:

1. ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائداد رکھنے کا حق ہے۔
2. کسی شخص کو زبردستی اس کی جائداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔[3]

دفعہ 18:

ہر انسان کو آزادئ فکر، آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور پبلک میں یا نجی طور پر، تنہا یا دوسروں کے ساتھ مِل جل کر عقیدے کی تبلیغ، عمل، عبادت اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔[4]

دفعہ 19:

ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور جس ذریعے سے چاہے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال کئے علم اور خیالات کی تلاش کرے۔ انہیں

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,
[2] Ibid
[3] Ibid
[4] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرے اور ان کی تبلیغ کرے۔[1]

دفعہ 20:

شخص کو پُرامن طریقے پر ملنے جُلنے، اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔ کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔[2]

دفعہ 21:

1. ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہِ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔
2. ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق ہے۔ عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہو گی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی سے ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مساوی کسی دوسرے آزادانہ طریقِ رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔[3]

دفعہ 22:

معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفّظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی کہ وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو حاصل کرے، جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ نشوونما کے لیے لازم ہے۔[4]

دفعہ 23:

1. ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب و معقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف تحفّظ کا حق ہے۔
2. ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لئے مساوی معاوضے کا حق ہے۔
3. ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لئے باعزت زندگی کا ضامن ہو۔ اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفّظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,

[2] Ibid

[3] Ibid

[4] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4. ہر شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لئے تجارتی انجمنیں قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔[1]

دفعہ 24:

ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے علاوہ مقرّرہ وقفوں کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں۔[2]

دفعہ 25:

1. ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لئے مناسب معیار زندگی کا حق ہے جس میں خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات شامل ہیں اور بے روزگاری بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا یا ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضۂ قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔
2. زچّہ اور بچّہ خاص توجہ اور امداد کے حقدار ہیں۔ تمام بچے خواہ وہ شادی سے پہلے پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد معاشرتی تحفّظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔[3]

دفعہ 26:

1. ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم مفت ہوگی، کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں۔ ابتدائی تعلیم جبری ہوگی۔ فنّی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لئے مساوی طور پر ممکن ہوگا۔
2. تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشوونما ہوگا۔ اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔
3. والدین کو اس بات کے انتخاب کا اوّلین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔[4]

دفعہ 27:

1. ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصّہ لینے، ادبیات سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,
[2] Ibid
[3] Ibid
[4] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شرکت کا حق حاصل ہے۔

2. ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے اُن اخلاقی اور مادّی مفاد کا بچاؤ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی، علمی یا ادبی تصنیف سے، جس کا وہ مصنف ہے، حاصل ہوتے ہیں۔[1]

دفعہ 28:

ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام میں شامل ہونے کا حقدار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلان میں پیش کر دئے گئے ہیں۔[2]

دفعہ 29:

1. ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں۔ کیونکہ معاشرے میں رہ کر ہی اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشوونما ممکن ہے۔
2. اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہوگا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے یا جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامّہ اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لئے قانون کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں۔
3. یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت بھی اقوامِ متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف عمل میں نہیں لائی جاسکتیں۔[3]

دفعہ 30:

اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جاسکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی تخریب ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔[4]

اس بحث کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں انسانی حقوق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور یہ کہ اسلام میں ایک انسان بحیثیت انسان قابلِ احترام اور انسانی حقوق کا مکمل حقدار ہے اور یہ حق اسلام نے انسانیت کو ساڑھے چودہ سو سال پہلے نوازا ہے، اور ساتھ ساتھ ان حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے ایک مربوط میکنزم متعارف کرایا ہے۔ عالمی مواثیق میں گو کہ انسانی حقوق کے حوالے کافی مثبت چیزیں موجود ہیں، تاہم اسلام نے تمام حقوق کا احاطہ کیا ہے، اگر کوئی غیر مسلم مسلمان کے حقوق پامال کرے تو جواب میں مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ ان کے حقوق کو پامال کریں، کیونکہ بحیثیتِ مسلمان اسلام اس وقت بھی ہمیں دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر انسان کے لیے حقوق ہوتے ہیں اور ان حقوق کے عوض ہر انسان پر کچھ ذمہ داریاں بھی اسلام نے عائد کر رکھی ہیں۔

---

1 https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights Retrieved at 25 July 2021, 10:00 pm,
2 Ibid
3 Ibid
4 Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

عظمت انسانی اور حقوق اطفال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمت انسانی اور حقوق اطفال

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے انسان کی تخلیق کو اپنی وحدانیت پر سب سے بڑی دلیل قرار دیا ہے جیسا کہ انسان کی تخلیق اسی طرف اشارہ کرتی ہے اور انسان کی اپنی ذات میں جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنی پیچیدہ تخلیق کے حوالے سے فضلیت کو واضح کرتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ"[1]

"عنقریب ہم انہیں کائنات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور ان کے اپنے اندر بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ قرآن حق ہے"

کائنات اور آیات النفس جنہیں بالترتیب عالم اکبر اور عالم اصغر سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی فضیلت کے شواہد خود انسان کے اندر بھی موجود ہیں جن کا مکمل احاطہ ناممکن ہے۔ لیکن یہ اُمور مختلف عجائبات کی تحقیقات کے نتیجے میں انسان کے علم میں آتے رہیں گے خواہ اس کا تعلق انسان کے داخل سے ہو یا خارج سے۔

انسان کو کائنات اصغر کہنے کی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کائنات میں موجود تمام اشیاء کے خواص اس میں موجود ہیں۔ مثلاً زمین پر جو اشیاء پائی جاتی ہیں وہ جمادات سے تعلق رکھتی ہیں یا نباتات سے یا پھر حیوانات سے۔ جسامت کے لحاظ سے انسان جمادی ہے پھر یہ بڑھتا بھی ہے اس لحاظ سے اس کا نفس نباتی ہوا پھر یہ حرکت بھی کرتا ہے اس لحاظ سے اس کا نفس حیوانی بھی ہوا، پھر اس سے بھی زیادہ کامل اور صاحب فضیلت ہوا تو اسے نفس انسانی ملا۔

اللہ رب العزت نے مشت خاکی کو کمال دیتے دیتے انسان بنا دیا اور اسے ایسی قوائے انسانیہ عطا کی گئی جن سے وہ امور کلی دریافت کرنے کے قابل بن گیا۔ اب انسان کے اندر جس جس قسم کی قوتیں اور قدرتیں رکھ دی گئی ہیں جس کی بناء پر انسان کو شرف و فضل ملا ان سب کا احاطہ کرنا خود نسان کے بس سے باہر ہے حالانکہ وہ اس کے اندر ہر وقت موجود ہیں اور موجود رہتی ہیں، پھر انسان کے اندر نصب مشینری کو دریافت کر کے انسان کی طرح کی ایجادات معرضِ وجود میں لانے کے درپے ہو گیا۔ اس طرح انسان کے اندر کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لاتعداد قدرتیں اور عجائبات موجود ہیں جو کہ انسان کی فضیلت کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فطرتاً انسان کو اتنی عقل عطا کی ہے کہ وہ اپنے اندر موجود علامات کی مدد سے اپنے خالق اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کر سکے، کیونکہ انسان تو اتنا جانتا ہے کہ کوئی چیز اس کے خالق کے بغیر وجود میں نہیں آسکتی۔ چونکہ سب انسان ایک جیسی عقل کے مالک نہیں ہوتے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیج کر انسان کو تمام حقائق سے مطلع فرما دیا کہ انسان کی اس پوری کائنات میں حیثیت کیا ہے؟ اسے یہاں رہ کر کیا کردار ادا کرنا ہے اور اگر وہ اس کردار کو ادا کرنے میں کامیاب رہا تو اس کو اخروی زندگی میں اس کا کیا اجر ملے گا؟ اور اگر ناکام رہا تو اسے اخروی زندگی میں کیا کچھ دکھ اور مصائب برداشت کرنا ہونگے؟ کیونکہ انسان اگر اپنی ان قوائے انسانیہ کو جس کی بنیاد پر اسے دوسری مخلوقات پر فضیلت دی

---

[1] فصلت:53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے ان کے درست تقاضوں کے مطابق استعمال نہ کرے تو پھر اس کی فضیلت بے کار و عبث ہے۔

دین اسلام کا وہ تصور جو حضرت انسان سے متعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اپنی طبیعت، ترکیب، اپنے کردار اپنے مقصد وجود اور اپنے انجام کے لحاظ سے اس ساری کائنات میں منفرد ہے۔ انسان ایک خاص بامقصد اور منفرد وجود ہے اس کے ذمہ ایک فرض ہے اور اس کا ایک مقصد وجود متعین ہے۔ دنیاوی زندگی اس کے لیے امتحان گاہ ہے۔ جس کے ذریعے اس کے اعمال کا حساب ہوگا اور یہی اعمال اس کا انجام متعین کریں گے۔

"وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ"[1]

"اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں پھر جب میں اسے پوری طرح بنادوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤ"

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا"[2]

"یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کی اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت بخشی"

انسان اشرف المخلوقات کیسے ہے؟ انسان کی دوسری تمام مخلوق پر فضیلت اور تکریم یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا جو سیدھا کھڑا ہو کر چلتا ہے پھر جس قدر توازن و اعتدال انسانی جسم میں ہے اور جس قدر اس کے اعضاء جسم کثیر المقاصد ہیں اتنے کسی دوسری کے نہیں۔ مخلوق میں سب سے برتر اللہ کے فرشتے تھے۔ اللہ نے ان سے بھی آدم کو سجدہ کروایا اور اس طرح سب مخلوق پر واضح کر دیا کہ انسان ہی اشرف المخلوقات ہے۔

پھر انسان کا بچہ جو باقی تمام جانوروں کے بچوں سے کمزور پیدا ہوتا ہے اسے اتنی عقل عطا کی کہ وہ دنیا جہاں کی چیزوں کو اپنے کام میں لائے۔ بڑے بڑے جسیم اور طاقتور جانوروں کو رام کر کے ان پر سواری کرے۔ دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں اور جہاز چلا کر سمندر کی پیٹھ پر سوار ہو۔ تمام مخلوق کے مقابلہ میں کھانے کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ، لذیذ سے لذیذ اور صاف ستھرے کھانے اپنی خوراک کے لیے تیار کرے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس اور رہائش کے لیے مکان تعمیر کرے۔ یعنی جتنا اقتدار و اختیار اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیا ہے اتنا دوسری کسی مخلوق کو عطا نہیں کیا گیا اور یہ سب کچھ یقیناً اللہ ہی کی بخشش اور اس کا کرم ہے پھر اس سے بڑھ کر حماقت اور ضلالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں ایسے بلند مرتبہ پر فائز ہو کر اللہ کے سوائے اس کی دوسری مخلوق کے سامنے سر جھکانے لگے یا اپنے ہی جیسے کسی محتاج بندے کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنے لگے۔

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ"[3]

---

[1] الحجر:28، 29

[2] الإسراء:70

[3] التین:4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

"ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے"

انسان کی دوسرے جانداروں پر فضیلت کن باتوں میں؟ اولوالعزم انبیاء کے مساکن کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس بات پر کھائی ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ساخت پر پیدا فرمایا ہے۔ اسے جسم سیدھا اور استوار دیا گیا ہے جو اور کسی مخلوق کو نہیں دیا گیا۔ پھر اسے فکر و فہم، علم و عقل، قیاس و استنباط اور علت و معلول سے نتائج اخذ کرنے کی جو قوتیں اور صلاحیتیں دی گئی ہیں وہ اور کسی مخلوق کو نہیں دی گئیں۔ آدم کو مسجود ملائکہ بنایا گیا۔ زمین اور اس میں موجود اشیاء کو اس کے لیے مسخر کر دیا گیا۔ انبیاء اسی نوع سے مبعوث ہوئے جو اللہ کے ہاں افضل الخلائق ہیں۔[1]

خلق انسانی کا قرآنی تصور:

قرآن پاک میں انسان کو پیدا کرنے کا مقصد واجھ بیان کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"[2]

"ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے"

تخلیقِ حیاتِ انسانی کا مقصد آزمائش و امتحان بھی ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا"[3]

"وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہارا امتحان لے سکے کہ کون تم میں سے بہتر عمل کرنے والا ہے"

اس کے بعد نتائج کا معیار بھی بتا دیا گیا یعنی نتائج کا پیمانہ اتباعِ خداوندی ہے اور یہی ہدایت کا راستہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى"[4]

"تو جو شخص میری ہدایت کی اتباع کرے گا وہ نہ دنیا میں گمراہ ہو گا اور نہ آخرت میں شقی ہو گا اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لیے تنگی کا جینا ہو گا اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے"

عظمت انسان کے مختلف پہلو:

ایک سلیم الفطرت انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے مقام انسانیت کو سمجھے اور ان امتیازی اوصاف کے ساتھ زندہ رہے جس کی وجہ سے وہ انسان کہلانے کا مستحق ہے اور اس عالم کون و مکان میں اس کی شخصیت کی عزت متعین ہے۔ اس اعتبار سے ایک انسان

---

[1] کیلانی، عبدالرحمٰن، تیسیر القرآن، تفسیر الاسراء، ص30

[2] الذاریات:56

[3] الملک:2

[4] طٰحٰہ:123-124

www.KitaboSunnat.com

کی فضیلت کے ممکنہ پہلو جن کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ انسان اس وسیع و عریض کائنات میں بلحاظ وجود کچھ بھی نہیں لیکن اپنی روح اور اپنے معنوی وجود کے اعتبار سے بہت کچھ ہے۔ اس کا حقیقی شرف و عظمت اور بڑائی حیات دنیوی سے حیات اخروی کیطرف بلکہ حیات ابدی کی طرف ہے۔

"سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ"[1]

"تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کیلیے چلے جاؤ"

"انسان کا یہی وہ مقام عزت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بے شمار آیات بیان کی ہیں"

جس میں انسان کا رب کے ساتھ تعلق، پیدائش اور تکریم نیز ہدایت اور تعلیم کا تعلق بھی موجود ہے پورا قرآن انسان کی بلند درجات اور مدارج کمال کے تذکروں سے بھرا پڑا ہے اور اگر کہیں فسق و فجور کی پستیوں میں گرے ہوئے انسانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے تو مقصود وہاں بھی یہی ہے کہ اس قعر مذلت کا احساس دلا کر انہیں اپنی عظمت سے آشنا کیا جائے۔ عظمت انسان کا درج ذیل مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا جاسکتا ہے:

1. عظمت انسان تخلیق کے حوالے سے۔
2. عظمت انسان صفات کے حوالے سے۔
3. عظمت انسان ہیئت کے حوالے سے۔
4. عظمت انسان تسخیر کائنات کے حوالے سے۔
5. عظمت انسان احترام جان کے حوالے سے۔
6. عظمت انسان دوسری مخلوقات پر۔
7. عظمت انسان علم کے حوالے سے۔

عظمت انسان، اپنی تخلیق کے حوالے سے:

اس کائنات میں جتنی بھی اشیاء اللہ رب العزت نے پیدا کیں 'کُنْ' 'فَیَکُوْنُ' کے پس منظر میں نظر آتیں ہیں جبکہ حضرت انسان کو اللہ رب العزت نے اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث اس بات پر دلالت کرتیں ہیں، اللہ رب العزت کا اپنے ہاتھوں کسی کا تخلیق کرنا اس کی اہمیت اور انفرادیت کو واضح کرتا ہے۔ انسان جسے اللہ رب العزت نے اپنے ہاتھوں تخلیق کیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ:

"قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ"[2]

"رب نے فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا"

---

[1] الزمر:73

[2] ص:75

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اس انسان کے اندر تناسل کی طاقت رکھ دی کہ اس کے نطفے سے ویسے ہی انسان پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ایک کمال یہ تھا کہ زمین کے مواد کو جمع کر کے ایک تخلیقی حکم سے اس میں وہ زندگی اور وہ شعور و تعقل پیدا کر دیا جس سے انسان جیسی ایک حیرت انگیز مخلوق وجود میں آ گئی۔ دوسرا کمال یہ ہے کہ آئندہ مزید انسانوں کی پیدائش کے لئے ایک ایسی مشینری خود انسانی ساخت کے اندر رکھ دی جس کی ترکیب اور کارگزاری دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تخلیق انسان کے جس پہلو پر بھی نظر ڈالی جائے ایک نئی منفرد سوچ معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ خالق کا کمال حکمت یہ ہے کہ اس نے انسان کی صرف ایک صنف نہیں بنائی بلکہ اسے دو صنفوں کی شکل میں پیدا کیا جو انسانیت میں یکساں ہیں جن کی بناوٹ کا بنیادی فارمولا بھی یکساں ہے لیکن دونوں ایک دوسرے سے مختلف جسمانی ساخت، مختلف ذہنی و نفسی اوصاف اور مختلف جذبات اور میلانات لیکر پیدا ہوئی ہیں اور پھر ان کے درمیان یہ حیرت انگیز مناسبت رکھ دی گئی ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا پورا جوڑ ہے۔ یہ ایک دوسرے کے جسمانی و نفسیاتی تقاضوں کا مکمل جواب ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً"[1]

"اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکا یک تم بشر ہو کر پھیلتے جا رہے ہو اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرسکو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی"

تخلیق انسانی کے تمام مراحل پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا دنیا میں ظہور فضیلت کا حامل ہے اور ہمیں تخلیق کرنے والا موجود ہے اور ہماری تخلیق کوئی اتفاقی امر نہیں اور نہ ہی کوئی ارتقائی عمل ہے جیسا کہ زمانۂ قدیم کی سائنس بیان کرتی ہے بلکہ ہماری زندگی با مقصد ہے اور فضیلت پر فضیلت یہ ہے کہ ہم اپنے مقصد تخلیق کو حاصل کریں۔

اس سے ہٹ کر اگر سائنسی بنیادوں پر تجزیہ کیا جائے تو ایک غالب نوع کی حیثیت سے بھی انسان کی کوئی مثال نہیں ہے کیونکہ دیگر غالب انواع سینکڑوں اور ہزاروں انواع میں منقسم ہیں۔ پھر متعدد اجناس اور بڑے بڑے گروہوں میں جمع ہو گئی ہیں البتہ انسان نے اپنی سیادت کو بغیر تقسیم کے برقرار رکھا ہے اور انسان کا نسلی تنوع ایک ہی نوع میں محدود رہا ہے۔ رب العالمین نے حضرت انسان کو مشت خاکی سے بنایا اور پھر اس میں اپنی روح پھونکی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ"[2]

"جب اسکو (صورت انسانیہ میں) درست کرلوں اور اس میں اپنی (بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا"

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے اندر جو روح پھونکی گئی ہے وہ دراصل صفات الٰہی کا ایک کرشمہ ہے۔ حیات، علم، قدرت، ارادہ، اختیار اور دوسری جتنی بھی صفات انسان میں پائی جاتی ہیں جن کے مجموعہ کے نام ہی روح ہے اسی وجہ سے انسان کو جو

---

[1] الروم:20، 21

[2] الحجر:29

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری تمام جانداروں سے زیادہ عقل، تمیز، قوت وارادہ واختیار، مختلف اشیاء کے خواص معلوم کرنے کا علم نیز غور وفکر کے ذریعے استنباط یا نتائج حاصل کرنے کا علم دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ اسی نفخہ کا نتیجہ ہے اور اسی بناء پر انسان زمین میں اللہ کی افضل ترین مخلوق ہے۔ لیکن "فِيهِ مِنْ رُوحِي" سے کچھ لوگوں نے بڑا گمراہ کن نظریہ اور مفہوم اخذ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی ذات میں حلول کر گیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ جتنا حصہ اللہ نے اپنی روح کا انسان میں پھونکا اتنا اس میں کم ہو گیا۔ حالانکہ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سورج اپنی شعاعیں زمین پر ڈالتا ہے تو وہ روشنی سے جگمگا اٹھتی ہے۔ اس سے نہ سورج کی روشنی میں کچھ کمی واقع ہوتی ہے اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ سورج زمین میں حلول کر گیا ہے۔ اور دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کسی ارتقاء کا نتیجہ نہیں ہے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بحیثیت انسان ہی پیدا کیا ہے کیونکہ اپنی روح کا کسی بندر میں پھونکا جانا انتہائی واہیات اور غیر معقول نظریہ ہے جس کی کوئی بھی صاحب عقل سلیم تائید نہیں کرے گا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا"

"وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي"[1]

"اور جب تجھ سے روح کے بارے میں سوال کیا جائے تو کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا حکم ہے"

درحقیقت روح ولطیف شئے ہے جو کسی کو نظر نہیں آتی لیکن ہر جاندار کی قوت وتوانائی اسی روح کے اندر مضمر ہے اس کی حقیقت وماھیت کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے۔ یہودیوں نے بھی ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو یہ آیت اتری۔

عظمت انسان سیادت کے لحاظ سے:

اللہ رب العزت کا انسان میں روح پھونکے جانے کے بعد اسے جو صفات اور جو خوبیاں ملی ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے اگلی فضیلت جو عطا کی وہ نظام خلافت کی استعداد ہے جو ہر انسان میں بالقوۃ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو دنیا میں خلیفہ بنا کر بھیجا تھا تاکہ آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد دنیا میں وہ نظام حیات قائم کرے جو اللہ کی مرضی کے مطابق ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسل کے ذریعے بیان بھی کیا تھا اور اس نظام خلافت کو قائم کرنے میں کسی مخلوق میں جن اوصاف کی ضرورت تھی وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو ودیعت کر دیئے تھے اور چونکہ یہ اوصاف (جن کی وضاحت "فضیلت انسان، صفات کے حوالے سے" میں آئے گی) ہر انسان میں ہیں اس لیئے ہر انسان اس کا مستحق ہے اور اس حوالے سے انہیں قوت ارادہ اور اختیار بھی دیا گیا ہے لہذا یہ اس کی عظمت اور فضیلت ہے جو کسی اور مخلوق کو نہیں عطا کی گئی۔[2] اور اس کی خلافت کا اعلان اس کی تخلیق کے اعلان کے ساتھ ہی ہو گیا تھا جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں آیا ہے۔

"وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"[3]

---

[1] الاسراء:85

[2] عفیف، عبد الفتاح طبارۃ، روح الدین الاسلامی، مکتبہ دار العلم، بیروت، 1989ء، ص:135

[3] البقرۃ:30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ: ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"

اور یہ وہی بارِ خلافت تھا جو کہ حضرت انسان نے اپنے کاندھوں پر اٹھایا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ:

"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا"[1]

"اور ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اٹھالیا"

امانت سے مراد بار خلافت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں دنیا میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اس امانت کو اٹھانے کا سوال اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں، آسمانوں اور زمینوں پر پیش کیا تھا سب ڈر گئے اور انکار کر گئے لیکن انسان جو ظاہراً ضعیف مخلوق ہے جو ایک منٹ بھی سانس نہ لے تو مر جائے اس بار عظیم کو اٹھانے کیلئے تیار ہو گیا۔

حضرت انسان نے بڑی جرأت سے کہہ دیا کہ مجھے اگر قوت، تمیز، عقل و فہم اور ارادہ واختیار دے دیا جائے تو میں اس بار کو اٹھانے کیلئے تیار ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے اس بات کا عہد بھی لیا جو "عهداً أَلَسْتُ بِرَبِّكُم" کے نام سے مشہور ہے یہ مکالمہ زبان حال سے ہوا تھا یا کال سے یا محض تمثیلی انداز ہے؟ یہ باتیں تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مکلف مخلوق دو ہیں ایک انسان اور دوسرے جن لیکن یہاں صرف ذکر انسان کا کیا گیا ہے وہ اس لیئے کہ جتنی استعداد اور قوت اللہ تعالیٰ نے انسان میں رکھی جنوں میں نہیں رکھی لہذا انسان اشرف المخلوقات ہے جن نہیں۔[2]

انسان کے لئے خلافتِ عمومی کوئی معمولی فضیلت نہیں ہے جو کسی کو ایسے ہی دے دی جائے یہ تو ایک خاص رحمت اور بہت اونچے درجے کی رحمت ہے جس کے لیئے فرشتوں کو بھی موزوں نہ سمجھا گیا تھا اسی لیے انسان کو ذی اختیار مخلوق کی حیثیت سے پیدا کر کے اللہ نے اپنی زمین کے یہ وسیع ذرائع اس کے تصرف میں دے دیئے اور تمام ہنگامہ خیز طاقتیں اس کو بخشیں تاکہ یہ اُس امتحان سے گزر سکے جس میں کامیاب ہو کر ہی کوئی بندہ اس کی یہ رحمت خاص کو پا سکتا ہے یہ رحمت اللہ کی اپنی مرضی سے ہے اس پر کسی کا اجارہ نہیں ہے۔

عظمت انسان، صفات کے حوالے سے:

اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسان کی تخلیق اپنے ہاتھوں سے کی اور اس کا خاکہ بنانے کے بعد اس میں اپنی روح پھونکی اسی طرح اسے کچھ ایسی صفات بھی عطا کی جو کہ کسی اور مخلوق کو نہیں عطا کی گئی اور یہ صفات جس مکمل انداز میں انسان کو عطا کی گئی اس طرح کسی اور جاندار مخلوق کو نہیں عطا کی گئی اسی حوالے سے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ:

"وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ"[3]

---

[1] الأحزاب: 72

[2] قطب، سید محمد، فی ظلال القرآن، مکتبہ دار العلوم الملایین، بیروت، 1993ء، ج4، ص 472

[3] المؤمنون: 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں سننے اور دیکھنے کی قوتیں دیں اور سوچنے کو دل دیئے مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو"

انسان کی تخلیق اور اس کی ذاتی اوصاف کے بعد اس کی صفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کی بناء پر اسے دیگر مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں۔ یعنی اللہ نے تمہیں آنکھیں، کان اور دل اس لیے نہیں دیئے تھے کہ تم ان سے اتنا ہی کام لو جتنا جانور لیتے ہیں۔ غور کیا جائے تو انسان میں جتنی بھی صفات موجود ہو سکتی ہیں۔ ان کا تعلق ان تینوں سے بلاواسطہ یا بالواسطہ ہے اور یہ تینوں صفات کا نتیجہ ہیں:

"وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ"[1]

قرآن مجید نے حصولِ علم کے لیے سمع، بصر و قلب کا ذکر کیا ہے سماعت و بصارت ان حواس senses کے ترجمان ہیں جن کے ذریعے محسوس اشیاء کے متعلق معلومات ذہن انسانی تک پہنچتی ہیں۔ یعنی یہ علم محبوسات Perceptual Knowledge کے ذرائع ہیں۔ ان ذرائع سے جو معلومات Sense Data قلب Mind تک پہنچتا ہے۔ وہ اس سے تصورات Concepts متعین کرتا ہے۔ اس طرح سمع، بصر و قلب سے Perceptual Knowledge حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جو شخص ان صفات سے کام نہیں لیتے وہ جانوروں سے بدتر ہیں۔[2]

لہٰذا انسان کی سب سے اوّلین عظیم اور واضح منفرد خصوصیت اس کی غور و فکر اور عقل کی خوبی ہے اور یہی وہ خوبی ہے جس کی بناء پر انسان کو کائنات میں سیادت عطا ہوئی ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے ایسے انسان کو جو غور و فکر سے عاری ہے مردہ بھی کہا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ:

"إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ لِيُنْذِرَمَنْ كَانَ حَيًّاوَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ"[3]

"یہ تو ایک نصیحت ہے اور صاف پڑھی جانے والی کتاب تاکہ وہ ہر اس شخص کو خبردار کرے جو زندہ ہو اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے"

مولانا مودودی رحمہ اللہ نے اس آیت سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لہٰذا زندہ انسان وہی ہے جس کا دل اور ضمیر زندہ ہو[4]۔ مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"عقل و شعور کے اعتبار سے مخلوقات کی تقسیم اس طرح ہے کہ عام جانوروں میں شہوات اور خواہشات ہیں عقل و شعور نہیں فرشتوں میں عقل و شعور ہے شہوات اور خواہشات نہیں انسان میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں۔ عقل و شعور بھی ہے اور شہوات اور خواہشات بھی ہیں اسی وجہ سے جب خواہشات و شہوات کو عقل

---

[1] السجدۃ:9

[2] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص 67

[3] یٰس:69، 70

[4] مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، انسان کی حقیقت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان قرآن، لاہور، 1986، ص 293

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وشعور کے ذریعے مغلوب کرلیتا ہے اور اللہ کی ناپسندیدہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیتا ہے تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی اونچا ہو جاتا ہے"[1]

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم کے ذرائع اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں دے کر بھلائی اور برائی کے راستے ممیز کر دیئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ:

"لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ"[2]

" اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے وہ اپنے کفر سے باز آنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے یعنی اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں بالکل راست اور درست تحریریں لکھیں ہوئی ہوں"

یہاں یہ بات مد نظر رہے کہ اللہ رب العزت نے اس علم کی حقیقت بھی بتا دی ہے جو انسان کی فضیلت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کہ یہ علم جس پر تم ناز کرتے ہو اور جس کی بدولت میں زمین کی دوسری مخلوقات پر تم کو شرف حاصل ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بخشا ہوا ہے تم اپنی آنکھوں سے یہ عبرتناک منظر دیکھتے رہتے ہو کہ جب کسی انسان کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ لمبی عمر دے دیتا ہے تو وہی شخص جو کبھی جوانی میں دوسروں کو عقل سکھاتا تھا کس طرح گوشت کا لوتھڑا بن کر رہ جاتا ہے جسے اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں بیان کیا گیا ہے:

"إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْأَرْحَامِ وَمَاتَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًاوَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ"[3]

"اس گھڑی (قیامت) کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کسی سرزمین میں اس کو موت آنی ہے اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے"

اور یہی وہ علم تھا جو کہ خلافت انسانی کے لیے ضروری شرط تھی اور اسی علم کی بناء پر انسان کو عمومی طور پر تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل تھی اور خصوصی طور پر انہیں فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل تھی کیونکہ فرشتوں کو صرف انہی اُمور کا علم دیا گیا تھا جن پر وہ مدبرات امر کی حیثیت سے مامور تھے۔ مثلاً بادلوں اور پانی کا فرشتہ پانی کے متعلق تو جملہ معلومات رکھتا تھا مگر دوسری اشیاء کے افعال و خواص سے لاعلم ہے یہی حال دوسرے فرشتوں کا ہے جبکہ انسان کو تمام اشیاء کا سرسری علم دیا گیا تھا پھر وہ تحقیق اور جستجو کے ذریعہ اس میں ازخود اضافہ کر سکتا ہے۔ جب فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے علمی احاطہ کا علم ہو گیا تو انہوں نے اپنے عجز علمی کا اعتراف کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو وہ بات بھی بتا دی کہ انسان میں اگر فتنہ و شر کا پہلو ہے تو صلاح و خیر کا پہلو بھی موجود ہے اور صلاح و خیر کا پہلو غالب ہے اسی لیے اسے خلیفہ بنایا جا رہا ہے کیونکہ وہ اپنے علمی کمال کی

---

[1] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، کراچی، 1991ء، ج1، ص:494

[2] البینہ:1-3

[3] لقمان:34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے اس کی اہلیت رکھتا ہے۔اس قصہ سے ضمناً یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ علم عبادت سے افضل ہے عبادت کا تعلق صرف خالق سے ہے جبکہ علم کا تعلق خالق و مخلوق دونوں سے ہے اور سب سے بڑا عالم اور علیم خود اللہ تعالیٰ ہے بلاشبہ انسان فرشتوں جیسی اور جتنی عبادت نہیں کر سکتا تاہم علم کی بناء پر فرشتوں سے افضل اور مستحق خلافت قرار پایا ہے۔[1]

عظمت انسان، ہیئت کے حوالے سے:

جسمانی اعتبار سے انسان تمام مخلوقات میں ممتاز ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کی شکل وصورت تمام جانداروں سے اعلیٰ وبرتر بنائی دوسرے جانداروں سے انسان کی نمایاں خاصیت یہ بھی ہے کہ تمام جاندار اپنے منہ سے غذا کھاتے ہیں جبکہ انسان اپنے ہاتھ سے خوراک اپنے منہ تک لے جاتا ہے۔ اکثر جاندار زمین پر رینگتے یا چار پیروں پر چلتے ہیں جبکہ انسان دو پاؤں پر چلتا ہے اور اپنا جسم سیدھا رکھ کر چلتا ہے انسان کے ہاتھ پاؤں کثیر المقاصد ہیں جتنا کام انسان اپنے ہاتھ، پاؤں سے لے سکتا ہے دوسرا کوئی جاندار نہیں لے سکتا۔ اس کے بے نظیر جسم اور جسمانی صلاحیتوں کے علاوہ جتنی ذہنی قوتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بخشی ہیں وہ کسی دوسرے جاندار میں نہیں ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔[2] اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ:

"وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ"[3]

"اور تمہاری صورتیں بنائی تو نہایت عمدہ بنائیں"

انسان اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی صنعت ہے جو تمام نقائص سے پاک ہے اس سلسلہ میں محمد فاروق خان لکھتے ہیں کہ "کائنات کی ہر شے اللہ کی قدرت اور حکمت و دانائی کا سرچشمہ ہے اللہ کی کسی صنعت میں جسے ہم دنیا میں اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کوئی نقص نظر نہیں آتا اس لیئے اللہ کی وہ عظیم صنعت بھی تمام نقائص سے پاک ہے جس کا نام انسان ہے۔یعنی انسان اپنی شکل وصورت اور ہیئت میں تمام جانداروں سے زیادہ خوبصورت اور مکمل وجود رکھنے والا ہے۔ مولانا مودودی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "نوع انسانی کے فضل و کمال کا سب سے بلند نمونہ انبیاء علیہم السلام ہیں اور کسی مخلوق کے لیئے اس سے اونچا مرتبہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اسے منصب نبوت پر فائز کرنے کے لئے منتخب فرمائے۔ اس لئے بہترین ساخت پر پیدا کرنے سے مطلب ہے کہ اس میں نبوت جیسے عظیم مرتبے کے حامل انسان پیدا ہوئے۔[4]

عظمت انسان، تسخیر کائنات کے حوالے سے:

انسان چونکہ ذات باری تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے اس لئے اس نے اپنے حکم ازلی اور قوت قاہرہ کے ذریعے تمام موجود عالم

---

[1] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص 93

[2] ایضاً، ص 96

[3] غافر: 64

[4] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1995، ج 6، ص 387

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو انسان کے خادم ہونے کی حیثیت سے مختلف کاموں پر مامور کر رکھا ہے۔ انسان کی کوئی مشکل اور اس کی کوئی فطری تمدنی ضرورت ایسی نہیں ہے جس کا حل "ضروریات سے بھرپور" اس کائنات میں موجود نہ ہو۔ قرآن پاک میں اس حقیقت کو بڑے دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔[1] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا"[2]

" وہی تو ہے جس نے زمین میں موجود ساری چیزیں تمہاری خاطر پیدا کیں"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ:

"أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ "[3]

" کیا تم دیکھتے نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کام پر لگا دیا ہے"

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ"[4]

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں سب اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دی ہی ' کائنات اور انسانی ضروریات میں انتہا کا ربط و تعلق پایا جاتا ہے"

محمد فاروق خان اپنی کتاب "انسان اور کائنات" میں لکھتے ہیں:

"کائنات کے اندر بے شمار ایسے انتظامات پائے جاتے ہیں کہ جن کے بغیر زمین میں زندگی اور زندگی کی مسرتوں کا کوئی امکان نہ تھا۔ زمین کی موجودہ جسامت، سورج اور چاند سے اس کا موجودہ فاصلہ اس کا اپنے محور پر ساڑھے تیئس درجے جھکا ہونا، اس کے اندر قوت کشش کا پایا جانا وغیرہ ایسے انتظامات ہیں جن کے بغیر یہاں زندگی کا تصور بھی ناممکن تھا۔ ان کے علاوہ کائنات کے اندر بے شمار ایسی حکمتوں کی کارفرمائیاں ہیں جن کے بارے میں نہ تو ہمیں علم حاصل ہے اور نہ ان کے صحیح طور پر سمجھنے کی ہمارے اندر صلاحیت ہے کیا ان باتوں کے باوجود اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کہ ساری کائنات ہمارے لیئے مسخر کی گئی ہے۔ کسی شک کی گنجائش باقی رہتی ہے"[5]

تسخیر کائنات کے حوالے جامع ترین آیات درج ذیل ہیں جس میں بیان کیا گیا ہے کہ کائنات کو کن معانی میں انسان کے لیے مسخر کیا گیا ہے۔

"اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًالَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ "[6]

---

[1] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:104

[2] البقرۃ:29

[3] لقمان:20

[4] الحج:65

[5] خان، محمد فاروق، انسان اور کائنات، افضل شریف پرنٹرز، لاہور، 1988، ص15

[6] إبراھیم:32

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے سے تمہاری رزق رسانی کے لئے طرح طرح کے پھل پیدا کیے۔ جس نے کشتی کو تمہارے لئے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لئے مسخر کیا۔ جس نے چاند اور سورج کو تمہارے لئے مسخر کیا کہ لگا تار چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لئے مسخر کیا"

تسخیر کائنات کا مفہوم کیا ہے؟:

تسخیرِ کائنات کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ کائنات کی ہر چیز انسان کی خادم ہے اور انسان مخدوم ہے، زمین، سمندر، پانی، ہوائیں، پہاڑ، چاند، سورج، ستارے یہی موٹی موٹی اشیاء کائنات گنی جا سکتی ہیں۔ ان کے انسان کا خادم ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا مگر انسان کے بغیر ان چیزوں کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ زمین میں جتنی بھی اشیاء موجود ہیں۔ خواہ وہ جمادات ہوں، نباتات ہوں یا حیوانات ہوں، اللہ نے انسان کو اتنی عقل عطا فرمادی ہے کہ وہ ان میں سے جس کو چاہے اپنے قابو میں لا سکتا ہے اور اس سے حسب ضرورت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ رہیں وہ چیزیں جن کا تعلق زمین سے نہیں مثلاً: سورج، چاند، ستارے وغیرہ تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے قوانین بنا دیئے ہیں اور انہیں ایسے نظم وضبط سے جکڑ رکھا ہے کہ انسان ان سے فائدے اٹھا سکتا ہے اور اپنے معمولات زندگی اور کاروبار وغیرہ ٹھیک طرح سے سر انجام دے سکتا ہے۔[1]

وہ مدتوں پہلے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن کب ہوگا؟ بر و بحر کی تاریکیوں میں وقت اور راستے اور سمتیں معلوم کر سکتا ہے۔ حتی کہ ہزار سال بعد تک کے لئے کلینڈرز بھی تیار کر سکتا ہے۔ اور نت نئی ایجادات بھی وجود میں لا سکتا ہے اور یہی تسخیر کائنات کا مطلب ہے تسخیر کائنات کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان پہلے اپنے قریبی سیارے چاند پر پہنچنے کی کوشش کرے پھر دوسرے سیاروں پر پہنچنے میں اپنی قیمتی عمر برباد کر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام اشیاء کو ایسے قوانین کا پابند بنا رکھا ہے کہ جن کی بدولت وہ انسان کے لیے نافع ہوگئی ہیں۔ لہٰذا اللہ نے کائنات کی تمام قوتوں کو انسان کے تابع تسخیر کر رکھا ہے، یہ قوتیں اور اشیاء اس کی معبود نہیں اس کی خادم ہیں۔ دیکھا جائے تو آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہیں۔ جس سے انسان کا مقام کائنات کی ہر چیز سے بلند ہوگیا اور اس کے سامنے اشیاء فطرت کے تسخیر کے دروازے کھل گئے جس کی وجہ وہ علم ہے جو اللہ نے انسان کو دیا ہے۔ دنیا میں جو قوم بھی علم کی حامل ہوگی اور وہ اس علم کو اپنے لیے استعمال کرے گی کائنات کی تمام اشیاء اس کے تابع ہو جائیں گی۔ اس میں مومن اور کافر کی کوئی تخصیص نہیں البتہ مومن اس کو اللہ رب العزت کی توحید کی معرفت اور اس کے مطابق عمل کرنے میں صرف کرے گا اور کافر اسے اپنی مفاد پرستیوں کے کام میں لائے گا۔[2] اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فضیلت انسان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ کائناتی اشیاء اور قوتوں کو مسخر کر کے ان کا مفید استعمال کرے اور ان کو انسانیت کی فلاح وبہبود کے لیے استعمال کرے اور جو ان قوتوں اور اشیاء کو غلط استعمال

---

[1] با شمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ص108

[2] ایضاً، ص110

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ مومن تو درکنا وہ مقام انسانیت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ (انسان کی فضیلت صفات کے حوالے سے) گذشتہ سطور میں گزرا ہے۔

فضیلت انسان، احترام جان کے حوالے سے:

اللہ رب العزت نے کائنات میں جتنی بھی مخلوقات پیدا کیں ان میں سے کسی کی جان کی حرمت کے لیئے اتنی اہمیت عطا نہیں کی گئی جتنی انسان کی جان کو اہمیت عطا کی گئی اور یہ اہمیت بلا تفریق و تخصیص ہے یعنی اس میں کسی رنگ و نسل، مذہب یا عقیدے کا عمل دخل نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَاعَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًابِغَيْرِنَفْسٍ أَوْفَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا"[1]

"اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس کسی نے جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات میں کیا مقام حاصل ہے۔ اس کی جان کی حرمت کے بعد اس کی عزت اور احترام میں یہاں تک فرمایا کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کی زندگی پوری انسانیت کی زندگی ہے۔ اس کے لیئے ضروری ہے کہ ہر انسان کے دل میں دوسرے انسان کی جان کا احترام موجود ہونا چاہیے اور ہر ایک دوسرے کی زندگی کے بقاو تحفظ میں مددگار بننے کا جذبہ رکھتا ہو۔ جو شخص ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک ہی فرد پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا دل حیات انسانی کے احترام سے ہمدردی نوع کے جذبہ سے خالی ہے۔ لہٰذا وہ پوری انسانیت کا دشمن اور قاتل ہے کیونکہ اس کے اندر وہ صفت پائی جاتی ہے جو اگر تمام انسانوں میں پائی جائے تو پوری نوع کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کے برعکس جو شخص انسان کی زندگی کے قیام میں مدد کرتا ہے وہ درحقیقت انسانیت کا حامی ہے۔ کیونکہ اس میں وہ صفت پائی جاتی ہے جس پر انسانیت کے بقاء کا انحصار ہے۔ گویا جتنی اہمیت انسان کی جان کو حاصل ہے وہ کسی اور جاندار کو حاصل نہیں ہے۔ اور انسانی نسل کی بقاء کے تمام جانداروں کی نسل کی بقاء سے اہم ہے کہ دنیا میں بے شمار جانداروں کی اصناف اس وقت معدوم ہو چکی ہیں۔

فضیلت انسان، دوسری مخلوقات پر:

اللہ رب العزت نے حضرت انسان کو جہاں بڑے خاص اہتمام سے وجود بخشا اسے مسجود ملائکہ ٹھہرایا۔ بے حد وحساب نعمتوں اور نوازشوں سے نوازا وہاں بطور خاص ایک شرف بھی عطا کیا کہ اسے قوت گویائی کا ایک خصوصی تحفہ عطا فرمایا۔ جس سے دیگر مخلوقات محروم ہیں۔ زبان کے ذریعے اپنے دل کی بات دوسرے کو بتا دینا اور تحریر اور خط کے ذریعے اپنی بات

---

[1] المائدۃ:32

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسروں تک پہنچا دینا۔ سب انسان ہی کا امتیاز ہے۔[1] مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"انسان کے منہ میں دانتوں کی بندش کے اندر قدرت نے ایک ایسی مشین نصب فرمائی ہے جو غیر شعوری طور پر بلا تامل نئے سے نئے الفاظ بناتی چلی جاتی ہے منہ کے خول میں ہوا کی حرکت اور حلق کی آخری حد تک ہوا کے تموج سے لاکھوں الفاظ منٹوں میں بن جاتے ہیں۔ جن میں ہر لفظ ایک سے بڑھ کر ایک نیا اور جدا ہوتا ہے۔ دانتوں اور ہونٹوں کی رکاوٹ الفاظ کے بننے اور مخارج کی صحت میں مدد دیتی ہے"[2]

" ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ "[3]

اگرچہ انسان کے اور بھی بیسیوں اعضاء ہیں لیکن الفاظ اور نطق کی مشینری صرف منہ میں نصب کی گئی ہے جو کہ صرف انسان کو بخشی گئی ہے یہ انسان کی دوسری مخلوقات پر فضیلت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ اللہ رب العزت نے انسان کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ "[4]

"رب نے فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا"

اس کے علاوہ انسان کی دوسری تمام مخلوق پر فضیلت اور تکریم یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا جو سیدھا کھڑا ہو کر چلتا ہے پھر جس قدر توازن واعتدال انسانی جسم میں ہے اور جس قدر اس کے اعضاء جسم کثیر المقاصد ہیں اتنے کسی دوسری مخلوق کے نہیں ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں سب سے برتر اللہ کے فرشتے ہیں لیکن اللہ نے ان سے بھی آدم کو سجدہ کروایا اور تمام مخلوق پر واضح کر دیا کہ انسان ہی اشرف المخلوقات ہے پھر انسان کا بچہ جو باقی تمام جانوروں کے بچوں سے کمزور پیدا ہوتا ہے۔ اسے اتنی عقل عطا کی کہ وہ دنیا جہاں کی چیزوں کو اپنے کام میں لاتے ہوئے بڑے بڑے جسم اور طاقتور جانوروں کو رام کر کے ان پر سواری کرتا ہے۔ دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں اور جہاز چلا کر سمندر کی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے تمام مخلوق کے مقابلہ میں کھانے کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ، لذیز سے لذیز اور صاف ستھرے کھانے اپنی خوراک کے لئے تیار کرتا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس اور رہائش کے لیے مکان تعمیر کرتا ہے یعنی جتنا اقتدار واختیار اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیا اتنا دوسری مخلوق کو عطا نہیں کیا گیا۔ انسان کے اندر بھی ایک پوری کائنات آباد ہے اسی لیے انسان کے اندر کی دنیا کو عالم اصغر کہا جاتا ہے اور بیرونی دنیا کو کائنات یا عالم اکبر۔[5]

اس حوالے سے عالم اصغر یعنی انسان تمام مخلوقات میں امتیاز، خصوصیات کا حامل ہے جس کی بناء پر وہ دوسرے تمام جانداروں سے افضل واشرف ہے۔ مفاد خویش، تحفظ خویش اور بقائے نسل وغیرہ ایسے طبعی تقاضے ہیں جو ہر جاندار اور اسی

[1] باشمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ص115

[2] سلفی، محمد اسماعیل، حجیت حدیث، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور، 1981ء، ص71

[3] الانعام:96

[4] ص:75

[5] باشمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ص119

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح انسان میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یعنی انسان کو درج ذیل خصوصیات دے کر اسے تمام مخلوقات میں ممتاز واشرف بنایا گیا ہے زمین اور اس کے ماحول میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو انسان کیلئے مسخر کر دی گئی ہیں اور وہ ان سے جیسے چاہے کام لے سکتاہے اور یہ صفت انسان کے علاوہ دوسرے کسی جاندار میں نہیں ہے۔ اسے خیر اور شر کی تمیز بخشی گئی وہ اپنے ہی کئے کاموں پر حکم لگا سکتاہے کہ میں نے فلاں اچھا کام کیا تھا اور فلاں برا تھا یہ بات کافی حد تک اس کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے پھر اسے وحی کے ذریعے متنبہ بھی کیا جاتا رہاہے۔ اسے قوت ارادہ واختیار بھی بخشاہے اور وہ اپنے لیے اچھا یا برا کوئی بھی طرز زندگی اپنانے کا پورا اختیار رکھتاہے حتیٰ کہ ایک ایسا وقت بھی آجاتاہے کہ وہ اپنے تحفظ کے فطری داعیہ کے علی الرغم کسی جذبہ کے تحت اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اسے عقل وشعور کا وافر حصہ عطا کیا گیاہے جس کے ذریعے وہ چند معلوم اور دیکھی ہوئی اشیاء سے مزید کچھ حقائق اور نتائج کا سراغ لگانے کی اہلیت رکھتاہے جسے اصطلاحی زبان میں علت Causeاور معلول Effect سے تعبیر کیا جاتاہے وہ مشاہدات کو دیکھ کر اس کی علت بھی معلوم کرنا چاہتاہے اور اس سے آگے معلوم بھی۔ انسان کے علاوہ جتنی بھی جاندار مخلوق ہے تقریباً سب ہی سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن سمیع اور بصیر نہیں ہیں۔ سمیع اور بصیر صرف انسان ہے۔ اور یہی چیز انسان کے لئے علم کے حصول کا سب سے بڑے ذریعہ ہے۔ انسان اشیاء کو دیکھ اور بعض آوازیں سن کر ان پر غور کرتا انہیں قیاس اور استنباط کرتا پھر ان سے نتائج اخذ کرتاہے۔ جبکہ دوسرے جانور دیکھنے اور سننے کے باوجود ان میں سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔[1]

عظمت انسان، علم کے حوالے سے:

نیابت الٰہی کے معاملہ میں فرشتوں پر انسان کو ترجیح کی اصل وجہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیا۔ قرآن مجید میں اس حقیقت کو تفصیل سے بیان کیا گیاہے۔ سورۃ البقرۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ"[2]

"اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ پھر وہ چیزیں فرشتوں کے سامنے رکھیں اور کہا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان تمام چیزوں کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا تیری ذات پاک ہے ہمیں علم نہیں سوائے اس کے جتنا تو نے ہمیں دیا۔ بے شک تو ہی علم وحکمت والا ہے۔ (اللہ نے) کہا کہ اے آدم! ان فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتادو پس آدم علیہ السلام فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتادیئے تو اللہ نے کہا کہ میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہوں"

---

[1] باشمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ص121

[2] البقرۃ:31-33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم کے ہتھیار سے مسلح کر کے اس کارگاہ حیات میں اتارا اور اسی علم کی فضیلت کی وجہ سے انسان کو فرشتوں کے لئے باعث تعظیم قرار دیا گیا۔ جب فرشتوں نے اپنے علم کی کم مائیگی کا اعتراف کیا تو اس اعتراف کو پختہ بنانے کے لئے فرشتوں کو انسان کے سامنے جھک جانے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا:

"وَإِذْقُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ"[1]

"اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور کافر بن گیا"

فرشتوں کے سجدے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زمین اور اس سے تعلق رکھنے والے طبقہ کائنات میں جس قدر فرشتے موجود ہیں ان سب کو انسان کی اطاعت کا حکم دے دیا گیا چونکہ اس دنیا میں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا خلیفہ بنایا جارہا تھا اس لئے فرمان شاہی جاری ہوا کہ جس کام میں بھی وہ ہمارے عطا کردہ اختیارات کو استعمال کرنا چاہیے تو ہر قوت اس کا ساتھ دے اور اس کے راستے کی مزاحمت نہ کرے۔ یہ علم کونسا علم تھا جس کی وجہ سے سیدنا آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر برتری حاصل ہوئی اس کا جواب مختلف انداز میں دیا گیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱۔ مخلوقات کے نام تھے۔

۲۔ مختلف ممالک کی بولیاں مراد ہیں۔

۳۔ انبیاء و صلحاء کے نام مراد ہیں۔

۴۔ اسمائے الٰہی مراد ہیں۔

۵۔ اشیاء کے خواص اور معلومات ہیں۔

۶۔ قابل استعمال اشیاء کے نام مراد ہیں جو روز مرہ زندگی میں مستعمل ہیں۔[2]

اس ضمن میں مولانا محمد شہاب الدین ندوی نے بڑے پتے کی بات کی ہے وہ کہتے ہیں:

"انسان کو سب سے پہلا جو علم دیا گیا وہ علم اشیاء ہے یعنی تمام موجودات عالم اور ان کی خصوصیات وامتیازات کا علم جس کو ہم مختصر طور پر علم اسماء یا علم مظاہر کائنات کہہ سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں سائنس جن چیزوں سے بحث کرتی ہے وہ یہی موجودات عالم ہیں اور جو باتیں بیان کرتی ہیں وہ یہی اشیاء کے آثار وخواص ہیں اور تمام سائنس علوم کا دائرہ مادی چیزوں اور ان کی خصوصیات کے گرد گھومتا ہے"[3]

اور مزید لکھتے ہیں کہ:

"اس اعتبار سے جو قوم یا ملک اس میدان میں زیادہ آگے ہو وہ نہ صرف ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے بلکہ وہ دیگر

---

[1] البقرۃ:34

[2] ابن کثیر، حافظ محمد، تفسیر القرآن العظیم، دار العلمیہ، استنبول، 1984ء، ج ۱، ص 104

[3] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:170

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممالک پر اپنی سیادت بھی قائم کرتا ہے گویا کہ آج قومیں اپنی صنعت وحرفت کی بناء پر بڑی سمجھی جاتی ہیں اگرچہ وہ افرادی اعتبار سے چھوٹی ہی کیوں نہ ہوں اور آج صنعت وحرفت میں ترقی کا راز سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کرنے کا نتیجہ ہے جس کو قرآن کی زبان میں علم اَسماءاور علم تسخیر کہا جاتا ہے"[1]

لہذا ہمیں وہ علم جس کی بناء پر سیدنا آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر برتری حاصل ہوئی اسے حاصل کرنا ہوگا۔ تاکہ ہم اقوام عالم پر اپنی برتری وفضیلت ثابت کر سکیں اور ان کی درست سمت میں راہنمائی کا فریضہ ادا کر سکیں۔

حقوق اطفال:

بچے کی پرورش والدین کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور اس پرورش پر اس کی ساری زندگی کی اچھائی اور برائی کا دارومدار ہے اس لئے اس ذمہ داری کے سلسلے میں والدین کو غفلت اور لاپرواہی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ بچے کی ابتدائی عمر کا زیادہ تر حصہ ماں سے وابستہ ہوتا ہے اور پرورش کی زیادہ ذمہ داری ماں پر ہی عائد ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ماں کی تربیت کا اثر بچے کی پوری زندگی پر نمایاں نظر آتا ہے۔ اسی خوبی اور وصف کے پیش نظر حضور نبی اکرم ﷺ نے قریش کی عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

"خَيْرُنِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرعَهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ"[2]

"بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں قریش کی نیک عورتیں ہیں۔ یہ تمام عورتوں سے اپنی اولاد پر زیادہ شفیق ہیں اور اپنے پاس موجود خاوندوں کے مالوں کی بہت حفاظت کرتی ہیں"

بچے کی پرورش کی ذمہ داری کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ماں باپ اس کی جسمانی پرورش ونمو کا سامان میسر کریں بلکہ اس کی جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن، اخلاق وکردار اور اس کی تعلیم وتادیب کا بھی مناسب بندوبست کریں۔ اگر والدین نے بچے کی جسمانی پرورش اور صحت وتندرستی کی دیکھ بھال تو کی لیکن اس کے باطن پر کوئی توجہ نہ دی تو انہوں نے معاشرہ میں صلاح کی بجائے فساد کا دائمی وابدی بیج بو دیا کیونکہ ایسا بچہ جوان ہونے پر اپنے خاندان اور معاشرے کے لئے دینی و اخلاقی لحاظ سے مفید ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوگا۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کی اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید نے عام مسلمانوں کو یہ حکم دیا:

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا"[3]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ"

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کو نہایت جامع انداز میں بیان کر دیا گیا ہے۔ آگ سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بچوں کو ایسی تعلیم وتربیت دینی چاہیے جو ان کی دنیاوی واخروی کامیابی کی ضامن ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ہر شخص سے روز قیامت اس ذمہ داری کے متعلق بازپرس کی جائے گی کیونکہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق

---

[1] ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، ص:172

[2] تبریزی، محمد بن عبداللہ، الخطیب، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، المکتب الإسلامي، بیروت، 1985ء، ص64

[3] التحریم:6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر کے سربراہ سے لے کر ریاست کے سربراہ تک کو اپنے دائرہ اختیار کے اندر مسئولیت اور نگہبانی کا ملتزم ٹھہرایا گیا ہے۔ اولاد کی تعلیم وتربیت کے ضمن میں اسلام کا یہ حکم ہے کہ ان کو پاکیزہ تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ کرنا والدین کے تمام عطیات سے بہتر عطیہ ہے۔

نومولود کے کان میں اذان واقامت:

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اذان اور تکبیر کہنے کا راز یہ ہے کہ انسان کے کان میں سب سے پہلے اس عظیم اعلان کے الفاظ پڑیں جو باری تعالیٰ کی عظمت وکبریائی پر مشتمل ہوں۔ اسے وہ حکم شہادت سنائی دے جو اسلام میں داخل ہونے کی اولین شرط ہے۔ بچے کے سامنے ان الفاظ کی ادائیگی دنیا میں اس کی آمد کا اسلامی شعار ہے جیسا کہ دنیا سے جاتے ہوئے اس کے سامنے کلمہ توحید پڑھا جاتا ہے۔ اس چیز کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بچے نے اگر اسے نہ سمجھا ہو پھر بھی اس کے دل میں اس کا اثر سرایت کر جاتا ہے اور وہ اس سے متاثر ہو جاتا ہے۔[1]

تحنیک:

تحنیک رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے۔ جو وہ ہر نومولود بچے کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ کھجور چبا کر بچے کے تالو پر ملنا اور تھوڑا سامنہ میں ڈالنا۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو منہ مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی"[2]

شکر کثیر:

ارشاد ربانی ہے:

"وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ"[3]

"اگر تم شکر ادا کروگے تو اور زیادہ عطا کروں گا اور لیکن اگر ناشکری کروگے (اسے ضائع کروگے) تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے"

اچھا نام رکھنا:

سیدنا ابو وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے"[4]

---

[1] ابن قیم، ابو بکر الجوزیہ، تحفۃ المودود بأحکام المولود، مکتبہ دار البیان، دمشق، ص 104

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الادب المفرد، باب اسماء الانبیاء، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، 1998ء، ص 453

[3] ابراہیم: 7

[4] ابو داود، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، دار الرسالہ العالمیہ، دمشق، 2009، ج 7، ص 306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیقہ کرنا بال منڈھوانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے اگر کوئی اپنے بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری دے“[1]

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پیدا ہونے پر آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے فاطمہ اس کا سر منڈھواؤ اور بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کرو“[2]

مدت رضاعت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ"[3]

”جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد پوری مدت رضاعت تک دودھ پیے تو مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں“

ختنہ کرانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پانچ کام اعمال فطرت میں سے ہیں: ختنہ، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال نوچنا"[4]

تعلیم وتربیت:

دین عقیدہ توحید کی معرفت کروانا:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اسے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" سکھاؤ “

محبت وشفقت کا برتاؤ:

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

---

[1] ابو داود، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، باب فی العقیقہ، ج4، ص353

[2] ایضاً

[3] البقرۃ:233

[4] ابو داود، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، باب من الفطرۃ، ج6، ص262

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے نبی ﷺ مجھے ایک ران پر بٹھا لیتے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دوسری ران پر پھر ہم دونوں کو گلے لگا لیتے اور کہتے اے اللہ میں ان پر شفقت کرتا ہوں تو بھی ان پر مہربانی فرما"[1]

اولاد کے معاشی حقوق:

ایک فرد کو اپنی انفرادی معیشت سے اپنی اولاد پر کس قدر خرچ کرنا ضروری ہے یا پھر خود اولاد اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے مشقت کا بوجھ اٹھائے؟ ان سوالوں کا مختصر اور جامع جواب اسلام نے حسن سلوک کی ایک عام اور جامع اصطلاح میں نہایت خوبصورتی سے سمو دیا ہے۔ حسن سلوک کی اس جامع اصطلاح کا اطلاق معاشرے کے ہر اس فرد پر ہو سکتا ہے جو کسی نہ کسی لحاظ سے دوسرے افراد کی توجہ اور مدد کا مستحق نظر آئے۔ اولاد کے متعلق والدین کا حسن سلوک ایک ایسا رویہ جس سے اولاد کی شخصیت کی تذلیل و تحقیر نہ ہو۔ اولاد کے ساتھ نرمی اور محبت و شفقت کا سلوک اسے ذمہ دار بنا دیتا ہے۔ حضور اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان پر مہربان ہونا کامل ایمان کی نشانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ يْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ"[2]

"مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں اچھا اور اپنے اہل و عیال پر مہربان ہے"

اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان پر مہربان ہونے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ ان سے بات چیت میں نرمی اور ملاطفت کو ملحوظ رکھا جائے بلکہ ان پر استطاعت کے مطابق خرچ کرنا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰهُ االلّٰهُ لَا يُكَلِّفُ االلّٰهُ نَفْسًا اِلَّامَآ اٰتٰهَا سَيَجْعَلُ االلّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍيُسْرًا" [3]

"صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت (کے لحاظ) سے خرچ کرنا چاہیے، اور جس شخص پر اُس کا رِزق تنگ کر دیا گیا ہو تو وہ اُسی (روزی) میں سے (بطورِ نفقہ) خرچ کرے جو اُسے اللہ نے عطا فرمائی ہے۔ اللہ کسی شخص کو مکلف نہیں ٹھہراتا مگر اسی قدر جتنا کہ اُس نے اسے عطا فرما رکھا ہے، اللہ عنقریب تنگی کے بعد کشائش پیدا فرما دے گا"

بچے کو شیطان سے محفوظ رکھنے کے لیے اللہ کی پناہ میں دیا جائے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کوئی بچہ ایسا نہیں جس کی پیدائش پر شیطان اس کو کونچا نہ مارے، کہ وہ اس کے کونچا مارنے سے روتا

---

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الادب المفرد، باب عرض الاسلام علی الام النصرانیہ، ص74

[2] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، ابواب الایمان، ج2، ص219

[3] الطلاق:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مگر مریم علیہا السلام اور ان کے بچے کو شیطان کو نچانہ دے سکا"[1]

سیدہ مریم علیہا السلام کی والدہ نے انہیں اور ان کی نسل کو شیطان سے بچانے کے لیے اللہ کی حفاظت میں دے دیا تھا انہوں نے دعا کی:

"وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُھَابِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ"[2]

"بے شک میں اس بچے کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں"

تحفے دینا:

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میرے ساتھ کچھ اور لڑکے بھی تھے ہم آپ کے پاس گئے تو آپ کھجوریں کھا رہے تھے آپ ﷺ نے ان میں سے ایک ایک مٹھی ہمیں بھی عطا فرمائی اور ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا"[3]

سچ بولنے کی تاکید کرنا:

سیدنا عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

" ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تھے کہ مجھے میری والدہ نے بلاتے ہوئے کہا آؤ میں تمہیں کچھ دیتی ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ اس نے عرض کیا: کھجور۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا"

چنانچہ انسانی فطرت کی رو سے بچپن کا زمانہ ہی آئندہ کی پوری زندگی کے لئے بنیاد رکھنے کا وقت ہے، یہی دور بچے کے ذہن سازی کا ہوتا ہے اس وقت جیسا ذہن بنے گا زندگی کے بقیہ مراحل جوانی اور بڑھاپے تک اس کے اثرات باقی رہیں گے اگر بچے کے کردار و خلاق کو اچھی تربیت کے سانچے میں ڈھالا جائے گا تو یہ آئندہ زندگی میں اس کے لئے ایک مفید سرمایہ ہو گا اور اگر شروع ہی میں بری خصلتیں جڑ پکڑ گئیں تو آگے چل کر اصلاح کا عمل ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے شرافت و سربلندی کا صرف ایک ہی معیار رکھا ہے اور وہ ہے تقویٰ، یعنی اپنے خالق و مالک کا ڈر، مرنے کے بعد اپنے اعمال کی جوابدہی کا احساس۔ یہ معیار انسانوں کے دلوں کو باہم جوڑنے اور الفت و محبت کے ساتھ رہنے کا پیغام دیتا ہے۔ نیک انسان اپنے کسی ذاتی مفاد کی خاطر کوئی ایسا اقدام نہیں کرتا جو اللہ تعالی کو ناپسند ہو بلکہ ہر حال میں وہ اپنے رب کی رضا کا خیال رکھتا ہے۔ یہ قابل رشک خصوصیت کسی کے اندر ہے تو وہ باوقار، قابل اعتبار اور لائق احترام ہے، خواہ وہ کسی معمولی گھرانے میں پیدا ہوا ہو۔ پھر ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ نگہبان ہوتا ہے۔ اگر ہم سیرت کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ رسول اللہ نے کفار و

---

[1] تبریزی، محمد بن عبد اللہ الخطیب مشکوۃ المصابیح، باب الوسوسۃ، ص27

[2] آل عمران:36

[3] الاصبہانی، عبید اللہ بن حسن، جامع الصحیحین، دار النوادر، 2010ء، ج3، ص343

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکین اور اہل کتاب کے ساتھ انسانیت کے تحفظ اور قیام امن کیلئے بہت سے معاہدے کیے تا کہ ظلم وستم کا سد باب ہو، خوں ریزی کو روکا جاسکے، کوئی مذہب کسی کیلئے وبال جان نہ بنے، کسی کو محض اس لئے نہ قتل کرے کہ وہ دوسرے مذہب کا ہے یا دوسرے قبیلے اور خاندان سے ہے۔ بلکہ لوگ بہ حیثیت انسان آپس میں ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اس کے ساتھ ہی آپ انسانیت کے دشمن پر بھی کڑی نظر رکھتے تھے تا کہ کہیں کوئی فساد سر نہ اٹھا سکے اور انسانیت کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے حالیہ واقعات

اور ان کا جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیوں کے پورنوگرافی کے اعتبار سے واقعات اور ان کا جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیوں کے پورنو گرافی کے اعتبار سے واقعات اور ان کا جائزہ

پورنو گرافی سے کیا مراد ہے؟

پورنو porno کے لغوی معنی عریانیت یا عریانیت سے پر تصویر اور ویڈیو جسمیں مرد اور عورت کو بالکل برہنہ دکھایا جاتا ہے غیر فطری مباشرت کا طریقہ۔ یہ کافی ہیجان خیز ہوا کرتا ہے جسکے آپ عادی یا ایڈیکٹ بھی ہو سکتے ہیں۔[1] انسدادِ الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2015 کی چائلڈ پورنو گرافی کی شق کے مطابق اگر کوئی شخص کسی بچے کی فحش تصویر یا ویڈیو بناتا ہے یا جنسی استحصال کے دوران ایسا کرتا ہے تو یہ تصاویر بنانے والا، اسے فروخت کرنے والا یا اسے منتقل کرنے والا جرم کا مرتکب ہو گا۔ جس کی سزا زیادہ سے زیادہ سات سال قید یا پچاس لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ متاثرہ بچے کے والدین یا کفیل حکام کو متعلقہ مواد انٹرنیٹ سے ہٹانے کے لیے بھی درخواست کر سکتے ہیں۔

> "Child physical abuse is the nonaccidental injury of a child. Many states add other factors to the legal definition, such as the age of the abuser and the nature of the injury. Injuries include bruises, lacerations, blunt trauma, fractures, head trauma, shaking, burns, and poisoning. Complex syndromes, such as pediatric falsification syndrome (Munchausen syndrome by proxy), may be included[2]".

> ”بچوں کا جسمانی استحصال ایک بچے کی غیر حادثاتی چوٹ ہے۔ بہت سی ریاستیں قانونی تعریف میں دوسرے عوامل شامل کرتی ہیں، جیسے زیادتی کرنے والے کی عمر اور چوٹ کی نوعیت۔ چوٹوں میں زخم، زخم، کندھے کا صدمہ، فریکچر، سر کا صدمہ، کانپنا، جلنا اور زہر شامل ہیں۔ پیچیدہ سنڈروم، جیسے پیڈیاٹرک فالسیفیکیشن سنڈروم (پراکسی کے ذریعہ منچاوسن سنڈروم)، شامل کیا جاسکتا ہے“

اسی طرح اگر کوئی کسی بالغ شخص کی عریاں تصاویر یا ویڈیوز بناتا ہے، شیئر کرتا ہے یا فروخت کرتا ہے تو وہ بھی جرم کا مرتکب ہے جس کی سزا تین سال قید یا 10 لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

بچوں پر جنسی زیادتی کے مختلف طرق:

معاشرے میں بچوں کے ساتھ مندرجہ ذیل جنسی جرائم ہو رہے ہیں:

1. بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی
2. جنسی زیادتی کے بعد قتل
3. جنسی تشدد کرتے ہوئے فحش ویڈیو بنانا اور ان کو انٹرنیٹ پر ڈالنا[3]

---

[1] ذکی خان، جاوید اختر، پورنو گرافی اور انٹرنیٹ، ص 15

[2] C.C. Swenson, in Encyclopedia of Stress (Second Edition), 2007, P 128

[3] ذکی خان، جاوید اختر، پورنو گرافی اور انٹرنیٹ، ص 21

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں جنسی زیادتی کے اعداد و شمار کا مجموعی جائزہ:

پاکستان میں بچوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والے غیر سرکاری ادارے ساحل کے اعداد و شمار کے مطابق "ملک میں روزانہ تقریباً 9 سے زیادہ بچے جنسی تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ ساٹھ فیصد کیسز میں اس بات کی نشاندہی کی گئی بچوں پر زیادتی کرنے والے زیادہ تر قریبی لوگ یا خاندان کے افراد ہوتے ہیں۔ 2017ء میں بچوں کے اغوا کے 1049 واقعات ہوئے۔ لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات 467، لڑکوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات 366، زیادتی کی کوشش کے واقعات 206، لڑکوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے واقعات 180 اور لڑکیوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے واقعات 158 واقعات رپورٹ ہوئے۔[1]

2018ء کے پہلے چھ ماہ کے دوران بچوں کے اغوا، ان پر تشدد اور زیادتی سمیت مختلف جرائم کے 2300 سے زائد واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ 57 بچوں کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا۔ ساحل تنظیم کی رپورٹ کے مطابق کم عمر لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کے 542 واقعات ہوئے، بچوں کے لاپتہ ہونے 236 کیسز سامنے آئے ہیں اور 92 بچوں کو گینگ ریپ کیا گیا ہے۔ بچوں کے خلاف جرائم کے زیادہ تر واقعات دیہی اور پسماندہ علاقوں میں ہوئے جبکہ 26 فیصد واقعات شہری علاقوں میں پیش آئے۔ رپورٹ میں دستیاب معلومات کے مطابق بچوں کے خلاف مختلف قسم کے جرائم کے 56 فیصد لڑکیاں متاثر ہوئیں جبکہ 44 فیصد واقعات میں لڑکے متاثر ہوئے۔ کم سن بچی پر زیادتی کا ایک اہم واقعہ قصور میں وقوع پذیر ہوا۔ قصور میں عمران نامی شخص نے سات سالہ زینب کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا۔ جس کی لاش نو جنوری 2018ء کو ایک کچرا کنڈی سے ملی تھی۔ مجرم عمران زینب سمیت قصور کی آٹھ بچیوں پر زیادتی اور قتل میں ملوث تھا۔ زینب کے قتل کے بعد ملک بھر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ عوام کے بھرپور احتجاج پر 20 مارچ 2018ء کو سپریم کورٹ نے ملزم کو اکیس مرتبہ سزائے موت کا حکم سنایا۔ مجرم عمران کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔[2]

جنسی زیادتی کے منتخب واقعات کا تفصیلی جائزہ:

کیس نمبر 1:

وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) کے سائبر کرائم ایسے مجرمانہ فعل کے ارتکاب کو کہا جاتا ہے جس کا ہدف فردِ واحد، ایک تنظیم، گروپ، کمپنی اور ملک ہو سکتا ہے جسے باقاعدہ طے شدہ اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نشانہ بنا کر ذہنی، جسمانی، معاشی اور معاشرتی طور پر بالواسطہ یا بلاواسطہ یا دونوں طرح سے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ سائبر کرائم کے وار سے کسی ملک کے حفاظتی اقدامات پر یا کسی قوم کی ثقافت پر وار کیا جاتا ہے۔ یا کسی بھی مذہب پر قدغن لگائی جاسکتی ہے) وِنگ نے چائلڈ پورنوگرافی میں ملوث انٹرنیشنل گروپ کے اہم کارندے کو گرفتار کر لیا۔ ایف آئی اے سائبر کرائم کے مطابق ملزم جمیل

---

[1] ذکی خان، جاوید اختر، پورنوگرافی اور انٹرنیٹ، ص 21

[2] ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خان مختلف غیر اخلاقی فیس بک پیجز بھی آپریٹ کرتا تھا اور انٹرنیشنل پورنو گرافرز کے واٹس ایپ گروپس میں بھی متحرک تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ ملزم کے قبضے سے کئی بچوں کی متعدد غیر اخلاقی تصاویر اور ویڈیوز برآمد کر لی گئیں جنہیں وہ فروخت کرتا تھا اور ایشیائی غیر ملکی بچوں کو اپنا ہدف بناتا تھا۔[1]

سزا:

ملزم کے خلاف پیکا کے سیکشن 20، 21 اور 22 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا جبکہ ملزم سے 'دیسی بوائے نامی' گروپ سے تصاویر پھیلانے کا ریکارڈ بھی قبضے میں لے لیا گیا چائلڈ پورنوگرافی کے مقدمے میں 7 سال قید، 50 لاکھ روپے جرمانے کے ساتھ صلح کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ چائلڈ پورنوگرافی کے مجرم کی سزا معطل، ضمانت منظور۔[2]

کیس نمبر 2:

سیالکوٹ ایک مجرم سعادت امین کو چائلڈ پورنوگرافی کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔

سزا:

لاہور ہائیکورٹ نے چائلڈ پورنوگرافی کے بین الاقوامی گٹھ جوڑ کا حصے ہونے پر سزا پانے والے شخص کی سزا کو معطل کرتے ہوئے اسے ضمانت پر رہا کر دیا۔ خیال رہے کہ 26 اپریل 2018 کو جوڈیشل مجسٹریٹ نے سرگودھا سے تعلق رکھنے والے سعادت امین کو برقی جرائم کی روک تھام کے قانون (پریوینشن آف الیکٹرانک کرائم ایکٹ) 2016 کی دفعہ 22 کے تحت 7 سال کی سزا سنائی تھی اور 12 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا۔ اس سے قبل وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کے سائبر کرائم سیل نے 2017 میں نارویجین سفارتخانے کی شکایت پر سعادت امین کو گرفتار کیا تھا۔ اس حوالے سے استغاثہ نے کہا تھا کہ مجرم پاکستان سے چلنے والے بین الاقوامی ریکٹ کا متحرک رکن تھا جو 10 سے 12 سال کی عمر کے بچوں کو متوجہ کر کے ان کی فحش تصاویر، ویڈیوز کو مالی فائدے کی خاطر بیرون ملک بھیجتا تھا۔[3]

ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا تھا کہ مجرم کے قبضے سے چائلڈ پورنوگرافی کی 6 لاکھ 50 ہزار سے زائد تصاویر اور ویڈیوز کو برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سعادت امین کے بین الاقوامی چائلڈ پورنوگرافر، جس میں سویڈن میں جان لنڈاسٹروم، اٹلی میں جیووانی بیٹوٹی، امریکا میں میکس ہنٹر، برطانیہ میں اینڈریو مووڈی اور مختار کے ساتھ رابطے میں تھے جبکہ ایجنسی کی جانب سے مجرم کے خلاف 11 گواہوں کو بھی پیش کیا گیا تھا۔ ادھر عدالت عالیہ کے سامنے دائر درخواست میں مجرم کے وکیل رانا ندیم احمد نے اعتراض کیا کہ ایجنسی کی جانب سے کی گئی تحقیقات ناقص تھیں کیونکہ وہ ناروے میں مبینہ غیر ملکی ایجنٹ کی

---

[1] ایضاً

[2] ڈان نیوز (15 مئی 2020)

https://epaper.dawn.com, Retrieved at 15 may 2020, 10:00 pm

[3] ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرفتاری یا اس سے تفتیش میں ناکام رہی۔پونو گرافی کی وجہ وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے کے سائبر کرائم ونگ کے حکام کا کہنا ہے کہ متنازعہ تصاویر یا ویڈیوز کی جو شکایات آتی ہیں ان میں 90 فیصد انتقامی کارروائی کا نتیجہ ہوتی ہیں جسے ریوینج پورن کہا جاتا ہے۔[1]

کیس نمبر3:

سرگودھا میں وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) نے کارروائی کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کیا تھا، جو چند بچوں کو ناروے لے کر جا رہا تھا، یہ شخص چائلڈ پورنوگرافی میں ملوث تھا، یکم جنوری 2018 سے 20 جنوری 2018 تک بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے چند واقعات سامنے آچکے ہیں، جو کے قصور، سانگھڑ، مردان اور ٹنڈو آدم میں ہوئے، یہ وہ واقعات تھے جو اخبارات اور سوشل میڈیا کے توسط سے منظر عام پر آئے۔سانگھڑ میں 5 سال کے بچے کا گینگ ریپ کیا گیا، واقعے کے مبینہ ملزمان بھی گرفتار ہوئے، دوسرا واقعہ ٹنڈو آدم میں پیش آیا، جہاں ایک بچی کا ریپ ہوا، واقعے کا مقدمہ درج ہونے کے بعد ایک ملزم اور ملزمہ کو گرفتار کیا گیا، تیسرا واقعہ قصور میں 6 سالہ بچی کے ساتھ پیش آیا، جس کو ریپ کے بعد قتل کر دیا گیا۔ جب کہ مردان میں بھی بچی ریپ کے بعد قتل ہوئی۔کسی بھی قسم کی جنسی زیادتی کے حوالے سے بچے مجرموں کا ایک آسان شکار ہوتے ہیں، پاکستان میں ہر سال بچوں کے ریپ، اور ریپ کے بعد قتل کے واقعات سامنے آتے ہیں۔پاکستان میں ریپ کا شکار ہونے والے زیادہ تر بچوں کی عمر اوسطاً 5 سے 11 سال ہوتی ہے۔[2]

سزا:

ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ نے کارروائی کرتے ہوئے چائلڈ پورنوگرافی کے ملزم کو سیالکوٹ سے گرفتار کر لیا۔ملزم کی اطلاع اٹلی نے انٹرپول کے ذریعے پاکستان کو دی تھی۔ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے محمد اقبال نے بتایا کہ ملزم ظہیر بچوں کی نازیبا فلمیں اور تصاویر ڈارک ویب اور سوشل میڈیا پر فراہم کرتا تھا اور پورنوگرافی کے انٹرنیشنل نیٹ ورک سے رابطے میں تھا۔انہوں نے بتایا کہ ملزم کی اطلاع انٹرپول نے دی جس کی مدد سے ملزم کا سراغ لگا کر اسے سیالکوٹ کے ایک گاؤں سے گرفتار کیا گیا، ملزم سے لیپ ٹاپ اور موبائل فون قبضے میں لے لیا گیا جن سے درجنوں فحش ویڈیوز بھی برآمد ہوئیں۔ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ نے سیالکوٹ میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے چائلڈ پورنوگرافی میں ملوث ارسلان نامی ملزم کو گرفتار کر لیا۔وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کے مطابق انٹرپول نے ملزم سے متعلق معلومات پاکستان کو دی تھیں، ملزم امریکا سے آپریٹ کرنیوالے ایک انٹرنیشنل گروہ کیساتھ رابطے میں تھا۔[3]

---

[1] ایضاً

[2] پاکستان میں ہر روز نو بچے جنسی زیادتی کا شکار ہوتے ہیں (رپورٹ)
https://www.bbc.com/urdu/Pakistan , Retrieved at 25 July 2021, 9:00 pm

[3] شاہد مسعود کے پروگرام پر تین ماہ کی پابندی
https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 21 July 2021, 11:00 pm

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیس نمبر 4:

بچوں سے بد فعلی کے دوران ویڈیو بنا کر بلیک میل کرنے والا ملزم گرفتار۔ خانیوال میں بچوں سے بد فعلی کر کے ویڈیو بنا کر بلیک میل کرنے والے مرکزی ملزم کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ جودھ پور کے رہائشی تین ملزمان علی رضا، شہروز اور راشد بچوں سے بد فعلی کے دوران ویڈیو بنا کر بلیک میل کرتے تھے۔ معصوم بچے محمد حمزہ کو تینوں ملزمان ورغلا کر ملزم علی رضا کے گھر لے گئے۔ خالی گھر میں معصوم بچے سے زیادتی کرنے کی کوشش کرتے رہے اور بلیک میل کرتے رہے۔ تینوں ملزمان درجنوں معصوم بچوں کے ساتھ بد فعلی کر کے ویڈیو بنا کر بلیک میل کرتے رہے ہیں۔[1]

سزا:

پولیس نے ڈی پی او خانیوال عمر سعید ملک کے نوٹس کے بعد مرکزی ملزم علی رضا کو گرفتار کیا۔ پولیس نے ملزم کو اپنی حراست میں لیکر لیپ ٹاپ اور ویڈیو بنانے والے موبائل بھی بر آمد کر لیا ہے۔ ملزم کی گرفتاری کے بعد لیپ ٹاپ سے درجنوں بچوں کے ساتھ بد فعلی کی ویڈیوز بھی ریکور کر لی گئیں ہیں۔ ایف آئی اے کے مطابق عالمی گروہ کم عمر بچوں کی فحش ویڈیوز فروخت کرتا ہے۔ ملزم سے فحش ویڈیو اور تصاویر کی صورت میں 225 جی بی ڈیٹا بر آمد ہوا ہے۔ انٹر پول سے ملنے والی معلومات کی روشنی میں ملزم سے تحقیقات کی جارہی ہیں۔

کیس نمبر 5:

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) چند ماہ پہلے قصور میں چھ سالہ زینب کے اغوا اور جنسی درندگی کے بعد قتل کی ہنگامہ خیز میڈیا کوریج کے عین درمیان جب ایک معروف ٹی وی اینکر کا پاکستان میں انٹرنیشنل چائلڈ پورن گینگ سے متعلق بیان سامنے آیا تو پورے ملک میں سراسیمگی پھیل گئی۔ بعد میں سپریم کورٹ کے حکم پر ہونے والی تفتیش میں یہ بیان جھوٹ ثابت ہوا تو لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ تاہم جمعرات کو پاکستان میں پریونشن آف الیکٹرانک کرائم ایکٹ کے تحت ہونے والے پہلے اور تاریخی فیصلے نے بین الاقوامی چائلڈ پورن گینگ کے وجود سے متعلق خبروں پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے

سزا:

لاہور میں سائبر کرائمز سے متعلق ایک مقامی عدالت نے گزشتہ سال اپریل میں بچوں کی جنسی وڈیوز اور تصاویر کے مکروہ دھندے میں ملوث ہونے کے الزام میں سرگودھا سے گرفتار ہونے والے ملزم سعادت امین عرف انکل منٹو کو سات سال قید اور 12 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں ملزم کو ایک سال مزید قید کاٹنا ہو گی۔ اپنے فیصلے میں جج محمد عامر بیٹو نے چائلڈ پورن کے دھندے کو ایک ایسا مکروہ فعل قرار دیا جس سے معاشرے پر سنگین اثرات مرتب ہوئے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ انھوں نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ

---

[1] شاہد مسعود کے پروگرام پر تین ماہ کی پابندی
https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 21 July 2021, 11:00 pm

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورنوگرافک مواد کو حاصل کرنے کے دوران بچوں کو ناقابلِ تصور درندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔استغاثہ کے مطابق ملزم سعادت امین نے نومبر 2016 میں دس سے بارہ سال کی عمر کے بچوں کی عریاں تصاویر بنا کر ناروے میں رہنے والے سویڈش شہری کے ہاتھ فروخت کی تھی۔انھیں ناروے کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے طرف سے ملنے والی معلومات کی بنیاد پر سرگودھا سے گرفتار کیا گیا تھا۔گرفتاری کے وقت اس کے قبضے سے بچوں کی 65 ہزار عریاں وڈیوز اور تصاویر برآمد ہوئی تھی۔بعد میں تفتیش کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ جین لنڈسٹروم نامی شخص سعادت امین کے واحد انٹرنیشنل کلائنٹ نہیں تھے بلکہ وہ اس سے پہلے اٹلی، امریکہ اور برطانیہ میں موجود اپنے گاہکوں کو چائلڈ پورن سپلائی کرتے رہے ہیں۔اس کے بدلے سعادت امین کو بیرون ممالک سے ویسٹرن یونین اور منی گرام کے ذریعے ڈالروں میں بھاری رقوم کی ادائیگی کی گئی۔ تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ انھیں بیرونِ ملک اپنے گاہکوں سے 138 ٹرانزیکشنز کے ذریعے 23 ہزار ڈالر سے زائد کی ادائیگی کی گئی۔انگلینڈ کے شمال مشرقی قصبے سکنتھارپ کے ایک رہائشی کی طرف سے سعادت امین کو 78 مرتبہ رقوم بھیجی گئیں جس کی بنیاد پر انھیں سعادت امین کا سب سے بڑا گاہک بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔[1]

برطانوی پولیس کے مطابق سعادت امین کے وہ مبینہ گاہک 28 جنوری 2012 کو اپنی کار ایک ویران جگہ پر پارک کرنے کے بعد روپوش ہو گئے تھے اور تمام تر کوششوں کے باوجود ان کے روپوشی کا معمہ حل نہیں ہو سکا ہے۔سعادت امین کو بیرونِ ملک اپنے گاہکوں سے 138 ٹرانزیکشنز کے ذریعے 23 ہزار ڈالر سے زائد کی ادائیگی کی گئی۔مقدمے کی تفتیش کرنے والی ٹیم کے رکن اور ایف آئی اے کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آصف اقبال نے اس فیصلے کو تاریخی قرار دیا ہے کیونکہ ان کے مطابق 2016 میں پریونشن آف الیکٹرانک کرائم ایکٹ کے تحت چائلڈ پورنوگرافی پر یہ پہلا فیصلہ ہے۔انھوں نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ ملزم سعادت امین کو اس ایکٹ کے تحت ممکنہ طور پر طویل ترین سزا دی گئی ہے۔انھوں نے کہا کہ اسے مقدمے کو ناروے کے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے ملنے والی معلومات کی بنیاد پر شروع کیا گیا تھا لیکن وہاں پر چلنے والا مقدمہ ابھی تک ٹرائل کے مختلف مدارج طے کر رہا ہے جبکہ یہاں پر ملزم کو سزا بھی سنائی جاچکی ہے۔[2]

پورنوگرافی کے واقعات کی وجوہات:

ریوینج پورن کی تشریح کے مطابق وہ عریاں تصاویر یا ویڈیوز جو پارٹنرز یا دوستوں نے اپنی رضامندی سے بنوائیں لیکن بعد میں کسی ایک کی مرضی یا معلومات کے بغیر شیئر کر دی گئیں۔ایف آئی اے کے افسر اکبر محسود کے مطابق 'سب کچھ' شکایت کرنے والوں کی مرضی سے ہوتا ہے اور جب دوستی خراب ہو جائے، 'بریک اپ' ہو جائے یا کسی اور سے تعلقات قائم ہو جائیں تو بلیک میلنگ کا عنصر آجاتا ہے جس کی وجہ سے پھر یہ ایشو بن جاتا ہے۔ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن کی سربراہ نگہت داد اس عمل کو ریوینج پورن قرار دینے پر اعتراض کرتی ہیں۔وہ اسے 'نان کنسینسوئل انٹیمیٹ امیج' قرار دیتی ہیں یعنی رضامندی کے بغیر

[1] روزنامہ دھرتی (27 جون 2021

[2] روزنامہ دھرتی 27 جون 2021

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کی تصاویر یا ویڈیوز کو پھیلا دینا۔ ان کے مطابق ظاہر سی بات ہے کہ یہ اسی نتیجے میں ہوتا ہے جب دو فریقین میں بریک اپ ہو جائے یا شادی نہیں ہو پاتی یا دوستی نہ ہو سکے تو پھر وہ انتقام لیتے ہیں۔[1]

اس سے قبل رضامندی کے ساتھ تصاویر شیئر کرتے ہیں لیکن جب بریک اپ ہو جاتا ہے تو رضامندی وہیں ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد اگر کوئی یہ پھیلاتا ہے تو پھر وہ ایک جرم ہے۔ اس کے علاوہ اگر فوٹو شاپ تصاویر جس میں شکل ایک کی اور جسم کسی اور کا لگا دیں اور فیس بک یا کہیں اور اپ لوڈ کر دیں تو یہ بھی انتقامی کارروائی ہے۔'بچوں کو موبائل فون اور سوشل میڈیا سے دور رکھیں۔ کراچی میں چائلڈ پورنوگرافی کا واقعہ پہلا نہیں اس سے قبل جھنگ اور گجرات میں بھی ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی تک رسائی تو ہے لیکن شعور اور آگاہی نہیں، اب چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی پتہ ہے کہ وہ کس طرح اپنی پروفائل بنا سکتے ہیں، یہ بچے بڑوں سے زیادہ ذہین ہیں۔ وہ متبادل راستے نکال لیتے ہیں۔ والدین کے پاس ڈیوائسز تو ہیں لیکن انھیں معلوم نہیں کہ اسے کیسے چلانا ہے اور سوشل میڈیا پر پروفائل کیسے بنانی ہے؟ پرائیوسی سیٹنگ کیا ہے؟ اس کے برعکس بچے زیادہ معلومات رکھتے ہیں۔ جو مافیا اور غلط قسم کے لوگ بچوں کو بہلا پھسلا کر نہ صرف چائلڈ پورنوگرافی اور غلط تصاویر لیتے ہیں، بچوں سے یہ بھی اگلواتے ہیں کہ وہ کہاں رہتے ہیں، ماں باپ گھر میں موجود ہیں یا نہیں اور اس قسم کی معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ والدین بچوں کی نگرانی کریں جسے 'پیرنٹل کنٹرول' کہتے ہیں۔[2]

خلاصہ یہ ہے کہ بچوں پر جنسی تشدد اور چائلڈ پرونوگرافی ایک شیطانی دھندہ ہے۔ جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی وجہ سے چائلڈ پرونوگرافی کا کاروبار پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے افراد اس برائی میں مبتلا ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس جرم کی وجہ افراد کے نفسیاتی مسائل ہیں جب کہ ترقی پذیر ممالک میں افراد کی غربت اور نفسیاتی طور پر بیماری اس کا سبب بنتے ہیں۔ اسلامی ممالک میں اس جرم کی شرح میں اضافہ کی وجوہات میں دین سے دوری، غربت اور بے روزگاری ہیں۔ عصر حاضر میں اسلامی معاشرے میں بچوں کے ساتھ بدفعلی کے واقعات عام ہیں۔ مجرم کو کیف کردار تک نہیں پہنچایا جا رہا۔ قوانین موجود ہیں لیکن ان کا عملی نفاذ نہیں ہو رہا۔

---

[1] ذکی خان، جاوید اختر، پورنوگرافی اور انٹرنیٹ، ص25

[2] ذکی خان، جاوید اختر، پورنوگرافی اور انٹرنیٹ، ص27

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

تعلیمی اداروں میں ہونے والی جنسی زیادتیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی اداروں میں ہونے والی جنسی زیادتیاں

ہمارا نظام تعلیم زوال کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے۔ مرد اساتذہ کی طرف سے گریڈز اور نمبروں کے نام پر طالبات کا استحصال ایک کھلی حقیقت ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً مختلف فورمز پر ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ تر واقعات پر طالبات بیچاری خاموشی میں عافیت سمجھتی ہیں۔ اگر کوئی اظہار کی جرأت کر بیٹھے تو ایسے میں موردِ الزام شکایت کنندگان ہی کو ٹھہرایا جاتا ہے یا پھر کمیٹیاں بنا کر معاملہ فائلوں کی نذر کر دیا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ کوئی فرضی سی کارروائی کر کے متاثرہ فریق کا منہ بند کر دیا جاتا ہے۔ مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے اساتذہ اور منتظمین کڑے وقت میں ایک دوسرے کے خوب کام آتے ہیں۔ بھلا اس طرح کے جرائم پورے اعتماد و تیقّن کے ساتھ باہمی گٹھ جوڑ کے بغیر کیوں کر رُونما ہو سکتے ہیں؟ دیکھا جائے تو معاشروں کو بنانے اور سنوارنے میں اہم ترین کردار استاد کا ہوتا ہے۔ ہماری مشرقی روایت میں اساتذہ کرام انتہائی معتبر مقام کے حامل تھے۔ لیکن آج کے اس مشینی دور نے جہاں اور بہت سی روایات کا جنازہ نکالا ہے، وہیں اساتذہ کا کردار بھی اب پہلے جیسا نہیں رہا۔ استاد کا کام اپنے طالب علموں کو نصابی علم مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی تربیت فراہم کرنا بھی ہے۔ بچوں کی شخصیت کی تکمیل کرنا، زندگانی کے رموز و غوامض سے آگاہ کرنا اور مستقبل کے دبیز پردوں میں لپٹے ہوئے تلخ حقائق آشکار کر کے ان سے نبرد آزما ہونے کا گُر سکھانا ایک استاد کے بنیادی فرائض میں سے ہے۔ ایک کمرۂ جماعت میں مختلف پس منظر رکھنے والے بچے ہوتے ہیں جن کے معاشی اور خاندانی پسِ منظر میں خاصا تفاوت ہو سکتا ہے۔ اچھا اُستاد جہاں طالب علموں کو زندگی کے بڑے خوابوں سے آشنا کرتا ہے وہیں ان میں عمل کا صور بھی پھونکتا ہے۔ وہ عزمِ بلند ہمت کی تلقین کرتا ہے اور سوزِ جگر آور سے شناسائی بخشتا ہے۔ یہ باتیں تو خیر اب قصہ پارینہ ہیں اور معدودے چند بڑے بوڑھوں کے احساسات کا حصہ ہیں۔ بھلا جہاں ذہن سازی کرنے والے ہی بیمار ذہنیت کے حامل ہوں، وہاں سے کیا خیر برآمد ہو گی؟ ذیل میں اساتذہ کی طرف سے جنسی واقعات کے چند گھناؤنے واقعات شواہد کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ حجت اتمام ہو سکے:

کیس نمبر 1:

مانسہرہ میں مدرسے کے بچے سے جنسی زیادتی 24 جنوری 2020 پولیس کے مطابق میڈیکل رپورٹ میں مانسہرہ کے قاری شمس الدین کے جرم میں ملوث ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ خیبر پختونخوا کے ضلع مانسہرہ کے مدرسے میں بچے کے ساتھ زیادتی کے مرکزی ملزم کا ڈی این اے لیبارٹری رپورٹ میں میچ کر گیا ہے۔ یہ میڈیکل ٹیسٹ خیبر میڈیکل یونیورسٹی سے کرایا گیا ہے جس میں بچے کے ساتھ جنسی زیادتی کی تصدیق ہوئی ہے۔ مانسہرہ سے تعلق رکھنے والے اس دس سالہ بچے کو ایبٹ آباد کے ایوب میڈیکل کمپلیکس میں لایا گیا تھا۔ جس کے جسم اور چہرے پر تشدد کے نشانات واضح نظر آ رہے تھے۔ اس بچے کے رشتہ داروں نے الزام لگایا تھا کہ مانسہرہ کے مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن میں ایک استاد قاری شمس الدین نے بچے کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا اور پھر بچے کے چلانے اور شور کرنے پر اس پر تشدد کیا گیا جس سے بچے کی آنکھیں سرخ اور جسم پر زخم کے نشان پائے گئے تھے۔ دس سالہ بچے کو مدرسہ تعلیم القرآن میں دینی تعلیم کے لیے داخل کیا گیا تھا جبکہ بچے کے والد کوہستان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقیم تھے۔ڈی پی او مانسہرہ صادق بلوچ اور ایس پی انویسٹیگیشن محمد عارف جاوید نے بیان میں کہا ہے کہ اس کیس کی حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مقدمے کی سماعت ماڈل کورٹ مانسہرہ میں کرانے کی سفارش کی جائے گی۔مانسہرہ میں بچے سے زیادتی کے بعد پولیس جب قاری شمس الدین کی گرفتاری کے لیے چھاپے مار رہی تھی تو جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا کفایت اللہ نے انھیں پولیس کے حوالے کیا تھا۔[1]

جنسی زیادتی کا شکار بچے کے رشتہ داروں نے بتایا تھا کہ مقامی سطح پر ان پر یہ دباؤ بڑھ رہا ہے کہ اس واقعے سے مدارس اور علماء کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔اس واقعے کے بعد علاقے میں مختلف افواہیں اڑنے لگیں۔کچھ کے مطابق 'بچے کو جنسی زیادتی کا نشانہ مدرسے کے ایک طالبعلم نے بنایا' تھا جبکہ یہ بھی کہا جا رہا ہے 'بچہ مدرسے میں داخل ہوتے وقت بھی بیمار تھا جسے علاج کے لیے ہسپتال لے جایا گیا تھا۔ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد بچے نے عدالت کے سامنے بیان میں قاری شمس الدین کے بارے میں کہا تھا کہ انھوں نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی ہے۔

قانونی کارروائی:

پولیس کے مطابق میڈیکل رپورٹ میں مانسہرہ کے قاری شمس الدین کے جرم میں ملوث ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔مانسہرہ میں عدالت کے روبرو عینی شاہدین کے بیانات میں بھی کہا گیا تھا کہ اس جرم میں قاری شمس الدین ملوث تھے۔مانسہرہ کے ضلعی پولیس افسر صادق بلوچ کے مطابق تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور اب چالان کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔انھوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مقدمے میں شریک ملزمان پر بھی ملزم کی مدد کرنے، بچے کو حبس بے جا میں رکھنے اور شواہد کو چھپانے اور مٹانے کے الزامات عائد ہیں۔

کیس نمبر2:

بچے سے جنسی زیادتی کے الزام میں قاری گرفتار۔کراچی پولیس نے گلستانِ جوہر کے علاقے میں واقع مدرسے کے ایک قاری کو ایک طالبعلم سے مبینہ طور پر جنسی زیادتی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔14 سالہ طالبعلم سے جنسی زیادتی کا واقعہ اتوار کو پیش آیا تھا اور پولیس نے پیر کی صبح ملزم کو حراست میں لیا ہے۔[2]

قانونی کارروائی:

ایس ایچ او گلستان جوہر نے بی بی سی اردو کے ریاض سہیل کو بتایا کہ 14 سالہ طالبعلم نے اپنے والد سے شکایت کی تھی کہ قاری محمد سلیم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ بیٹے کی اس شکایت پر والد نے مدرسہ دارالعلوم کے قاری کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا۔

---

[1] عزیز اللہ خان، بی بی سی اردو ڈاٹ کام، (پشاور، 24 جنوری 2020)

[2] بی بی سی اردو، (کراچی، 15 جنوری 2018)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیس نمبر 3:

مظفر گڑھ میں اسکول ٹیچر نے 2 بچوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنا دیا ہے[1]۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی چیئر پرسن سارہ احمد کے مطابق مظفر گڑھ میں اسکول ٹیچر نے 2 بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی، درخواست پر مقدمہ درج کر کے پولیس نے اسکول ٹیچر کو گرفتار کر لیا ہے۔[2]

قانونی کارروائی:

سارہ احمد نے کہا کہ طلبہ سے زیادتی کے واقعے کی اطلاع ملنے پر ملتان بیورو کو متاثرہ بچوں کے خاندانوں سے فوری رابطہ کی ہدایت کی، زیادتی کا شکار بچوں کی عمریں 12 اور 15 سال ہے، بچوں اور ان کے خاندانوں کو مکمل انصاف فراہم کیا جائے گا، متاثرہ بچوں کو قانونی اور طبی معاونت فراہم کی جائے گی۔ دوسری جانب بورے والا میں ایک قاری نے 10 سالہ طلب علم کو سبق یاد نہ ہونے پر جسمانی تشدد کا نشانہ بناڈالا، پولیس نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی درخدرخواست پر مقدمہ درج کر کے قاری کو حراست میں لے لیا ہے۔ سارہ احمد کا کہنا ہے کہ:

"تشدد کے شکار بچے کو مکمل انصاف فراہم کیا جائے گا اور اسے قانونی اور طبی معاونت فراہم کی جائے گی"[3]

کیس نمبر 4:

قصور کے قریبی علاقے سرائے مغل میں سکول میں کام کرنے والے مزدور نے 11 سالہ بچی کو جنسی زیادتی کا نشانہ بناڈالا اور موقع سے فرار ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق سرائے مغل میں سکول میں مزدوری کرنے والے شخص نے گیارہ سالہ بچی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور خون میں لت پت چھوڑ کر موقع سے فرار ہو گیا۔

قانونی کارروائی:

پولیس کا کہنا ہے کہ عینی شاہدین اور بچی کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ ملزم سکول میں مزدوری کرتا ہے، اس کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں، جبکہ بچی کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے جہاں اسے طبی امداد فراہم کی جارہی ہے اور اس کا میڈیکل بھی کروایا جائے گا۔

کیس نمبر 5:

لاہور میں پولیس نے ایک دینی مدرسے کے استاد اور سابق مہتمم کے خلاف ایک طالب علم کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ملزم لاہور کے مدرسے جامعہ منظور الاسلامیہ میں معلم تھے اور ان پر ریپ کا الزام عائد

---

[1] روزنامہ نوائے جنگ، (لاہور، 15 جون، 2021ء)

[2] ایکسپریس نیوز، (لاہور، 15 جون 2021)

[3] ایکسپریس نیوز (نگل 15 جون 2021)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے طالب علم اسی مدرسے میں زیرِ تعلیم تھے۔ تھانے میں درج مقدمے میں طالب علم نے دعوٰی کیا ہے کہ ملزم 'گذشتہ کچھ عرصہ سے انھیں بلیک میل کر کے مسلسل جنسی زیادتی کا نشانہ بناتا رہا ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ مدرسے کی انتظامیہ کے سامنے ملزم کی شکایت کرنے کے بعد ثبوت کے طور پر انھیں ویڈیوز بنانی پڑی تھیں۔[1]

قانونی کارروائی:

ان ویڈیوز کے سامنے آنے کے بعد پاکستان میں سوشل میڈیا کی ویب سائٹس پر لوگوں کی طرف سے شدید ردِ عمل دیکھنے میں آیا جس میں زیادہ تر لوگ ملزم کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ویڈیوز سامنے آنے کے بعد پولیس ملزم سے پوچھ تاچھ کرنے کے لیے ان کے مدرسے پر گئی تھی تاہم وہ اس سے قبل مدرسہ چھوڑ کر جا چکے تھے۔[2]

مدرسہ انتظامیہ نے پولیس کو بتایا کہ 'محلے کے چند افراد کی جانب سے ان ویڈیوز کی طرف توجہ مبذول کروانے پر مدرسہ انتظامیہ نے ملزم کو نوکری سے فارغ کر دیا تھا۔' اس کے بعد وہ مدرسہ چھوڑ کر جا چکے تھے۔ پولیس کو درج کروائی گئی شکایت میں طالب علم نے یہ الزام بھی عائد کیا ہے کہ یہ واقعہ منظرِ عام پر لانے کے بعد انھیں ملزم کے بیٹوں کی جانب سے جان سے مارنے کی دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں۔ اُنھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے بیٹوں نے چند نامعلوم افراد کے ساتھ ان کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ان کا تعاقب بھی کیا تھا۔

سوشل میڈیا ہی پر جاری ہونے والے ایک بیان میں ملزم کی طرف سے چند متضاد بیانات سامنے آئے تھے۔ ایک بیان میں ان کا دعوٰی تھا کہ اُنھیں 'کوئی نشہ آور چیز دے کر یہ ویڈیوز بنائی گئی تھیں اور وہ جو حرکات کر رہے تھے وہ نشہ آور شے کے زیرِ اثر کر رہے تھے۔' ساتھ ہی ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ ویڈیو چند برس پرانی ہے۔ تاہم انھوں نے پولیس کے سامنے پیش ہو کر تاحال کوئی بیان نہیں دیا۔ پولیس تاحال انھیں گرفتار نہیں کر پائی ہے۔ لاہور کے نارتھ کینٹ پولیس سٹیشن میں جمعرات کے روز اس وقت مقدمہ درج کیا گیا جب حال ہی میں سوشل میڈیا پر چند ویڈیوز سامنے آئیں جن میں ملزم کو ایک طالب علم کا ریپ کرتے ہوئے دیکھا گیا۔[3]

کیس نمبر 6:

ظفروال میں مدرسے کے قاری نے 13 سالہ لڑکے کو زیادتی کا نشانہ بنا دیا، علاقے کے لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ میڈیکل رپورٹ میں بھی زیادتی کی تصدیق ہوگئی. درندگی کا واقعہ نواحی گاوں وڈھالہ میں پیش آیا، تیرہ سالہ لڑکے کو رات گیارہ بجے قاری نے مدرسے میں بلایا اور زیادتی کا نشانہ بنا دیا۔

---

[1] عمر دراز، بی بی سی اردو (لاہور 17 جون 2021)

[2] ایضاً

[3] ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانونی کارروائی:

واقعے کے بعد مشتعل لوگوں نے قاری کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ ابتدائی میڈیکل رپورٹ میں بھی بچے سے زیادتی کی تصدیق ہو گئی، متاثرہ بچے کے والدین نے قاری کے خلاف قرار واقعی سزا کا مطالبہ کر دیا۔[1]

مانسہرہ میں پیش آنے والے اس جنسی زیادتی کے ملزمان میں سے ایک مقامی مدرسے کا معلم قاری نصیر بھی شامل ہے جو کہ پولیس کے مطابق مرکزی ملزم ہے۔ پاکستان کے شمال مغرب میں پولیس نے کالج کی طالبہ سے جنسی زیادتی کے ملزمان کا چار روزہ ریمانڈ حاصل کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ مانسہرہ میں پیش آنے والے اس جنسی زیادتی کے واقع کے ملزمان میں سے ایک مقامی مدرسے کا معلم قاری نصیر بھی شامل ہے جو کہ پولیس کے مطابق مرکزی ملزم ہے۔ اس واقعے کی تفتیش کرنے والے ایک پولیس افسر ذوالفقار جدون نے بدھ کو وائس آف امریکہ کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ زیادتی کا نشانہ بننے والی طالبہ سیکنڈ ایئر کا امتحانی پرچہ دے کر کالج سے گھر کے لیے نکلی تو اس کی ایک سہیلی نے اسے اپنے منگیتر کے ہمراہ گاڑی میں گھر تک لے جانے کی پیشکش کی۔[2]

انھوں نے بتایا کہ گاڑی میں پہلے ہی سے تین نوجوان سوار تھے جنہوں نے راستے میں طالبہ کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ ذوالفقار جدون کا کہنا تھا کہ متاثرہ لڑکی کی سہیلی کی قاری نصیر سے واقفیت تھی اور وہ اس سے قبل بھی مختلف لڑکیوں کو مدرسے کے معلم سے ملوا چکی تھی۔ "لڑکی کو ہم نے جیل بھجوا دیا ہے باقی تینوں ملزمان کی ہمیں کسٹڈی مل گئی ہے، قاری نصیر اور اس کے ساتھی ملزم فیضان سے مختلف موبائل فون کمپنیوں کی 20 سے زائد سمز بھی برآمد ہوئی ہیں۔ تمام شواہد موجود ہیں، لڑکی کی میڈیکل رپورٹ سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ زیادتی ہوئی ہے۔" یہ واقعہ پیر کو پیش آیا تھا اور اس کے بعد مقامی ذرائع ابلاغ میں ملزمان کو ٹی وی پر اعتراف جرم کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا لیکن بعض اطلاعات کے مطابق مرکزی ملزم اپنے بیان سے منحرف ہو رہا ہے۔[3]

کیس نمبر 7:

اٹک کے علاقہ فورملی میں مدرسے کے استاد نے اپنے 10 سالہ شاگرد کو جنسی زیادتی کا نشانہ بناڈالا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے قاری کو گرفتار کر لیا ہے۔ اٹک سے سماء کے نمائندی فاروق بخاری کے مطابق واقعہ ضلع اٹک کی تحصیل حضرو کے علاقہ فورملی میں پیش آیا ہے۔ متاثرہ بچے کی والدہ نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے میرا بیٹا اسکول میں تیسری جماعت کا طالب علم ہے اور اسکول کے بعد محلے کی مسجد کی دوسری منزل پر قائم مدرسے میں قرآن پڑھنے جاتا ہے۔ گزشتہ روز بچہ مدرسے میں پڑھنے گیا اور واپس روتے ہوئے آگیا۔ جب بچے سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ قاری تنویر نے اس کے ساتھ بدفعلی کی ہے۔ بچے کی شکایت پر جب والدہ مسجد پہنچی تو قاری تنویر نے پہلے انہیں ڈرایا دھمکایا اور بعد ازاں منت سماجت کر کے خاموش رہنے کی

---

[1] دنیا نیوز (12 جولائی 2019)

[2] ایضاً

[3] سماء نیوز (مئی 14، 2014)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درخواست کرنے لگا۔ بچے کی تکلیف کو دیکھ کر جب والدہ اس کو لے کر اسپتال گئی تو ڈاکٹر نے ٹیسٹ کرنے کے بعد بچے کے ساتھ زیادتی کی تصدیق کر دی۔

قانونی کارروائی:

پولیس نے میڈیکل رپورٹ کی بنیاد پر قاری تنویر کو گرفتار کر کے بچے کی والدہ کی مدعیت میں مقدمہ درج کر لیا ہے جس میں زیادتی، غیر فطری جنسی تعلق اور اغوا برائے بدفعلی کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔[1]

کیس نمبر8:

بچوں کا ریپ کرنے اور ویڈیو بنانے کے الزام میں استاد گرفتار۔[2]

پاکستان کے صوبہ سندھ کے ضلع خیرپور میں ایک شخص نے ٹھری میرواہ تھانے میں مقدمہ درج کرایا ہے جس میں انھوں نے ایک ریٹائرڈ استاد پر اپنے بیٹے کا ریپ کرنے، ویڈیو بنانے اور بلیک میل کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

قانونی کارروائی:

سندھ پولیس کے مطابق پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔ ایف آئی آر میں بتایا گیا ہے کہ مدعی کا بیٹا چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے اور کورونا کی وبا کی وجہ سے سکول بند ہونے کے باعث وہ پڑوس کے دیگر بچوں کے ساتھ مذکورہ استاد کے پاس ٹیوشن پڑھنے جاتا تھا۔ واضح رہے کہ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر بہت سے صارف اس حوالے سے اپنے غم وغصے کا اظہار کر رہے ہیں اور اس ٹیچر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پولیس کا الزام ہے کہ ریٹائرڈ استاد طالب علموں سے جنسی زیادتی کے دوران ویڈیوز بھی بناتا تھا، جس کے خلاف پولیس اس وقت تک دو مقدمات دائر کر چکی ہے۔ ٹھری میرواہ تھانے میں درج مقدمے میں مدعی نے بتایا ہے کہ 13 جولائی کو معمول کے مطابق ان کا بیٹا پڑوس کے دیگر بچوں کے ساتھ ٹیوشن پڑھنے گیا لیکن واپس نہیں آیا جس کے بعد وہ اس کی تلاش میں نکلے۔

ایف آئی آر کے مطابق جب وہ استاد کی بیٹھک کے قریب پہنچے تو انھیں اپنے بیٹے کی چیخوں کی آواز سنائی دی اور جب انھوں نے دھکا دے کر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ استاد ان کے بیٹے کو برہنہ کر کے ریپ کر رہا تھا اور انھیں دیکھ کر فرار ہو گیا۔ مدعی کے مطابق انھوں نے بیٹے کو کپڑے پہنائے اور اس نے بتایا کہ استاد نے دیگر بچوں کو چھٹی دے دی اور کہا کہ تمھیں میں الگ سے سمجھاتا ہوں اور اس کے بعد برہنہ کر کے ریپ کیا۔

کیس نمبر9:

طلبہ سے زیادتی کا ملزم ٹیچر ریمانڈ پر پولیس کے حوالے۔ سندھ کے شہر خیرپور میں کمسن طالب علموں کو جنسی زیادتی کا نشانہ

---

[1] اقرار الحسن، سرعام، ار آر وائی نیوز (لاہور، 2 نومبر 2018)

[2] ریاض سہیل، بی بی سی اردو ڈاٹ کام، (کراچی 17 جولائی 2020)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے والے استاد سارنگ شر کو انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔[1]

قانونی کارروائی:

خیر پور کی انسدادِ دہشت گردی کی عدالت نے ایک بچے سے زیادتی کیس میں ملزم کو 2 روزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں دے دیا۔ عدالت نے پولیس کو دوسرے زیادتی کیس میں ملزم کو پیر کے روز دوبارہ پیش کرنے کا حکم بھی دے دیا۔ پولیس کی جانب سے عدالت سے ملزم کے 14 روزہ جسمانی ریمانڈ کی استدعا کی گئی تھی۔ ملزم کے خلاف اس کے 2 شاگردوں سے زیادتی کرنے کے 2 مقدمات درج ہیں۔ پولیس کے مطابق زیادتی کی فوٹیج وائرل ہونے کے بعد ملزم کے خلاف مقدمات درج ہوئے تھے، ملزم کو پولیس نے گزشتہ روز رانی پور سے گرفتار کیا تھا۔[2]

کیس نمبر 10:

انسانیت کا درس دینے والے مسیحا نے درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسری جماعت کی طالبہ کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناڈالا۔ پولیس نے واقعے میں ملوث ٹیچر کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس حکام کے مطابق قینچی امر سدھو کی رہائشی سات سالہ طالبہ گورنمنٹ ایلمنٹری اسکول مدینہ کالونی میں دوسری جماعت کی طالبہ ہے ٹیچر حبیب نے باقی بچوں کو چھٹی دے کر بچی کو اسکول میں ہی روک دیا اور اسے زیادتی کا نشانہ بنایا واقعے کے بعد بچی کا میڈیکل چیک اپ کرایا گیا جس میں زیادتی کی تصدیق ہوگئی بچی کے ساتھ ہونے والے جنسی درندگی پر اہل محلہ نے سخت احتجاج کیا۔ اور فوری طور پر واقعے میں ملوث ٹیچر کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔[3]

قانونی کارروائی:

پولیس نے مقدمہ درج کرتے ہوئے اسکول ٹیچر کو گرفتار کر لیا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ اسکول ہیڈ ماسٹر کو غلط بیانی کرنے پر حراست میں لے لیا اسکول ہیڈ ماسٹر نے بچی کی اسکول میں موجودگی سے انکار کیا تھا۔ متاثرہ بچی کے والد نے الزام عائد کیا ہے کہ اسکول میں بچیوں کو مرد جبکہ بچوں کو خواتین ٹیچر زپڑھاتے ہیں کئی بار انتظامیہ کو شکایت کی گئی مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی بچی کے والد نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزم کو سخت سزا دی جائے۔ سکول ٹیچر جنسی بلا بن گیا۔[4]

کیس نمبر 11:

ننکانہ صاحب (ڈسٹرکٹ رپورٹر) دو مختلف واقعات میں سکول ٹیچر سمیت دو درندہ صفت افراد نے تین کمسن بچیوں کو زبردستی اپنی شیطانی ہوس کا نشانہ بناڈالا۔ جن میں سے ایک کا تعلق منڈی فیض آباد سے تھا اور دو کا تعلق علاقہ بڑا گھر کے نواحی گاؤں

---

[1] روزنامہ نوائے جنگ، (لاہور، 15 جون، 2021ء)

[2] ایضاً

[3] ایضاً

[4] ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانپور سہواں سے تھا۔

قانونی کارروائی:

پولیس نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے گھناؤنے فعل میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ منڈی فیض آباد کے رہائشی ملزم افتخار احمد نے اپنے ہی گاؤں کی رہائشی چار سالہ کمسن بچی (ع) بی بی کو قریبی کھیتوں کے ٹیوب ویل پر لے جا کر اسے زبردستی اپنی شیطانی ہوس کا نشانہ بناڈالا، وقوعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈی اے س پی سرکل بڑاگھر عزیز اللہ، اے س ایچ او تھانہ فیض آباد سب انسپکٹر امجد ڈوگر اپنی ہمراہی ٹیم کے ہمراہ موقعہ پر پہنچے اس موقعہ پر ڈی ایس پی سرکل بڑاگھر نے اپنے زیر نگرانی سپیشل ریڈنگ ٹیم تشکیل دے کر ملزم افتخار عرف اصغر کو دو تین گھنٹوں کے اندر اندر ہی گرفتار کر لیا۔ جبکہ زیادتی کے دوسرے واقعہ میں تھانہ بڑاگھر کے گاؤں خانپور سہواں کی رہائشی مقبولاں بی بی کی نو سالہ بیٹی (ف) اور عبدالغفور کی دس سالہ بیٹی (س) ٹیوشن پڑھنے گاؤں کے رہائشی سکول ٹیچر عرفان کے گھر گئیں تو ملزم عرفان نے بچیوں کو کھیتوں میں لے جا کر زبردستی زیادتی کا نشانہ بناڈالا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈی اے س پی سرکل بڑاگھر عزیز اللہ اور اے س اے چ او تھانہ بڑاگھر انسپکٹر سجاد اکبر موقع پر پہنچ گئے جنہوں نے انتہائی کوشش کر کے سکول ٹیچر ملزم عرفان کو گرفتار کر لیا اس موقعہ پر ڈی پی او ننکانہ صاحب صاحبزادہ بلال عمر نے صحافیوں کو بتایا کہ پولیس نے وقوعہ جات کے بروقت مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے جن سے تفتیش کا عمل جاری ہے انہوں نے کہا کہ ملزمان کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے گی دریں اثناء ڈی پی او صاحبزادہ بلال عمر نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے اور ملزمان کو جلد گرفتار کرنے پر ڈی ایس پی سرکل بڑاگھر، ایس ایچ او تھانہ بڑاگھر اور اے س اے چ او تھانہ فیض آباد کو سرٹیفکیٹ اور نقد انعام سے بھی نوازا۔

کیس نمبر 12:

راجن پور کے علاقے میں اسکول ٹیچر کا 15 سالہ طالبہ کیساتھ ایسا اقدام کہ استاد اور شاگرد کے رشتے سے اعتبار ہی اٹھ گیا۔ راجن پور میں اسکول ٹیچر نے 15 سالہ لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بناڈالا۔ جامپور شہر کے رہائشی پرائمری اسکول ٹیچر راشد سومرو نے 15 سالہ لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بنایا، ملزم فرار۔ تفصیلات کے مطابق ضلع راجن پور کے علاقے جامپور میں ایک انتہائی افسوسناک واقع پیش آیا ہے جس میں ایک بدبخت معلم نے اپنے مصب و مرتبے کا بھی خیال نہ کیا اور اپنی بیٹی جیسی بچی کو بھی نہ بخشا۔

قانونی کارروائی:

خبر ایجنسی اے پی پی کے مطابق جامپور شہر کے رہائشی پرائمری اسکول ٹیچر راشد سومرو نے 15 سالہ لڑکی (م) کو جنسی زیادتی کا نشانہ بناڈالا اور فرار ہو گیا۔ ایجنسی نے بتایا کہ ایس ایچ او تھانہ سٹی جامپور محمد اختر حجبانی کا کہنا ہے کہ لڑکی کی والدہ کی مدعیت میں ملزم کیخلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ملزم کی تلاش کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔ اس سے قبل ایک اور افسوسناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ منظر عام آیا تھا جس سے انسانی عقل دنگ رہ گئی۔ درندگی کی انتہا اس واقعے میں مردہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے ساتھ زیادتی کا انکشاف ہوا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ایک شخص جس کی عمر 50 سال کے لگ بھگ بتائی گئی ہے وہ قبرستان میں دفنائی گئی خواتین کے ساتھ زیادتی کرتا تھا۔ مردہ خواتین کے ساتھ زیادتی کرنے والے گورکن کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔[1]

کیس نمبر 13:

چشتیاں ڈاہرانوالہ کے نواحی گاؤں چک نمبر 136 مراد میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول میں بچیوں کی نازیبا ویڈیوز بنانے کا معاملہ چند دن قبل منظر عام پر آیا تھا۔

قانونی کارروائی:

انکوائری کمیٹی میں جرم ثابت، 2 سکول ملازمین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا، ملزمان گرفتار۔ ضلعی انتظامیہ نے فوری نوٹس لیتے ہوئے درجہ چہارم کے سکول ملازمین سمیت ہیڈ سکول ٹیچر کو معطل کر دیا تھا، اور ڈپٹی کمشنر بہاولنگر شفقت اللہ مشتاق نے ڈی ایس پی سرکل چشتیاں، ڈپٹی ڈی او ایجوکیشن اور اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں پر مشتمل 3 رکنی انکوائری کمیٹی تشکیل دے کر رپورٹ طلب کی تھی، جس پر ملزمان پر جرم ثابت ہونے پر مقدمہ درج کرلیا گیا مقدمہ متاثرہ طالبہ کے والد کی مدعیت میں درج کیا گیا، مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی جانب سے بنائی گئی 3 رکنی کمیٹی کے فیصلے پر درج ہوا، سرکاری سکول کے دونوں اہلکار غیر اخلاقی ویڈیو بچی کو بھیجتے تھے، ملزمان نے طالبہ سے متعدد بار جنسی زیادتی کرنے کی بھی کوشش کی، سرکاری سکول کی ہیڈ مسٹریس کو متعدد بار آگاہ بھی کیا، مگر زکیہ ناہید نے اس غیر اخلاقی معاملے کو دبائے رکھا انکوائری کمیٹی نے درجہ چہارم کے سکول ملازمین سہیل ولد منور حسین سکنہ 8 فورڈواہ اور عدنان نواز ولد محمد نواز سکنہ 9 فورڈواہ کے خلاف جرم ثابت ہونے پر مقبول حسین ولد اللہ دیار کی مدعیت میں تھانہ ڈاہرانوالہ میں مقدمہ درج کرواکر ملزمان کو پابند سلاسل کر دیا ہے۔[2]

کیس نمبر 14:

پیر محل کے علاقہ میں مبینہ طور پر بچیوں کے ساتھ جنسی استحصال کرنے والے اساتذہ کا پردہ فاش، اقرار الحسن نے سکول ہی کے ٹیچر کی معاونت سے بہت سی بچیوں کو مزید درندگی سے بچالیا، کیا استاد کا یہ روپ معصوم بچیاں بھول پائیں گی۔ اے آر وائی نیوز کے معروف پروگرام سرعام کے میزبان اقرار الحسن اور ان کی ٹیم نے پیر محل کے سرکاری اسکول میں کمسن بچیوں کے ساتھ ہونے والے گھناؤنے فعل کا پردہ چاک کیا۔ جنسی استحصال جیسے قبیح جرم میں کوئی اور نہیں اسکول کے اساتذہ ہی ملوث تھے جو ننھی کلیوں کو ٹیسٹ اور امتحانات میں فیل کرنے کی دھمکی دیتے رہے اور ننھی بچیاں ان کے جنسی ہوس کا نشانہ بنتی رہیں. ٹیم سرعام کے مطابق جنسی زیادتی کا شکار ہونے والی بچیوں کی عمریں آٹھ سے بارہ سال کے درمیان ہیں، اساتذہ کے نام پر جنسی درندوں نے ایک دو نہیں بلکہ متعدد کم سن بچیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور یہ سلسلہ عرصہ دراز سے جاری تھا، یہ جنسی درندے سرکاری اسکول کے اسٹور روم کو اپنی جنسی ہوس پوری کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

---

[1] روزنامہ اوصاف (یکم مارچ 2020)

[2] نوائے وقت (29 اپریل، 2021)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانونی کارروائی:

اقرار الحسن کا کہنا تھا کہ:

"اس اسکول سے ملنے والی ویڈیوز اتنی قبیح ہے کہ انسانیت شرما جائے۔ ٹیم سرعام نے جب سرکاری پرائمری اسکول میں ننھی بچیوں کے ساتھ ہونے والے جنسی استحصال کے واقعات کا پردہ چاک کیا، تو گاؤں کے سادہ لوح افراد اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور ان وحشی درندوں کو تشدد کا نشانہ بناڈالا، ایک نوجوان نے تو ملزم کا چہرہ کالا کر ڈالا، اس موقع پر موجود پولیس نفری نے بمشکل ان درندوں کو مشتعل افراد کے نرغے سے نکال کر تھانے منتقل کیا۔ دوسری جانب وزیر ای ڈی او ایجوکیشن پیر محل نے اساتذہ کے روپ میں موجود ان وحشی درندوں کو نوکری سے برخاست کر دیا"[1]

کیس نمبر 15:

کراچی کے علاقے گلشن حدید میں کالج کی طالبہ کے ساتھ مبینہ طور پر اجتماعی زیادتی واقعہ سامنے آیا ہے۔ گلشن حدید پولیس سٹیشن میں درج ایف آئی آر کے مطابق محمد سلیمان نے پولیس کو بتایا کہ ان کی 16 سالہ بیٹی نو فروری کو ڈگری کالج گلشن حدید گئی تھی تاہم وقت پر نہیں لوٹی جس پر انہیں تشویش ہوئی اور اپنے طور پر معلوم کرنے کی کوشش کی۔ 10 فروری کو تھانہ ڈیفنس سے فون آیا کہ ان کی بیٹی نیم بے ہوشی کی حالت میں ملی ہے۔ وہ بیٹی کو گھر لے گئے طبعیت بہتر ہونے پر بیٹی نے بتایا کہ کالج سے واپسی پر گاڑی سواروں نے ان کو اغوا کیا جس کے بعد وہ بے ہوش ہوگئی۔ بعد ازاں اسے ایک گھر میں زیادتی نشانہ بنایا گیا اور حالت خراب ہونے پر ڈیفنس کے ہی علاقے میں کہیں چھوڑ دیا گیا۔

قانونی کارروائی:

مقدمے میں لڑکی کی نشاندہی پر نامزد دو ملزمان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کے میڈیکل کی رپورٹ آنے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی جب کہ گرفتار ملزمان میں عادل، فواد اور سمیع شامل ہیں۔ پولیس نے تفتیش کے لیے سینیئر پولیس افسران کی خصوصی ٹیم تشکیل دے دی اور یہ تفتیشی ٹیم روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ اعلیٰ حکام کو پیش کرے گی۔ ٹیم میں ڈی ایس پی بن قاسم اعظم بلوچ، ایس ایچ او اسٹیل ٹاون، ایس آئی او اسٹیل ٹاون شامل ہیں۔[2]

تعلیمی اداروں میں ہونے والی جنسی زیادتی کا تنقیدی جائزہ:

جنسی ہراسانی کا ارتکاب کوئی بھی کرے، کہیں بھی کرے، قطعی ناقابلِ برداشت ہے۔ یہ اگر کسی بازار یا چوک چوراہے میں ہو تو بھی جرم ہے لیکن وہاں تاویل یہ کی جاسکتی ہے کہ بازار اور چوراہے تو بدقماشوں اور اٹھائی گیروں کی آماجگاہیں ہیں، وہاں شرفاء کو خود اپنا دامن بچا کر نکل جانا چاہیے۔ اگرچہ یہ تاویل بھی نہایت بھونڈی اور بے وزن ہے تاہم وقتی طور پر تسلیم کر لیتے

---

[1] اے آر وائی نیوز (28 نومبر 2010)

[2] اُردو پوائنٹ (28 اپریل 2016)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ تعلیمی اداروں میں تو یہ جرم ہر نوعیت سے ایک سنگین ترین جرم ہے اور بدترین اثرات کا حامل ہے۔ یہ محض اخلاقی یانفسیاتی ہی نہیں بلکہ سماجی، قانونی اور قومی نوعیت کا جرم ہے۔ والدین اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کے لیے رُتجگے کرتے ہیں، اپنے ذہن کا رس نچوڑتے ہیں، بہت سی وقتی خوشیاں قربان کرتے ہیں، شخصی آسودگیاں اور راحتیں نچھاور کرتے ہیں، اپنی خواہشات سینوں میں دبائے رکھتے ہیں، صرف اس لیے کہ اولاد کا مستقبل خوب سے خوب تر ہوسکے۔ اگر تعلیمی ادارے ہی تعفّن اور گھٹن کا مرکز ہوں گے تو ہمارے مستقبل کی تاریکی واضح ہے۔ جس کے لیے ہمیں بہر صورت تیار رہنا چاہیے۔ ایک بچہ جسے فطرت نے ناز و نعم میں پالا ہو، جو باپ کے سینے کی ٹھنڈک اور ماں کے دل کی دھڑکن ہو، اگر اپنے ہی استاد کے ہاتھوں جنسی ہراسانی کا شکار ہوتا رہے تو اس کی افتادِ طبع پہ مرتّب ہونے والے اثرات اس کی پرواز میں کوتاہی کا یقینی سبب بنتے ہیں ۔حالانکہ اسلام نے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ بچیوں کے ساتھ زیادتی پر حد زنا جاری کی جائے گی جب کہ بچوں کے ساتھ زیادتی کرنے (لواطت) کو قبیح فعل کہا گیا ہے۔ اس جرم میں حد زنا کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔ لواطت میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم مبتلا تھی۔ قوم لوط عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے تھے۔[1] قوم لوط پر اس جرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش برسائی۔ حکم الٰہی ہے:

"فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ"[2]

"پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کو زیروزبر کر دیا اُوپر کا حصّہ نیچے کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

"ملعون من عمل عمل قوم لوط"[3]

"جو قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے"

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"إن اخوف ما اخاف علی امتي عمل قوم لوط"[4]

"مجھے اپنی اُمت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف جس چیز کا ہے وہ قوم لوط کے عمل یعنی اغلام بازی کا ہے"

جنسی ہراسانی کے نتیجے میں بچے کے مزاج میں ڈر، خوف، چڑچڑاپن اور عدم برداشت جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ محرومیاں اور مایوسیاں بڑھتی جاتی ہیں۔ اعلیٰ نصب العین اور حیات بخش جذبات کی امنگیں دم توڑنے لگتی ہیں۔ آرزوؤں کا لہو ہونے لگتا ہے اور امیدیں زنگ آلود ہو کے رہ جاتی ہیں۔

---

[1] الاعراف:80-81

[2] هود:82

[3] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی، السنن، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد اللوطی، رقم الحدیث:1456

[4] ابن ماجہ، السنن، کتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، رقم الحدیث:2563

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

شہری اور دیہی علاقوں میں ہونے والے جنسی جرائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہری اور دیہی علاقوں میں ہونے والے جنسی جرائم

شہری علاقوں میں ہونے والے واقعات:

پاکستان کے تمام شہروں کے جنسی واقعات:

ڈیلی پاکستان کی رپورٹ کے مطابق پنجاب میں ستمبر 2019 تک بچوں سے بداخلاقی کے کل 1024 مقدمات رجسٹر ہوئے، 1024 میں سے 856 مقدمات کی تفتیش مکمل کر کے چالان عدالت میں جمع کرائے جا چکے ہیں، لاہور میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک بچوں سے بداخلاقی کے 152 مقدمات رجسٹر ہوئے. پنجاب میں 905 بچے اور 411 بچیاں بداخلاقی کا نشانہ بنیں۔ ان میں سے 11 بچے اور 10 بچیوں کو بداخلاقی کے بعد قتل کر دیا گیا۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق ضلع لاہور میں 105 بچوں سے بداخلاقی 94 بچیوں سے بداخلاقی کے کیسز رپورٹ ہوئے۔ جبکہ 2 بچے اور 1 بچی کو قتل کر دیا گیا۔ گوجرانوالہ میں 72 بچوں سے بداخلاقی، 50 بچیوں سے بداخلاقی کے کیسز رپورٹ ہوئے، ایک بچی قتل ہوئی۔ فیصل آباد ریجن میں 60 بچوں سے بداخلاقی 15 بچیوں سے بداخلاقی کے کیسز رپورٹ ہوئے، جبکہ ایک بچی قتل ہوئی۔ ملتان ریجن میں 36 بچوں سے بداخلاقی اور 13 بچیوں کے ساتھ بداخلاقی کے کیسز رپورٹ ہوئے۔

بہاولپور ریجن میں 38 بچوں سے بداخلاقی 20 بچیوں کے ساتھ بداخلاقی کے واقعات ہوئے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق ایک ہزار انتالیس کیسز کو حل کر دیا گیا۔ جبکہ لاہور ضلع کے بچوں سے زیادتی کے کئی کیسز تا حال حل نہ ہو سکے۔ پولیس حکام کے مطابق زیادہ کیسز سامنے آنے والے علاقوں میں پولیس پیٹرولنگ بڑھا دی گئی۔ قصور اور چونیاں سمیت دیگر علاقوں میں ڈالفن فورس تعینات کی گئی ہے جس خوفناک تعداد میں بچوں سے بداخلاقی کے کیسز سامنے آ رہے ہیں، لگتا ہے جیسے ہمارا معاشرہ بچوں کی پرورش کیلئے سب سے بھیانک معاشرہ بن چکا ہے۔

کوئی دن ایسا نہیں گذر رہا کہ جب کوئی واقعہ میڈیا پر رپورٹ نہ ہو۔ ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ چھ مہینوں میں بچوں سے جنسی بداخلاقی کے 1300 سے زائد واقعات رپورٹ ہوئے جبکہ بہت بڑی تعداد ان کیسز کی بھی ہے جن کی رپورٹ درج نہیں کروائی گئی. اسی برس ماہ جنوری میں ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ بچوں سے بداخلاقی میں پنجاب پہلے نمبر پر ہے۔ صرف قصور میں گذشتہ دس برس کے دوران واقعات کی شرح 6 فیصد سے بڑھ کر 16 فیصد سے زائد ہو گئی۔

کیس نمبر 1: زینب قتل کیس: مجرم عمران علی کی گرفتاری سے انجام تک کی کہانی:

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر قصور میں جنسی تشدد کا نشانہ بننے کے بعد قتل کی جانے والی آٹھ سالہ زینب کے مقدمے کے مجرم عمران علی کو 17 اکتوبر کو لاہور میں تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ مجرم عمران علی کو مختصر عدالتی کارروائی کے بعد چار بار سزائے موت، ایک بار عمر قید اور سات برس قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ پاکستان میں بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کی خبریں اکثر اوقات سامنے آتی رہتی ہیں جس میں بچوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم 'ساحل' کے مطابق رواں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برس کے پہلے چھ ماہ کے دوران بچوں کے اغوا، ان پر تشدد اور ریپ سمیت مختلف جرائم کے 2300 سے زائد واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جبکہ 57 بچوں کو ریپ کے بعد قتل کر دیا گیا۔

تاہم ملک میں بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کے مسئلے کو 'زیادہ اہمیت' نہیں دی گئی لیکن رواں برس جنوری میں آٹھ سالہ زینب کے قتل کے بعد ملک بھر میں عوامی غم وغصے کا اظہار کیا گیا اور شاید پہلی بار اس مسئلے پر کھل کر بات کی گئی اور یہ ایسا ہی تھا جب ہمسایہ ملک انڈیا کے دارالحکومت دہلی میں بس ریپ کے بعد شدید عوامی ردعمل سامنے آیا اور حکومت کو ریپ کے واقعات کو روکنے کے سخت قانون سازی کرنا پڑی۔

لیکن اگر پاکستان کی بات کی جائے تو زینب کیس کے بعد حکومت کی جانب سے سخت اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا لیکن تاحال یہ وعدے وفا نہیں ہو سکے اور بچوں سے جنسی زیادتی کے خلاف ٹھوس اقدامات دیکھنے میں نہیں آئے ہیں۔ پاکستان میں زینب سے جنسی زیادتی کے واقعے نے سماج کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اور یہاں آپ کو بتاتے ہیں کہ کس طرح سے زینب کے قتل کے بعد عوامی احتجاج شروع ہوا اور مجرم کی گرفتاری کیسے عمل میں آئی۔

جنوری میں زینب کے والدین عمرے کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب گئے ہوئے تھے تو چار جنوری کو زینب قریب میں ہی اپنی خالہ کے گھر پڑھنے کے لیے گئی اور غائب ہو گئی۔ زینب کے چچا نے اگلے ہی دن اس واقعے کے بعد پولیس کو اطلاع کر دی لیکن کوئی سراغ نہیں مل سکا اور نو جنوری کو لاش کوڑے کے ڈھیر سے ملی اور بعد میں معلوم ہوا کہ زینب جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ منگل کو زینب کی لاش اپنے گھر سے دو کلومیٹر دور سے ملی اور بدھ کو قصور کے شہری سڑکوں پر احتجاج کے لیے اتر آئے کیونکہ شاید ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ زینب اکیلی نہیں تھی بلکہ ایسی شہر میں گذشتہ دو برس میں ایک درجن سے زیادہ واقعات میں بچیوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا جن میں سے پانچ کو ہلاک بھی کر دیا گیا۔ بدھ کو مشتعل مظاہرین نے سرکاری املاک کو نشانہ بنایا اور تشدد کے واقعات میں دو افراد ہلاک ہو گئے اور اس واقعے کی معلومات جیسے جیسے مقامی میڈیا پر سامنے آنے لگیں تو باقی ملک میں بھی بے چینی اور غم وغصے کی لہر دوڑ گئی اور انصاف کے لیے آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اس احتجاج اور سوگ کی فضا میں زینب کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

قانونی کارروائی:

قصور میں احتجاجی مظاہروں کے بعد اس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف، چیف جسٹس میاں ثاقب نثار نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے جلد از جلد ملزمان کو انصاف کے کٹہرے میں لانے سے احکامات صادر کیے وہیں برّی فوج کے سربراہ جنرل قمر جاوید باجوہ نے ملزمان کی گرفتاری کے لیے ہر ممکن مدد کی پیشکش کی۔ زینب کیس مقامی میڈیا کے علاوہ بین الاقوامی میڈیا کی توجہ حاصل کر چکا تھا اور پورے ملک کی نظریں ملزمان کی تلاش کے حوالے سے ہونے والی کارروائی تھی جس میں ملکی تاریخ میں ڈی این اے ٹیسٹ کی سب سے بڑے اور مہنگی مشق کی گئی، درجنوں مشکوک افراد کو پکڑا گیا اور زاویے سے تحقیقات شروع کی گئی لیکن ملزم کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ تاہم اس میں 19 جنوری تک پولیس یہ تعین کرنے میں کامیاب ہوئی کہ 'وہ اس علاقے کی ایک ایک گلی اور نکڑ سے انتہائی اچھی طرح واقف ہے ملزم کی گرفتاری کے لیے جہاں ایک طرف قانون نافذ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اداروں کوششیں کر رہے تھے وہیں ملک بھر میں ان واقعات کی روک تھام کے حوالے سے بحث جاری تھی جس میں والدین کے لیے بھی آگہی مہم تھی کہ وہ اپنے بچوں کو کس طرح سے ان واقعات سے بچاسکتے ہیں۔ مختلف تجاویز بھی سامنے آئیں جس میں قانونی اصلاحات اور سکولوں کے نصاب اس مسئلے کے بارے میں آگاہی دینے وغیرہ شامل تھا۔ اس واقعے کے 14 دن بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے زینب کے والد کے ہمراہ ایک پریس کانفرنس میں مجرم کی گرفتاری کا اعلان کیا جو کہ 24 سالہ عمران علی تھا اور سیریل کلر تھا۔ مجرم کو ڈی این اے ٹیسٹ سو فی صد میچ کرنے کے بعد گرفتار کیا گیا اور یہ زینب انصاری کا محلے دار تھا۔ گرفتاری پر کے خلاف انسداد دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ چلانے کا اعلان کیا گیا۔

اس واقعے کی تحقیقات کرنے والے ایک پولیس اہلکار کے مطابق پولیس کے پاس سی سی ٹی وی شواہد تھے جن میں ایک چہرہ تھا۔ پولیس حکام کے مطابق سی سی ٹی وی کی فوٹیج میں ملزم عمران علی نے داڑھی رکھی ہے اور ایک زِپ والی جیکٹ پہن رکھی ہے جس کے دونوں کاندھوں پر دو بڑے بٹن لگے ہوئے ہیں۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں جیکٹ کا رنگ سفید نظر آرہا ہے جو اس کا حقیقی رنگ نہیں مگر یہ کوئی بھی گہرا رنگ ہو سکتا تھا۔ چھاپے کے دوران عمران علی کے گھر سے ایسی ہی ایک جیکٹ ملی جس کے دونوں بٹنوں کی مدد سے یہ پولیس ملزم کی گردن تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ مجرم عمران علی پر 12 فروری کو فردِ جرم عائد کی گئی۔ مقدمہ کی سماعت لاہور کی کوٹ لکھپت جیل میں کی گئی جہاں میڈیا یا سول سوسائٹی کے نمائندوں کی رسائی ممکن نہیں تھی۔ جبکہ لاہور ہائی کورٹ نے عدالت کو مقدمہ سات روز میں مکمل کرنے کا حکم بھی دے رکھا تھا۔

18 فروری کو انسدادِ دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے زینب قتل کیس کے مرکزی مجرم عمران علی کو چار بار سزائے موت، ایک بار عمر قید اور سات برس قید کی سزا سنائی۔ مجرم نے سزا کے خلاف پہلے لاہور ہائی کورٹ اپیل دائر کی جو مسترد ہوئی اور بعد میں سپریم کورٹ میں اپیل داخل کی جسے جون میں سپریم کورٹ نے مسترد کرتے ہوئے خارج کر دیا اور صدر مملکت کی جانب سے بھی رحم کی اپیل مسترد ہونے کے بعد 12 اکتوبر کو انسداد دہشت گردی عدالت نے مجرم کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیے اور اب انھیں 17 اکتوبر 2020ء کو پھانسی دے گئی۔[1]

کیس نمبر 2: اسلام آباد میں 10 سالہ بچی کا ریپ:

اسلام آباد کے علاقے علی پور فراش میں دس سالہ بچی کے ریپ کے بعد قتل کیے جانے کے واقعے کو پاکستان میں بعض لوگ اس تناظر میں دیکھتے ہیں کہ اس بچی کا تعلق چونکہ ایک پشتون گھرانے سے تھا، اس لیے نہ صرف پولیس بلکہ میڈیا نے بھی اسے اہمیت نہیں دی۔ دوسری جانب پشتون تحفظ موومنٹ (پی ٹی ایم) پر یہ الزام لگ رہا ہے کہ اُنھوں نے جان بوجھ اس واقعے کو نسلی تعصب کا رنگ دیا۔ صحافی ضرار کھوڑو نے اس واقعے پر ٹویٹ کرتے ہوئے لکھا 'اگر کسی کو لگتا ہے کہ لسانی مسئلہ ہے تو یہ اُن کی غلط فہمی ہے، یہ بیماری ہمارے معاشرے میں جڑ پکڑ چکی ہے اور اس کا علاج کرنے کی ہم نے کوشش تک نہیں

---

[1] ذیشان ظفر، بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد
https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 12 Oct 2018, 11:00 am

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔' ادھر پاکستان کے ایک نجی ٹی وی چینل نے اپنے ذرائع سے نشر کی جانے والی ایک خبر میں دعویٰ کیا ہے کہ پی ٹی ایم نے اس واقعے پر اس لیے زیادہ شور مچایا، کیوں کہ بقول اُن کے اس بچی کے خاندان کا تعلق افغانستان سے ہے۔

پولیس نے بچی کے والد کی بات اس لیے نہیں سنی کیوں کہ وہ پشتون تھے؟ اور بچوں کے ریپ اور قتل جیسے اندوہناک واقعات کو نسلی تعصب کا نام دیا گیا. بچی کے والد کی جانب سے گمشدگی کی رپورٹ درج کرانے کے چار دن بعد پولیس نے ایف آئی آر درج کرائی۔ محسن داوڑ کے مطابق پولیس بھی اسی لیے بچی کے والد کی ایف آئی آر درج نہیں کر رہی تھی کیوں کہ وہ ایک غریب اور پختون تھا. [1]

کیس نمبر 3: راولپنڈی: بیٹی کی جانب سے والد پر جنسی زیادتی اور حاملہ کر دینے کا الزام عائد:

پاکستان میں حالیہ کچھ عرصے میں انسیسٹ (Incest) یعنی باپ بیٹی، بہن بھائی یا ماموں اور چچا جیسے خونی رشتوں کے درمیان جنسی تعلقات کے واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے لیکن اس جرم کی روک تھام کے لیے پاکستان میں کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ ماہرین قانون کا کہنا ہے کہ خونی رشتوں کے درمیان جنسی تعلقات، اور خاص طور پر جن کی نوعیت زبردستی کی ہو، ان کے لیے الگ سے سزا تجویز کرنا ضروری ہے۔ حال ہی میں راولپنڈی میں ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ 16 سالہ بیٹی کی طرف سے اپنے سگے والد کے خلاف درج کرائی گئی ایف آئی آر میں والد پر الزام عائد کیا گیا کہ وہ اپنی ہی بیٹی کے ساتھ مسلسل ایک سال تک جنسی زیادتی کرتا رہا جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی۔

قانونی کارروائی:

صدر پولیس سٹیشن میں درج کروائی گئی ایف آئی آر کے مطابق لڑکی کا کہنا تھا 'گزشتہ سارا سال میرے والد نے میرے ساتھ مارپیٹ اور زنا بالجبر کیا۔ میں نے ان سے ایسا نہ کرنے کی منتیں کیں اور ان سے کہا کہ میں تھانے میں شکایت درج کروادوں گی تو انھوں نے مجھے جان سے مار دینے کی دھمکی دی۔' تھانے میں یہ کیس تعزیرات پاکستان کی دفعہ 376 (زنا کے خلاف قانون) کے تحت رجسٹر کیا گیا۔ [2]

کیس نمبر 4:

12 سالہ لڑکی کے ریپ کے بدلے میں 17 سالہ لڑکی کا ریپ:

26 جولائی 2017. ریپ کے بدلے میں ریپ کا یہ پہلا واقع ہے۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر ملتان کے علاقے مظفر آباد میں ایک ہی خاندان کے لوگوں کے فیصلے پر ایک 17 سالہ لڑکی کو انتقامی طور پر جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ مقامی پولیس کے مطابق ایک ہی خاندان کے دو گروہوں کے افراد، جن میں خواتین بھی شامل ہیں، نے کچھ روز قبل ایک 12 سے 14 سالہ

---

[1] ذیشان ظفر، بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد
https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 12 Oct 2018, 11:00 am

[2] ذیشان ظفر، بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد
https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 12 Oct 2018, 11:00 am

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کے ساتھ مبینہ جنسی زیادتی کے واقعے میں آپس میں فیصلہ کیا کہ اس میں ملوث ملزم کے خاندان کی کسی لڑکی کے ساتھ بھی اسی طرح انتقامی جنسی زیادتی کی جائے۔ محمد امین نامی شخص کے اس فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے ملزم عمر وڈا کی 17 سالہ چچازاد بہن کے ساتھ بدلے کے طور پر جنسی زیادتی کی گئی۔ پولیس کے مطابق اس کے بعد دونوں فریقین میں مبینہ طور پر صلح ہوگئی۔ پولیس کو معاملے کا علم وومن پولیس سٹیشن ملتان میں درج ایک درخواست کے ذریعے ہوا۔ سٹی پولیس آفیسر ملتان احسن یونس نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ کوئی روایتی پنچائیت نہیں تھی بلکہ ایک ہی خاندان کے لوگوں نے آپس ہی میں تمام معاملات طے کر لیے تھے۔

قانونی کارروائی:

17 سالہ لڑکی کو انتقامی طور پر جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد دونوں فریقین میں صلح ہوگئی جس کا صلح نامہ بعد میں تفتیش کے دوران پولیس کو بھی دکھایا گیا تھا۔ لڑکی کی میڈیکل رپورٹ میں تصدیق ہوئی ہے کہ اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی ہے۔ پولیس نے اپنی مدعیت میں فیصلہ دینے والے سرپنچ محمد امین اور فریقین کے 26 افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ 20 افراد زیرِ حراست ہیں تاہم لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے والا شخص تاحال گرفتار نہیں کیا جاسکا۔ پولیس کہ علم میں یہ واقع اس وقت آیا جب 16 جولائی کو بیگم مائی نامی ایک خاتون نے ویمن پولیس سٹیشن ملتان میں شکایت درج کروائی کہ عمر وڈا نامی ایک شخص نے اس کی 12 سالہ بیٹی کو مبینہ طور پر جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ موقع پر کچھ افراد نے عمر وڈا کو پکڑ لیا اور گھر لے آئے تاہم اس وقت لڑکی کا باپ حق نواز گھر پر موجود نہیں تھا اس لیے اس کو چھوڑ دیا گیا۔ دونوں فریقین آپس میں رشتہ دار ہیں۔ مائی نے پولیس کو بتایا کہ اگلے روز ان کے شوہر خاندان کے ایک اور شخص محمد امین کے ہمراہ عمر وڈا کے گھر پہنچے اور ان کے والد نذیر حسین سے مبینہ زیادتی کا بدلا دینے پر اصرار کیا۔ محمد امین کے فیصلے پر یہ طے پایا کہ جس طرح 12 سالہ لڑکی کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی اس کا بدلہ بھی اسی طرح لیا جائے گا۔ جس کے اگلے روز نذیر حسین اپنی 17 سالہ بھتیجی کو لے کر ان کے گھر آئے اور اس کو بدلے کے طور پر پیش کر دیا۔ مائی کے مطابق جب 12 سالہ لڑکی کے بھائی اشفاق نے 17 سالہ لڑکی کو الگ کمرے میں ریپ کیا تو اس وقت محمد امین اور دوسرے افراد بھی گھر میں موجود تھے۔ تاہم ان کے مطابق بعدازاں نذیر حسین نے پنچائیت کے صلح کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 17 سالہ لڑکی کا میڈیکل کروا کر پولیس میں رپورٹ درج کروا دی۔ اس پر اپنی درخواست میں انھوں نے بھی پولیس سے استدعا کی کہ ان کی 12 سالہ بیٹی کا میڈیکل کروانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ بھی عمر وڈا کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر سکیں۔ 17 سالہ لڑکی کو زیادتی کی سزا دینے اور اس پر عمل کرنے میں ملوث تمام افراد کے خلاف تھانہ مظفر آباد میں پولیس کی مدیعت میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔[1]

کیس نمبر 5: ڈیرہ اسماعیل خان: کم سن بچیوں کے ریپ اور قتل کا ملزم گرفتار:

29 جنوری 2017 ملزم نے بتایا کہ اس نے بچی کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا اور لاش قریب واقع گنے کے کھیت میں پھینک دی

---

[1] بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد
https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 26 July 2018, 11:00 am

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے- خیبر پختونخوا کے جنوبی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کم سن بچیوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد ان کا گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے ملزم کو آخر کار پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ملزم اس سے پہلے اسی طرح کی دو وارداتیں کر چکا تھا اور یہ تیسری واردات تھی۔ خیبر پختونخوا کے جنوبی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں دو روز پہلے ظفر آباد کالونی میں رشتہ داروں کے ہاں شادی کی تقریب میں جانے والی ساڑھے پانچ سالہ بچی لاپتہ ہو گئی تھی۔

قانونی کارروائی:

ڈیرہ اسماعیل خان میں سپرنٹنڈنٹ پولیس انویسٹیگیشن ثناءاللہ خان مروت نے بی بی سی کے نامہ نگار عزیز اللہ خان کو بتایا کہ بچی کی تلاش کے دوران اس بچی کے چچازاد بھائی محمد بلال پر شک گزرا تو اس سے پوچھ گچھ شروع کی گئی اور محمد بلال نے تھوری دیر بعد سب کچھ اگل دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ملزم محمد بلال نے بتایا کہ اس نے بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کی اور پھر اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا اور لاش قریب واقع گنے کے کھیت میں پھینک دی ہے۔ پولیس نے لاش برآمد کر کے مزید تفتیش شروع کر دی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ثنااللہ خان نے بتایا کہ ملزم محمد بلال نے سال 2014 میں بھی ساڑھے پانچ سالہ بچی کو زیادتی کے بعد ہلاک کر دیا تھا۔ یہ بچی بھی ملزم محمد بلال کی پڑوسی بتائی گئی ہے۔ اسی طرح سال 2016 میں بھی ملزم نے اسی عمر کی ہی ایک بچی کو زیاتی کا نشانہ بنا کر دوپٹے سے بچی کا گلا گھونٹ دیا تھا اور لاش زیر تعمیر مکان میں پھینک دی تھی۔ محمد بلال کے بارے میں معلوم ہوا ہے اس کی عمر 22 سے 23 سال تک ہے۔[1]

کیس نمبر 6: اسلام آباد میں جنسی زیادتی کا مقدمہ:

بدھ کو اسلام آباد پولیس نے ایک خاتون کو اجتماعی طور پر جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کے الزام میں پارک کے چار ملازمین کو گرفتار تھا ایک 22 سالہ خاتون نے تھانہ مارگلہ میں ایف آئی آر درج کروائی ہے جس میں انھوں نے مقامی پارک میں تعینات سی ڈی اے کے اہلکاروں پر جنسی زیادتی کا الزام لگایا ہے۔ ایف آئی آر میں خاتون نے اسلام آباد کے ایف-9 پارک میں تعینات سی ڈی اے کے چار اہلکاروں پر جنسی طور پر ہراساں کرنے اور تشدد کا الزام لگایا ہے۔ نامہ نگار شہزاد ملک کے مطابق خاتون نے ایف آئی آر میں بتایا ہے کہ وہ جمعرات دو اگست کو اپنے ایک دوست کے ہمراہ ایف نائن پارک میں داخل ہوئیں تو وہاں موجود کچھ اہلکاروں نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے ساتھ مبینہ طور پر غلط حرکات کیں۔ ایف آئی آر کے مطابق ایک شخص، جس نے اپنا تعلق سی ڈی اے سے ظاہر کیا، نے پولیس بلانے کی دھمکی دی اور دونوں کو 'بلیک میل' کرنے کی کوشش کی۔ تھانے میں درج ابتدائی رپورٹ کے مطابق جب وہاں موجود اہلکاروں نے اس خاتون اور ان کے دوست کو پریشان کرنا شروع کیا تو خاتون کے دوست نے انھیں پیسوں کی پیشکش کی اور جانے کو کہا جس پر ایف آئی آر کے مطابق ان اہلکاروں نے پیسے لینے کے بعد ان کے دوست کو پارک کے الگ گیٹ سے جانے کو کہا اور اس خاتون کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ایف آئی آر کے مطابق خاتون نے جب دوسرے سی ڈی اے اہلکار اور گارڈ سے مدد مانگی تو وہ ان سے دور ہو گئے۔ 'میں چیختی روتی رہی لیکن

---

[1] سماء نیوز (29 جنوری 2017)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ سب کچھ جان کر بھی نہیں آئے مدد کو۔'خاتون کی جانب سے دیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ اہلکار انھیں پارک میں موجود ہی ایک جنگل میں لے گئے اور وہاں ان کے ساتھ مبینہ طور پر جنسی زیادتی کی۔

قانونی کارروائی:

8 اگست 2018 پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے ترقیاتی ادارے یعنی سی ڈی اے کے حکام نے ایف-9 پارک میں ایک خاتون کو مبینہ طور پر جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کے مقدمے میں ملوث دو اہلکاروں کو نوکری سے برطرف کر دیا ہے۔ جن اہلکاروں کو نوکری سے برطرف کیا گیا ہے ان میں شیر از کیانی اور عمر شہزاد شامل ہیں۔ مقامی پولیس کے مطابق اس مقدمے میں ملوث دیگر دو ملزمان جن میں مراد اور عبید اللہ شامل ہیں جن کا تعلق آرمی ویلفیئر ٹرسٹ کے ذیلی ادارے عسکری گارڈز سے بتایا جاتا ہے۔ تفتیشی افسر کے مطابق ان ملزمان کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے تاہم متعلقہ عدالت میں اُنھیں دوبارہ پیش کر کے ان کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا جائے گا۔

کیس نمبر 7: ایبٹ آباد میں تین سالہ بچی ریپ کے بعد قتل:

ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں میں گذشتہ روز ایک تین سالہ بچی کو ریپ کے بعد قتل کیا گیا ہے۔ حویلیاں پولیس سٹیشن کے ڈی ایس پی اعجاز احمد نے بی بی سی کے طاہر عمران سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ 'بچی فریال منگل 25 دسمبر کو دوپہر 2 بجے کے قریب گھر سے لاپتہ ہوئی، جس کے بعد اس کے گھر والے اس کی تلاش میں مصروف رہے، مگر کوئی سراغ نہیں ملا۔' ڈی ایس پی اعجاز کے مطابق 'بچی کے گھر والوں نے شام ساڑھے سات بجے تھانے میں رپورٹ درج کروائی اور اس کے بعد پولیس نے بچے کی تلاش کا عمل شروع کیا۔

بچی کا تعلق حویلیاں کے قریب واقع ایک چھوٹے سے گاؤں کیالہ سے ہے جو دریا کے کنارے واقع ہے۔ یہاں کی آبادی صرف چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ پولیس کے مطابق بچی کی لاش 26 دسمبر کی صبح گاؤں کے قریب ایک کھائی میں ملی جسے پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال بھجوایا گیا۔ ڈی ایس پی اعجاز احمد نے بتایا کہ 'میڈیکل رپورٹ کے مطابق بچی کی ہلاکت خوف اور تکلیف کی وجہ سے ہوئی اور بچی کے ساتھ ریپ ثابت ہوا ہے۔[1]

پولیس نے اب تک 25 سے 30 مشتبہ افراد کے نمونے حاصل کر کے لاہور بھجوائے ہیں تاکہ ان کا ڈی این اے ٹیسٹ کروایا جا سکے۔ ڈی ایس پی اعجاز نے بتایا کہ چونکہ گاؤں بہت چھوٹا سا ہے، اس لیے ایسا ممکن نہیں کہ ملزم باہر سے آیا ہو۔ البتہ پولیس ہر پہلو سے اس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ خیبر پختونخوا حکومت کے ترجمان اجمل وزیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ 'اس واقعے کی تیز رفتار انکوائری کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ فوری اور نظر آنے والے انصاف کی فراہمی یقینی بنائیں گے۔

---

[1] بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد

https://www.bbc.com/urdu/pakistan, Retrieved at 6 jun 2018, 11:00 am

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیس نمبر 7: کراچی میں بچی سے زیادتی اور قانونی کارروائی:

پولیس نے کراچی میں سات سالہ بچی کے ساتھ مبینہ زیادتی اور تشدد کا مقدمہ درج کر لیا ہے جبکہ سپریم کورٹ نے بھی اس واقعے کا نوٹس لے لیا ہے۔ ابراہیم حیدری تھانے کے سب انسپکٹر امانت فیروز کی مدعیت میں جنسی زیادتی اور تشدد کے الزام میں نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مقدمے کے مدعی نے بتایا کہ جمعرات کو دوپہر تین بجے کے قریب ایدھی رضاکار نے اطلاع دی کہ برساتی نالے سے انھیں زخمی حالت میں ایک بچی ملی ہے جس کا گلہ کٹا ہوا ہے اور وہ بے ہوش ہے۔ پولیس بچی کو لے کر جناح ہسپتال پہنچی جہاں ابتدائی معائنے میں یہ معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی ہے۔ اس کا گلا کٹا ہوا تھا جب کہ بائیں بازو پر بھی تشدد کا نشان ہے۔ سول ہسپتال میں زیر علاج سویرا کو اب ٹراما سینٹر سے وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ سول ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر ذوالفقار سیال کا کہنا ہے کہ جب سویرا کو ہسپتال لایا گیا تھا تو وہ بے ہوش تھیں تاہم اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ انھوں نے بتایا کہ سویرا کے گلے کا آپریشن کر دیا گیا ہے اور مزید طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق سویرا کورنگی کی رہائشی ہیں اور وہ اپنے والدین کی غیر موجودگی میں گھر سے باہر نکل گئیں۔[1]

ادھر تحریک انصاف کے رہنما حلیم عادل نے بچی کے ورثا کی تلاش شروع کر دی ہے۔ حلیم عادل نے بتایا کہ انھوں نے سویرا کی تصاویر کے پمفلٹ بنوائے اور مقامی افراد اور رضاکاروں میں تقسیم کیے۔ وہ اس سکول میں بھی گئے جس کے بارے میں شبہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ سویرا وہاں پڑھتی ہیں۔ تحریکِ انصاف کے رہنما کے مطابق انھوں نے بچی کے والدین کا پتہ لگا لیا ہے جو لیبر کالونی کے رہائشی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'بچی کو جنسی زیادتی کے بعد قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے'۔ دوسری جانب سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کیے جانے والے ایک بیان کے مطابق چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس میاں ثاقب نثار نے کراچی میں مبینہ جنسی زیادتی کا شکار ہونے والی سات سالہ بچی کے واقعے کا نوٹس لے لیا ہے۔[2]

کیس نمبر 8: اسما قتل کیس:

پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مردان میں پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ڈی این اے رپورٹ آنے کے بعد چار سالہ بچی اسما سے جنسی زیادتی کی کوشش اور ان کے قتل کے مقدمے کے مرکزی ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بی بی سی کے نامہ نگار رفعت اللہ اورکزئی کے مطابق مردان کے آر پی او عالم شنواری نے بدھ کو ایک پریس کانفرس میں بتایا ہے کہ 15 سالہ ملزم اسما کا قریبی رشتہ دار بھی ہے جو اس کے گھر کے قریب ہی رہتا تھا۔ ان کے مطابق ملزم ایک ریستوران میں یومیہ اجرت پر کام کرتا تھا اور واقعے کے دن کام پر نہیں گیا تھا۔ ریجنل پولیس افسر کے مطابق وقوعے کے دن دوپہر تین بجے ملزم نے بچی کو مقامی دکان کے سامنے اکیلا کھڑے دیکھا تھا۔ اس وقت بچی کے چچا نے اسے کہا تھا کہ وہ گھر چلی جائے اور جب وہ گھر کی طرف جا رہی تھی تو ملزم راستے میں کھڑا تھا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ لڑکی نے ملزم سے کہا کہ اسے گنّا چاہیے، تو ملزم نے اس کھیت کی

---

[1] بی بی سی نیوز 20 جنوری 2017.

[2] بی بی سی نیوز 20 جنوری 2017.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہاں سے جا کر لے آؤ۔ بچی پہلے ایک ٹکڑا لائی اور جب دوسرا لینے گئی تو ملزم نے دیکھا کہ اطراف میں کوئی نہیں تو وہ اسے کھیت کے اندر لے گیا۔'ملزم نے جنسی زیادتی کی کوشش کی تو بچی نے چیخنا شروع کر دیا، ملزم ڈر گیا کہ قریبی لوگ کہیں متوجہ نہ ہو جائیں تو اس نے بچی کا گلا دبانے کی کوشش کی لیکن جب پتہ چلا کہ بچی کی موت اس طرح نہیں ہو گی تو اس نے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھا تا کہ اس کی سانس بند ہو جائے، اس کے چار سے پانچ منٹ بعد بچی کی موت واقع ہو گئی اور ملزم وہاں سے اپنے گھر چلا گیا۔

قانونی کارروائی:

آر پی او کے مطابق ملزم کئی روز تک پولیس کے ساتھ سرچ آپریشن میں شامل رہا اور گنے کے کھیتوں میں بھی گیا۔ انھوں نے کہا کہ ملزم کا ڈی این اے بچی کے خون کے ایک قطرے سے میچ کیا جو ایک پتے پر تھا اور پولیس کو کھیتوں سے ملا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ملزم نے اپنے ایک دوست کو بچی کے قتل کے بارے میں بتایا تھا تاہم اس نے پولیس کو اس ضمن میں لاعلم رکھا۔ پولیس نے ملزم کے اس دوست کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ منگل کو حکومتِ پنجاب کا کہنا تھا کہ بچی اسماء سے جنسی زیادتی کے مجرم کی تلاش کے سلسلے میں خیبر پختونخوا کی پولیس کی جانب سے جو ڈی این اے کے نمونے فراہم کیے گئے تھے ان میں سے ایک بچی کے جسم سے ملنے والے ڈی این اے سے مل گیا ہے۔ منگل کو پنجاب فورینزک سائنس ایجنسی کے ذرائع نے بی بی سی اردو کو بتایا تھا کہ خیبر پختونخوا پولیس کی جانب سے جو 145 نمونے فراہم کیے گئے تھے ان میں دو ایسے نمونے اسماء کے جسم سے ملنے والے مواد سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد پولیس نے اسماء کے دو قریبی رشتہ داروں کو گرفتار کیا تھا۔[1]

کیس نمبر 9: کوئٹہ: 'جنسی زیادتی' کے بعد 12 سالہ لڑکی کا قتل:

پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ سے 12 سالہ بچی کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ کوئٹہ میں بی بی سی کے نامہ نگار محمد کاظم کے مطابق سول ہسپتال کے پولیس سرجن نے ہلاکت سے قبل بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کے امکان کو مسترد نہیں کیا ہے۔

قانونی کارروائی:

بچی کی لاش صدر پولیس کی حدود میں کلی اسماعیل سے برآمد کی گئی اور اسے پوسٹ مارٹم کے لیے سول ہسپتال کوئٹہ منتقل کیا گیا۔ سول ہسپتال کوئٹہ کے پولیس سرجن ڈاکٹر نور بلوچ نے ہسپتال میں میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ بچی کی عمر 12 سے 13 سال کے درمیان تھی اور اس کی شناخت طیبہ کے نام سے ہوئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ بچی گھر میں اکیلی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ بچی کی بہن دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے گئی تھی جب وہ واپس آئی تو طیبہ کو مردہ حالت میں پایا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ بچی کا گلا گھونٹا گیا ہے اور اس کے ساتھ زیادتی کے آثار بھی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جسمانی زیادتی کی باقاعدہ تصدیق لیبارٹری سے رپورٹ آنے کے بعد کی جاسکے گی لیکن ابتدائی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچی کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ صدر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبد القدوس بزنجو نے اس واقعہ کا

---

[1] 7 فروری 2018. بی بی سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹس لیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے انسپیکٹر جنرل پولیس بلوچستان کو دوروز کے اندراندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

کیس نمبر10:راولپنڈی ریپ کیس:

متعدد لڑکیوں کے مبینہ ریپ میں ملوث ملزم20 اگست 2019 راولپنڈی کی مقامی عدالت نے لڑکیوں کو مبینہ طور جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے اور ان کی قابل اعتراض ویڈیو بنانے کے الزام میں گرفتار ہونے والے ملزم قاسم کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا ہے۔اس مقدے کے تفتیشی افسر کی درخواست پر عدالت نے ملزم کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیجا ہے۔اس مقدمے کی شریک ملزمہ اور ملزم قاسم کی بیوی کرن پہلے ہی جوڈیشل ریمانڈ پر راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں ہیں۔پنجاب پولیس کے سربراہ عارف نواز نے اس معاملے کو اپنے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے ایک مشترکہ تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی ہے۔ ٹیم کے سربراہ محمد فیصل نے بی بی سی کو بتایا کہ ملزم قاسم اور اس کی بیوی کرن سے ابتدائی تحقیقات مکمل کر لی گئی ہیں۔اُنھوں نے کہا کہ ملزم کے کمپیوٹر اور موبائل فون کے ریکارڈ سے جو مواد ملا ہے اس کے مطابق10 لڑکیوں کو نہ صرف جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا بلکہ قابل اعتراض حالت میں ان کے ویڈیو بھی بنائیں گئیں اور تصاویر کھینچی گئیں۔

قانونی کارروائی:

اس سے پہلے راولپنڈی پولیس کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ ملزم کے ریکارڈ سے جو ریکارڈ ملا ہے اس میں45 لڑکیوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ تفتیشی ٹیم کے انچارج کا کہنا تھا کہ ان کی طرف سے ایسا کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا اور اگر تھانے کے حد تک کسی نے میڈیا کو ایسا کوئی بیان دیا ہے تو اس معاملے کی تحقیقات کی جائیں گی۔ایس ایس پی محمد فیصل کے مطابق جو ریکارڈ پولیس نے ملزم کے قبضے سے حاصل کیا ہے اس میں10 لڑکیوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ان متاثرہ لڑکیوں کی تین مختلف انداز میں ویڈیو بنائی گئی ہیں۔

اُنھوں نے کہا کہ جنسی زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیوں میں یونیورسٹیز کی طالبات بھی شامل ہیں۔ تفتیشی ٹیم کے سربراہ کے مطابق ملزمان میاں بیوی کے خلاف جس لڑکی نے مقدمہ درج کروایا ہے وہ خود اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی کی طالبہ ہے۔اُنھوں نے کہا کہ ملزم نے دوران تفتیش ان چند لڑکیوں کے ایڈریس اور رابطہ نمبر بھی بتائے ہیں جنہیں جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ محمد فیصل کے مطابق ملزم کے کمپیوٹر سے دو فولڈرز برآمد ہوئے ہیں جن میں متاثرہ لڑکیوں کی 500 سے زائد برہنہ تصاویر شامل ہیں۔[1]

اُنھوں نے کہا کہ تفتیشی ٹیم ان لڑکیوں کے ساتھ رابطے کرے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو ان کے بیانات قلمبند کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو شامل تفتیش بھی کیا جائے گا۔ایک سوال کے جواب میں ایس ایس پی انوسٹیگیشن کا کہنا تھا کہ ابھی تو صرف اس معاملے میں ایک مقدمہ درج ہوا ہے اور اگر کوئی اور متاثرہ لڑکی سامنے نہ آئی تو سرکار کی مدعیت میں ملزم کے خلاف مزید مقدمات درج کیے جائیں گے۔اُنھوں نے کہا کہ ملزمان کے خلاف درج ہونے والے مقدمے کی مدعیہ ملزم کو

---

[1] 28 جنوری 2018 بی بی سی نیوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاف بھی کر دیتی ہے تو ریاست عدالت میں اس تصفیے کی مخالفت کرے گی۔ ایس ایس پی محمد فیصل نے الزام عائد کیا کہ ملزمہ کرن بھی اپنے خاوند کے نقش قدم پر چلتی تھی اور وہ بہت سے لڑکوں کو گھر میں لیکر آتی تھی تاہم پولیس کے بقول اُنھیں ملزمہ کی ایسی کوئی ویڈیو نہیں ملی۔ ملزم قاسم کے بارے میں تفتیشی ٹیم کے سربراہ نے بتایا کہ وہ راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کا رہائشی ہے اور اس نے راولپنڈی کے علاقے گلستان کالونی میں گھر کرائے پر لیا ہوا تھا جبکہ وہ خود کافی عرصے سے بے روزگار تھا۔

ایس ایس پی کے بقول ان دونوں ملزمان کا گزر بسر ایسے ہی غیر قانونی کاموں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے ہوتا تھا۔ اُنھوں نے بتایا کہ ملزم قاسم نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے تاریخ کے شعبے میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔ ایک سوال پر کہ کیا ملزم کے کیسی بین الاقوامی گروہ کے ساتھ بھی تعلق رہا ہے، محمد فیصل کا کہنا تھا کہ اس بارے میں کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہو گا۔ اُنھوں نے کہا کہ اس معاملے کی چھان بین کے لیے ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ کی خدمات بھی حاصل کی جا رہی ہیں۔[1]

کیس نمبر 11:

100 بچوں سے زیادتی اور قتل کا مجرم:

جاوید اقبال گھر سے بھاگے ہوئے بچوں سے دوستی کرتا تھا، ان کے ساتھ زیادتی کے بعد گلا گھونٹ کر مار ڈالتا تھا۔ تیزاب سے ان کے اعضا گلاتا اور باقیات کو دریا میں بہا دیتا تھا۔ بیس سال پہلے ایک شخص ڈی آئی جی لاہور کے دفتر میں داخل ہوا اور دعویٰ کیا کہ اس نے بہت سے بچوں کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا ہے۔ پولیس حکام سمجھے کہ وہ شخص پاگل ہے اور اسے ڈانٹ ڈپٹ کر کے دفتر سے نکال دیا۔ اس شخص نے گھر جا کر ایک طویل خط لکھا اور روزنامہ جنگ لاہور کو بھیج دیا۔ خط میں بچوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے اعتراف کے علاوہ 74 بچوں کی تصاویر بھی تھیں۔ ایڈیٹر نے وہ خط کرائم رپورٹر رئیس انصاری اور جمیل چشتی کے حوالے کر کے کہا کہ اس آدمی کا پتا لگائیں اور معلوم کریں کہ اس میں کتنی سچائی ہے۔ دونوں رپورٹرز نے پولیس کو آگاہ کرنے کے بجائے خود تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ خط میں درج پتے پر پہنچے جو راوی روڈ کا ایک مکان تھا۔ دروازے پر تالا لگا دیکھ کر دیوار پھلانگ کے مکان میں گھس گئے۔ مکان میں وہ سب کچھ تھا جس سے انھیں خط کی تحریر پر یقین آ سکتا تھا۔ بچوں کے فوٹو تھے۔ کپڑے جوتے تھے۔ تیزاب کا ڈرم تھا۔ دیوار پر خون کے چھینٹے تھے۔ اور وہ زنجیریں تھیں جن سے وہ بچوں کا گلا گھونٹتا تھا۔[2]

قانونی کارروائی:

رپورٹرز ابھی مکان کے اندر تھے کہ کسی نے پولیس کو اطلاع کر دی اور انسپکٹر عاشق مارتھ نے چھاپا مار دیا۔ وہ کرائم

---

[1] 28 جنوری 2018 بی بی سی نیوز

[2] ڈیلی پاکستان اکتوبر 2019,10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رپورٹرز کو جانتا تھا اس لیے اس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ رپورٹرز نے بھی اسے تفصیل نہیں بتائی۔ نومبر 1999 کے آخری ہفتے میں سو بچوں کے قاتل جاوید اقبال مغل کی لرزہ خیز داستان اخبار میں چھپی تو پورے ملک میں تہلکہ مچ گیا۔ خبر چھپنے کے بعد پولیس کو ہوش آیا کہ اس کے ہاتھ سے کتنا بڑا مجرم نکل گیا۔ اس نے جاوید اقبال کی تلاش شروع کر دی۔ گم شدہ بچوں کے والدین راوی روڈ تھانے آتے اور اپنے بچوں کی تصویر پہنچاتے۔ اخبارات روزانہ شہ سرخیاں لگاتے۔ حکومت اور پولیس دباؤ کا شکار تھی۔ چند روز بعد سوہاوا سے دو لڑکے پکڑے گئے جو جاوید اقبال کے ساتھی اور جرائم میں اس کے مددگار تھے۔ سی آئی اے نے ان سے پوچھ گچھ کی۔ ان میں سے ایک اسحاق عرف بلا تفتیش کے دوران پراسرار طور پر تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ سی آئی اے حکام کا کہنا تھا کہ اس نے فرار ہونے کے لیے تیسری منزل کی کھڑکی سے چھلانگ لگائی تھی۔ ایک ماہ بعد 30 دسمبر کو کرائم رپورٹر رئیس انصاری دفتر میں موجود تھے کہ انھیں جنگ کے ریسپشنسٹ نے فون کر کے بتایا کہ ان کا کوئی ملاقاتی آیا ہے جو اپنا نام جاوید اقبال بتاتا ہے۔[1]

رئیس انصاری سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے گئے اور جاوید اقبال کو خاموشی سے دفتر کے اندر لے گئے۔ انھوں نے جاوید اقبال کو ایک کمرے میں بٹھا کر تفصیلی انٹرویو کیا۔ اس دوران میں انھوں نے اپنے بھائی پولیس انسپکٹر بابر انصاری کو اطلاع کر دی۔ ادھر انٹرویو مکمل ہوا، ادھر پولیس دروازے پر تھی۔ پولیس نے ملزم کو اچانک پکڑ کر بے بس کیا۔ اس کی تلاشی لی تو اس کی جیب اور نیفے سے زہر ملا جو اس نے خودکشی کے لیے رکھا ہوا تھا۔ جاوید اقبال نے جنگ کو انٹرویو میں تمام جرائم کا اعتراف کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ داتا دربار اور ایسے ہی مقامات پر گھر سے بھاگے ہوئے بچوں سے دوستی کرتا تھا، انھیں بہلا پھسلا کر راوی روڈ کے مکان لاتا تھا، ان کے ساتھ زیادتی کے بعد گلا گھونٹ کر انھیں مار ڈالتا تھا۔ پھر تیزاب کے ڈرم میں ان کے اعضا ڈال کر گلا دیتا تھا۔ بعد میں ان باقیات کو دریا میں بہا دیتا تھا۔

گرفتاری کے بعد جاوید اقبال کو اس کے ساتھی ساجد سمیت عدالت میں پیش کیا گیا اور فروری 2000 میں سماعت شروع ہوئی۔ جاوید اقبال بار بار بیان بدلتا رہا۔ کبھی اس نے کہا کہ تمام بچے زندہ ہیں۔ کبھی کہتا کہ اس نے اپنے ساتھ ناانصافیوں کا بدلہ لیا ہے۔ فرد جرم عائد ہوئی تو اس نے الزامات کا اعتراف کر لیا۔ 16 مارچ 2000 کو عدالت نے اسے سو بار سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ جذباتی جج نے فیصلے میں لکھا کہ دونوں مجرموں کو بچوں کے ورثا کے سامنے اسی زنجیر سے پھانسی دی جائے جس سے وہ بچوں کا گلا گھونٹتا تھا۔ اس کے بعد ان کی لاشوں کے ٹکڑے کر کے تیزاب کے ڈرم میں ڈالے جائیں۔[2]

جاوید اقبال نے سزا کے خلاف اپیل کی لیکن فیصلے کی نوبت نہیں آئی۔ گرفتاری کے دو سال بعد 9 اکتوبر 2001 کو جاوید اقبال اور اس کا ساتھی ساجد لاہور کی کوٹ لکھپت جیل میں مردہ پائے گئے۔ دونوں الگ کمروں میں قید تھے اس لیے ان کا ایک وقت میں خودکشی کرنا معمہ تھا۔ جیل حکام نے اصرار کیا کہ دونوں نے بستر کی چادروں کا پھندا بنا کر خودکشی کی

[1] ڈیلی پاکستان اکتوبر 2019,10

[2] ڈیلی پاکستان اکتوبر 2019,10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔20سال گزر گئے لیکن پاکستان تبدیل نہیں ہوا۔ اب بھی کبھی فیصل آباد، کبھی قصور اور کبھی چونیاں سے بچوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کی خبر آتی ہے تو بہت سی لوگوں کی نگاہوں میں جاوید اقبال کی تصویر گھوم جاتی ہے۔[1]

کیس نمبر12:

گوجرانوالہ: جنسی درندوں نے 11 سالہ بچی کو زیادتی کے بعد گلا دبا کر قتل کر دیا:

نامعلوم ملزمان نے 11 سالہ طالبہ کو مبینہ زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد گلہ دبا کر قتل کر دیا اور لاش کھیتوں میں پھینک کر فرار ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں قلعہ دیدار سنگھ کے علاقہ محلہ محمد پورہ کے رہائشی ضیا اللہ کی بیٹی گورنمنٹ پرائمری گرلز سکول گئی لیکن گھر سکول سے واپس نہ آئی، جسے نامعلوم ملزمان نے اغوا کر کے نامعلوم مقام پر لے جا کر مبینہ زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد بچی کا گلہ دبا کر اسے قتل کر دیا اور لاش کھیتوں میں پھینک کر فرار ہو گئے۔

قانونی کارروائی:

اطلاع ملتے ہی پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے کارروائی شروع کر دی ہے۔ پولیس کا کہنا تھا کہ بچی کی لاش کو پوسٹمارٹم کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے پر نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔[2]

دیہی علاقوں میں ہونے والے واقعات:

کیس نمبر1: سیالکوٹ میں بیٹی کا باپ پر ریپ کا الزام:

پاکستان کے صوبے پنجاب کے شہر سیالکوٹ کی پولیس نے ایک شخص کو اس کی بیٹی کی جانب سے ریپ کا الزام عائد کرنے پر گرفتار کیا ہے۔ یہ واقعہ صوبہ پنجاب کے شہر سیالکوٹ کے علاقے پسرور میں پیش آیا۔ تھانہ صدر پولیس سٹیشن کے محرر نے بی بی سی کو بتایا کہ کلاس والہ گاؤں کی 15 سالہ لڑکی نبیلہ (فرضی نام) نے متعلقہ تھانے میں دی جانے والی درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ وہ چھ بہن بھائی ہیں اور بڑی بہن کی شادی کے بعد اب وہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑی ہے۔ پولیس کے مطابق مقامی عدالت سے ملزم امجد کا دو دن کا جسمانی ریمانڈ حاصل کر کے اس مقدمے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

قانونی کارروائی:

تھانہ صدر کے محرر کے مطابق متاثرہ لڑکی کا ڈی این اے ٹیسٹ بھی کروایا گیا ہے اور پولیس اہلکار کے بقول ڈاکٹروں کے اپنی ابتدائی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ لڑکی کے ساتھ ریپ کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ڈی این اے کے نمونے لاہور کی فرانزک لیبارٹری میں بھجوا دیے گئے ہیں اور متعلقہ حکام سے درخواست کی گئی ہے کہ اس ٹیسٹ کی رپورٹ جلد از

---

[1] ڈیلی پاکستان اکتوبر2019,10

[2] 19جون2021دنیانیوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلد فراہم کریں۔ پولیس کے مطابق لڑکی کا مزید کہنا ہے کہ اس کی والدہ کا ایک ماہ پہلے انتقال ہوا تھا۔ پولیس کے مطابق درخواست گزار کا کہنا تھا کہ چند روز قبل وہ ایک کمرے میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ سو رہی تھی کہ اس کے والد اس کی چارپائی کے پاس آئے اور اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر زبردستی اپنی چارپائی پر لے گئے جہاں درخواست گزار کے بقول اس کے والد نے ان کا ریپ کیا۔ پولیس کے مطابق درخواست گزار کا کہنا تھا کہ ملزم نے دو تین بار ان کا ریپ کیا۔ نامہ نگار شہزاد ملک کے مطابق پولیس کا کہنا ہے کہ متاثرہ لڑکی نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ اس نے واقعے سے متعلق اپنی چچی کو بتایا جس کے بعد وہ اپنے والد کے خلاف مقدمہ درج کروانے کے لیے تھانے آئی۔ پولیس نے متاثرہ لڑکی کی درخواست پر ملزم امجد کے خلاف ضابطہ فوجداری کی دفعہ 376 کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق یہ ایک ناقابل ضمانت جرم ہے اور جرم ثابت ہونے پر تعزیرات پاکستان کے تحت اس کی سزا عمر قید ہے۔ پولیس کے مطابق اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر اہل محلہ ملزم کے گھر پہنچ گئے اور اسے تشدد کا نشانہ بنانے کی کوشش کی تاہم پولیس موقع پر پہنچ گئی اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔[1]

کیس نمبر 2: لڑکے کے ساتھ جنسی زیادتی (قصور):

لاہور سے دو گھنٹے کی مسافت آپ کو قصور کے گنڈا سنگھ بارڈر کے قریب حسین خان والا گاؤں لے آتی ہے۔ پنجاب کے سینکڑوں دیہات کی طرح ایک عام سا گاؤں حسین خان والا گذشتہ برس اس وقت ملکی اور عالمی سطح پر خبروں کی زینت بنا جب یہاں بچوں سے جنسی زیادتی کا ایک بڑا سکینڈل منظرِ عام پر آیا۔ علی (فرضی نام) کی پیدائش حسین خان والا میں ہی ہوئی اور گاؤں کے دوسرے بچوں کی طرح بچپن گلیوں اور کھیتوں میں کھیلتے کودتے گزرا اور پھر ایک روز سکول جاتے ہوئے انھیں گاوں کے چند آدمیوں نے دبوچا اور ایک خالی عمارت میں لے گئے جہاں گن پوائنٹ پر علی کو زیادتی کا نشانہ بنایا اور زیادتی کے دوران انکی ویڈیو بنائی۔ اس واقعے کو چھ برس سے زائد کا عرصہ بیت چکا ہے لیکن اس کی تفصیل بتاتے ہوئے علی کا چہرہ غمناک تھا۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو مسل رہا تھا اور اس کا لہجہ تلخ تھا۔ 'میں بارہ برس کا تھا اور جو ہو رہا تھا وہ میری سمجھ سے باہر تھا۔ انھوں نے مجھے زیادتی کا نشانہ بنانے سے پہلے نشہ آور انجکشن لگایا اور مجھے دھمکی دی کہ میں اپنا منہ بند رکھوں۔ اگر میں نے کسی سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو وہ میری ویڈیو عام کر دیں گے۔' علی کئی برس خاموش رہا۔ اس کے گھر والوں کو کچھ معلوم نہیں تھا نہ ہی اس کے دوستوں کو لیکن اسے زیادتی کا نشانہ بنانے والا گینگ اس سے مسلسل رابطے میں تھا۔[2]

سنہ 2009 سے 2011 تک علی کو گینگ کی جانب سے بار بار زیادتی، تشدد اور بلیک میلنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ اُن کے ساتھ اُس وقت تک زیادتی ہوئی جب تک وہ اپنی پڑھائی اور گاؤں کو خیرباد کہہ کر کام کاج کی تلاش میں لاہور منتقل نہیں ہو گئے۔ ایک اندازے کے مطابق علی ان سو کے لگ بھگ لڑکوں میں سے ایک تھے، جنھیں حسین خان والا میں 2006 سے 2014 تک جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ ان میں سے اکثر لڑکوں کی عمر 14 برس سے کم تھی۔

---

[1] 12 اپریل 2019 بی بی سی نیوز

[2] 1 نومبر 2016. ایکسپریس نیوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گاؤں چھوڑنے کے باوجود علی کی مشکل آسان نہیں ہوئی۔ گینگ یہاں بھی اس سے رابطے میں رہا اور کئی برس تک علی اپنی تنخواہ کا ایک خاطر خواہ حصہ محض اس لیے گینگ کو دیتا رہا کہ وہ ان کی ویڈیو کو گاؤں میں عام نہ کر دیں۔ 'میں نے تنگ آ کر ایک مرتبہ خودکشی کرنے کی کوشش بھی کی۔ میں نے زہریلی گولیاں کھا لیں لیکن میرا کزن مجھے ہسپتال لے گیا جہاں انھوں نے میرا معدہ صاف کیا اور میں بچ گیا۔' مزید دو برس کشمکش میں گزارنے کے بعد 2013 میں علی کو گاؤں سے ان کے بھائی نے کال کی اور بتایا کہ ان کی زیادتی کی ویڈیو گاؤں بھر میں موبائل فونز پر عام ہو چکی ہے۔ علی کو اس وقت پتہ چلا کہ گاؤں میں درجنوں لڑکے اس گینگ کا شکار ہوئے ہیں۔ مقامی چینلز کے مطابق میڈیا پر اس سکینڈل کے منظرِ عام پر آنے کے بعد حسین خان والا سے بچوں سے جنسی زیادتی کی 300 ویڈیوز برآمد ہوئی ہیں۔[1]

علی کے مطابق یہ ویڈیوز گینگ کے ارکان کے درمیان ہونے والی ایک لڑائی کے بعد ناراض عناصر نے جان بوجھ کر گاؤں میں عام کیں۔ علی اور ان کے خاندان نے بلیک میل ہونے کے بجائے گینگ کے سامنے مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے بتایا کہ 'ہم نے منصوبہ بندی کی، معلومات اکٹھی کیں۔ فیس بک سے گینگ کے ارکان کی تصویریں ڈاؤن لوڈ کیں اور زیادتی کے ویڈیو کلپس اکٹھے کرنے شروع کیے۔ میں نے اور بھائی نے ایسی 98 ویڈیوز اکٹھی کیں جن میں 39 بچوں سے زیادتی کی گئی تھی۔ علی کو ان کوششوں میں مبین غزنوی کی مدد حاصل رہی۔ مبین کا تعلق بھی حسین خان والا سے ہے اور ان کے چند رشتے دار بچے بھی زیادتی کا شکار ہوئے۔[2]

وہ گاؤں میں رضاکارانہ سرگرمیوں میں پیش پیش رہے تھے اور اب مقامی انتخابات میں چیئرمین منتخب ہو چکے ہیں۔ مبین کے گھر کا گولیوں سے چھلنی دروازہ گاؤں کے بااثر گینگ کے خلاف ان کی جدوجہد کی کہانی بیان کر رہا ہے۔ مبین کہتے ہیں کہ 'یہ ایک منظم جرائم پیشہ گروہ تھا۔ جس کا تعلق گاؤں کے ایک بااثر خاندان سے تھا اور 2013 میں ویڈیوز منظر عام پر آنے کے باوجود بھی متاثرین میں اتنی جرات نہیں تھی کہ وہ ان کے خلاف کھڑے ہو سکیں۔ تاہم مبین نے علی اور ان کے خاندان کے ساتھ مل کر گینگ کے خلاف مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ گھر گھر گئے اور لوگوں کو ترغیب دی کہ وہ اس جرم کے خلاف آواز اٹھائیں۔

قانونی کارروائی:

انسداد دہشتگردی عدالت نے قصور زیادتی سکینڈل کے دو مجرموں کو عمر قید اور تین تین لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مبین کے مطابق 'گینگ کو مقامی ایم پی اے اور پولیس کی سرپرستی حاصل تھی۔ لوگ خوفزدہ تھے اور گینگ انھیں لوگوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کر رہا تھا۔ پولیس ہماری ایف آئی آرز بھی رجسٹر کرنے کو تیار نہیں تھی بلکہ معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔' بالآخر متاثرین نے مبین کے ساتھ حسین خان والا آنے والی مرکزی شاہراہ کو احتجاجاً بند کر دیا۔ مظاہرین کی پولیس کے ساتھ جھڑپ ہوئی جس میں متعدد مظاہرین اور پولیس اہلکار زخمی ہوئے اور پھر معاملہ عالمی میڈیا

---

[1] 1 نومبر 2016. ایکسپریس نیوز

[2] 1 نومبر 2016. ایکسپریس نیوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زینت بننے لگا۔ حکومت پر انسانی حقوق کی تنظیموں اور عوام کا دباؤ بڑھنے لگا تو پولیس کو کارروائی کرنا ہی پڑی۔ کئی برس خوف اور شرمندگی میں گزارنے کے بعد اب علی اپنی زندگی نئے سرے سے شروع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علی نے بتایا کہ 'جب میرے والدین کو پتہ چلا کہ میں کس کرب سے گزرا ہوں تو وہ بہت روئے۔ مجھے اپنا کھویا ہوا اعتماد بحال کرنے اور اس بارے میں بات کرنے میں کئی سال لگے۔ میں تو یہی سوچتا تھا کہ اگر میرے والدین خاندان اور دوستوں کو پتہ چلا تو وہ کیا سوچیں گے۔[1]

پاکستان کے شہروں اور دیہات میں ہونے والے جنسی واقعات کا تنقیدی جائزہ:

اسلام اور دو قومی نظریہ پر قائم ہونے والے ہمارے ملک پاکستان میں پچھلے 30 برسوں سے معصوم بچوں، بچیوں کو اغوا کرنے اور اُن کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر قتل کرنے کا بھیانک اور افسوس ناک، نہ رُکنے والا سلسلہ اب طوالت اختیار کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ خواتین کے ساتھ بھی اجتماعی اور انفرادی زیادتی کے واقعات بڑی شدت سے سامنے آرہے ہیں۔ کچھ واقعات تو رپورٹ ہو جاتے ہیں مگر اکثر تو اپنے خاندان کی عزت و وقار کی خاطر ایف آئی تک بھی درج نہیں کراتے ہیں۔ درندگی کا شکار ہونے والی نوجوان لڑکیاں اور خواتین خودکشی کر کے اپنی زندگی سے چھٹکارا حاصل کر لیتی ہیں، ایسے واقعات نے خواتین کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ غریب اور پوش فیملی کی خواتین کو ملازمت کے بہانے بلا کر اُن کی عزت تار تار کی جارہی ہے مگر ہر طرف صرف بات بیان بازی، مجرموں کی جلد گرفتاری کی تسلی تک محدود ہے۔ اولاد دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے، اس کے ساتھ بدفعلی اور بچیوں کے ساتھ زیادتی پھر اس کا قتل جہاں بہت بڑا قومی جرم ہے وہیں اُن والدین کے احساسات اور جذبات کا اندازہ کون لگائے گا ایسے واقعات سے دوچار ہونے والے خاندان کو گھن لگ جاتا ہے، وہ زندگی بھر اِس روگ کو لئے جیتے جی مردہ زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اِس سے زیادہ دکھ کی بات یہ کہ بچے اور بچیوں کو اغوا کر کے دوسرے ملکوں میں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں اِن دنوں اِس قسم کے واقعات میں جس تیزی سے اضافہ ہوا ہے، اُس سے پوری دنیا میں پاکستان کی جگ ہنسائی ہوئی ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یہاں ایسے مجرموں کو اسلامی اصولوں کے مطابق سزا دینے کا سلسلہ شروع ہو جائے تو معاملات بہتر ہو سکتے ہیں۔ ہمیں مغرب کے دباؤ میں آئے بغیر سعودی عرب، ایران اور دیگر اسلامی ملکوں کی طرح ایسے درندوں کو سرعام پھانسی دے کر نشانِ عبرت بنانا ہو گا، ورنہ ہمارا حشر بھی قوم لوط جیسا ہو جائے گا۔ ہماری اور مغرب کی تہذیب میں بہت فرق ہے۔

کس قدر بدنصیبی ہے کہ اسپتالوں سے نومولود بچے اغوا ہو رہے ہیں، تعلیمی اداروں میں بچیوں کی عزت اور آبرو محفوظ نہیں، اجتماعی زیادتی کے واقعات کی وڈیو بھی بنائی جارہی۔ حکومتیں عوام کے جان و مال و عزت و آبرو کی حفاظت کرنے میں مکمل ناکام ہیں بڑھتے ہوئے جرائم اور خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات کو نہ روکنا وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی بڑی ناکامی ہے جب تک جرم و سزا کا تصور عملی طور پر قائم نہیں ہو گا، ایسے واقعات کی روک تھام ممکن نہیں۔ عدالتوں میں پولیس کی کمزور تفتیش، عدالتوں میں وکلاء اور کبھی ملزمان کی عدم موجودگی کے باعث سماعتیں ملتوی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے

---

[1] 1 نومبر 2016. ایکسپریس نیوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں۔ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے پولیس کے نظام میں تبدیلی لانا ہوگی، جس تھانے کی حدود میں واقعہ رونما ہو اُس کے تھانے دار کو بھی سزا دی جائے تو کچھ بہتری آئے گی کیونکہ تھانہ کے عملے کو اپنے علاقے میں چور سے لے کر منشیات فروش اور جنسی درندوں کے بارے میں مکمل علم ہوتا ہے۔ ہمارا دین مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر جرم کی اسلامی سزا موجود ہے، ہمیں ایٹمی طاقت ہونے کے ناطے اِن سزائوں کو عملی شکل دینا ہوگی۔ مغرب کی ناراضی کے بجائے اللہ کی ناراضی کو اہمیت دینا ہوگی۔ ملکی قوانین میں کچھ تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ انٹرنیٹ سے فحش مواد کو لازمی نکالنا ہوگا، اِس کی حوصلہ شکنی کرنا ہوگی، ڈراموں میں لباس کا استعمال درست کرنا ہوگا، سوشل میڈیا کو اِس حوالے سے کنٹرول کرنا پڑے گا، وزارتِ اطلاعات کے ساتھ وزارتِ صحت کو بھی فعال ہونا ہوگا، میڈیا پر جنسی تشدد کو روکنے لئے خصوصی پیکجز چلانا ہوں گے، پرنٹ میڈیا میں اشتہارات کا سہارا لینا ہوگا، وزارتِ صحت کو جنسی طاقت کو بڑھانے والی ادویات کی سر عام فروخت پر پابندی لگانا ہوگی، وزارتِ قانون کو ایسا قانون بنانا ہوگا کہ کوئی بھی شخص ملازمت کے لئے کسی دوسرے شہر جائے تو اُسے اپنے گھر کی ایک خاتون کو بیوی، بہن اور بیٹی میں سے کسی کو بھی ساتھ رکھنا ہوگا، حکومت کو بھی ایسے اقدامات کرنا چاہئے کہ ہر شخص کو اس کے اپنے شہر میں ہی ملازمت کے مواقع مل سکیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ ملک بھر میں خواتین اور بچوں سے زیادتی اور تشدد کے بڑھتے واقعات کے پیشِ نظر سندھ پولیس میں اینٹی ہراسمنٹ یونٹ بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس حوالے سے سخت ترین قانون سازی کی جائے تاکہ مجرموں کو نشانِ عبرت بنا دیا جائے۔ ایسے جرم میں ملوث لوگوں کو جب تک جنسی کشش کے احساسات سے محروم نہیں کیا جائے گا ایسے واقعات کی روک تھام ممکن نہیں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

جنسی استحصال کے اسباب اور محرکات اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سد باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

جنسی استحصال کے اسباب اور محرکات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنسی استحصال کے اسباب اور محرکات

معاشرہ میں بہت سی برائیاں رواج پاتی جارہی ہیں جن میں ایک گھناؤنا عمل جنسی زیادتی بھی ہے۔زیادتی کا یہ عمل نوجوان لڑکیوں کے جنسی استحصال سے شروع ہوا بعد ازاں نوجوان لڑکے بھی اس کا بری طرح شکار ہوئے اور اب نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ پاکستانی معاشرہ میں بچوں پر جنسی استحصال کے کیسز بہت بڑھتے جارہے ہیں۔لیکن معاشرہ میں بڑھتی ہوئی اس سماجی برائی کے بہت سے اسباب و محرکات بھی ہیں اور ان اسباب کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے تاکہ اس گھناؤنے جرم پر قابو پانے کی راہ نکالی جاسکے۔ان محرکات واسباب میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

بڑے پیمانے پر فحش مواد کا پھیلاؤ:

حالیہ سالوں میں معاشرے میں بڑے پیمانے پر فحش مواد کا پھیلاؤ ہوا ہے اور یہ مواد سی ڈیز،انٹرنیٹ اور کیبل نیٹ ورکس کے ذریعے پورے معاشرے میں سرایت کرچکا ہے۔جب نوجوان اس قسم کے مواد کو دیکھتے اور پڑھتے ہیں تو ان میں جنسی ہیجان پیدا ہوتا ہے۔نوجوانوں کے لیے صحت مند تفریحی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں اور وہ اپنی توانائیوں کو میدانی کھیلوں میں استعمال کرنے کی بجائے میڈیا کے غلط استعمال پر صرف کررہے ہیں جس سے وہ بڑی تیزی کے ساتھ اخلاقی انحطاط کا شکار ہورہے ہیں۔بے قابو خواہشات کا اظہار زنا بالجبر اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ایک مرتبہ برائی کا مرتکب شخص اس کے دوبارہ ارتکاب میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ بے باک ہوجاتا ہے اور رفتہ رفتہ ہلاکت کے گڑھے میں گرجاتا ہے۔[1]

برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا:

اچھے افراد کے مشاغل مثبت جبکہ برے افراد کے مشاغل منفی نوعیت کے ہوتے ہیں۔بری صحبت انسان کی تباہی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔برے افراد کی صحبت میں بیٹھنے والے بہت سے افراد منشیات،جوئے اور بدکرداری کے عادی ہوجاتے ہیں۔برے دوست انسان کی برے کاموں میں معاونت اور حوصلہ افزائی کرکے اس کے ضمیر کی آواز کو دبانے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں ۔کم عمری میں چونکہ شعور ناپختہ ہوتا ہے اس لیے صحیح دوستوں کے چناؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی صحبت پر نظر رکھیں اور اگر ان کے تعلقات کسی منفی کردار والے بچے یا نوجوان سے ہوجائیں تو ان کا فی الفور احتساب کرکے ان کو بھٹکنے سے بچائیں۔[2]

والدین اور بچوں کے عدم تبادلہ خیال:

والدین کو اپنے بچوں کو زیادہ فاصلے پر نہیں رکھنا چاہیے۔ان کی دلچسپیوں اور سرگرمیوں کا خود بھی حصہ بننا چاہیے۔ان کے روزمرہ کے معمولات کے بارے میں معلومات رکھنی چاہئیں۔جو والدین اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ رکھتے ہیں وہ اپنے

---

[1] مختار،احمد،فکری غربت کا المیہ،اردو مرکز،لاہور،2006ء،ص 23

[2] ارشد،عبدالرشید،واردات ومشاھدات،مکتبہ رشیدیہ،لاہور،2001 ص 43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے بدلتے ہوئے رجحانات سے بروقت آگاہ ہو جاتے ہیں اور کسی بھی منفی تبدیلی پر بروقت قابو پاسکتے ہیں۔ والد کی اپنے بچے اور والدہ کی اپنی بچی سے دوستی ان کی شخصیت کی نشوونما اور پختگی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ دور حاضر میں معیشت کی گاڑی کو چلانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ضروریات زندگی کو پورا کرنا کسی آزمائش سے کم نہیں۔ ان حالات میں کئی گھروں کے معاملات کو درست رکھنے کے لیے شوہر اور بیوی کو بیک وقت محنت کرنا پڑتی ہے۔ معاشی ذمہ داریوں کی وجہ سے کئی مرتبہ والدین اپنے بچوں کے مشاغل سے غافل ہو جاتے ہیں اور اسی دوران اولاد بھٹک جاتی ہے۔ والدین کو اپنا معیار زندگی بلند کرنے پر نسبتاً کم اور اولاد کی تربیت پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اگر اولاد کی تربیت درست ہوگئی تو معیار زندگی پر کیے گئے سمجھوتے کا وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود ازالہ ہو جائے گا۔ دور حاضر کے بہت سے والدین اور ان کی اولادوں کے درمیان ایک "جنریشن گیپ" پایا جاتا ہے۔ بعض ناخواندہ یا کم پڑھے لکھے والدین جدید ٹیکنالوجی کے منفی اثرات سے بے بہرہ ہیں۔ وہ کمپیوٹر پر مشغول بچوں کو تعلیمی معاملات میں مصروف سمجھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقت میں ٹیکنالوجی کا غلط استعمال کیا جارہا ہوتا ہے۔ والدین کو بچوں کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیے اور ان کے کمپیوٹر اور موبائل فون کے استعمال کی نگرانی کرنی چاہیے تاکہ ان کو بے راہ روی سے بچایا جاسکے۔[1]

دینی تعلیمات سے دوری:

ہمارا معاشرہ بتدریج دینی تعلیمات سے دور ہوتا جارہا ہے۔ قرآن مجید میں ظاہری اور پوشیدہ گناہوں اور برائیوں کی بھرپور طریقے سے مذمت کی گئی ہے۔ بدکرداری اور منکرات کو اخروی تباہی کے ساتھ ساتھ دنیا کی تباہی اور بربادی کا بڑا سبب قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ہمارے سماج میں قرآن مجید کو سمجھنے کا شوق اور جستجو نہیں ہے اس لیے برائی کے کاموں کے نقصانات کے بارے میں بھی شعور اور آگاہی کی سطح انتہائی پست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں سورہ بنی اسرائیل میں زنا کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے، وہیں پر اللہ تعالیٰ نے جنسی بے راہ روی کا شکار قوم سدوم کا ذکر بھی قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے کیا ہے۔ اس قوم کے لوگ جنسی طور پر عورتوں کی بجائے مردوں کی طرف مائل تھے۔[2]

اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی حضرت لوطؑ ان کو صحیح راستے پر آنے کی دعوت دیتے رہے لیکن ان ظالموں نے حضرت لوطؑ کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ حضرت لوطؑ اصلاح کی شرط پر قوم کے لوگوں کے ساتھ اپنی بیٹیاں بیاہنے پر بھی آمادہ ہو گئے لیکن ان بدبختوں نے اپنے رسول کی دعوت کو قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو بلندی پر اُٹھا کر پستی کی طرف پٹخ دیا اور اس قوم کے ہر بدکار شخص کو نشانہ باندھ باندھ کر پتھروں سے کچل ڈالا۔ قوم لوطؑ کا واقع آنے والی قوموں کے لیے باعث عبرت ہے۔ اس درس عبرت کو حاصل کرنے کے لیے قرآن وسنت سے وابستگی انتہائی ضروری ہے۔ یہ المیہ کا مقام ہے کہ آج عصری تعلیم وترقی کا جذبہ رکھنے والی قوم اس نسخہ کیمیا سے غافل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فلاح ونجات کے لیے

---

[1] اختر، پروفیسر رفیق، اسلام اور عصر جدید، سنگ میل پبلشرز، لاہور، 2006ء، ص34

[2] ارشد، عبدالرشید، واردات ومشاھدات، ص34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل فرمایا تھا۔[1]

نامناسب لباس:

ہمارا معاشرہ دینی تہذیب سے دور سے دور جارہاہے اور اسی وجہ سے ہمارا لباس مغربی ہوتا جارہاہے مغربی کلچر دیکھ دیکھ کر ہم ان جیسا بننا چاہ رہے ہیں اور ءہ اثرات ہماری بچیوں کے لباس پر بھی پڑرہے ہیں اکثر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ کم سن بچی کو کوئی بھی لباس پہنا دیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں، ایسا ہرگز نہیں جب بچیاں بنا بازو کے شرٹ اور تنگ پینٹ پہنے گیں تو جنسی درندے جو کہ الیکٹرونک میڈیا، انٹرنیٹ مڈیا دیکھ دیکھ کر اپنی ہوش کھو بیٹھے ہیں وہ کسی نا کسی چیز کو پکڑ گے چاہے وہ کوئی بھی ہو، کیونکہ عورت کا لباس مرد کے دل میں اٹھنے والے خیال کو ابھارتا ہے اسی طرح کا ایک بیان پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے دیا انکا کہنا تھا "ایچ بی او کے میزبان جوناتھن سوان کی جانب سے وزیر اعظم عمران خان سے ریپ سے متعلق ان کے گذشتہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا گیا کہ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کا لباس مردوں کو ریپ کی ترغیب کا باعث بنتا ہے؟ جس کے جواب میں عمران خان کا کہنا تھا کہ اگر خواتین کم کپڑے پہنیں گی تو اس کا اثر مردوں پر تو ہو گا اگر وہ روبوٹ نہ ہوئے تو وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ اس میں پریشان کن بات یہ تھی کہ صرف ایک فیصد جنسی جرائم رپورٹ ہوتے ہیں کیونکہ متاثرہ شخص کے گھر والے شرم کی وجہ سے اس کو رپورٹ نہیں کرتے یعنی اس کا مطلب ہے کہ صرف ایک فیصد ایسے جرائم کا مقابلہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کرتے ہیں جبکہ 99 فیصد کیسز سے نمٹنے کی ذمہ داری معاشرے پر ہے لہٰذا اس سلسلے میں معاشرے کی آگاہی ضروری ہے۔[2]

عمران خان کا کہنا تھا کہ پاکستان اور مغربی معاشرے میں فرق یہ ہے کہ یہاں لوگ بے باک مواد دیکھنے کے عادی نہیں ہیں اس لیے جب اس قسم کا مواد بچے موبائل فون پر یا فلموں میں دیکھتے ہیں تو اس کا اثر معاشرے پر ہوتا ہے جس کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔ ان کہنا تھا کہ ان چیزوں کا اثر آپ (میزبان) پر نہ ہو کیونکہ آپ ایک ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جہاں یہ سب عام ہے لیکن پاکستانی معاشرہ اس سے مختلف ہے اور یہ کہنا کہ جو بھی ہماری تہذیب ہے سب کے لیے قابل قبول ہونی چاہیے، یہ ثقافتی سامراجیت ہے۔

عدالیہ کا غیر منصفانہ رویہ:

کسی بھی ریاست کے بنیادی ستونوں میں سے اہم ترین ستون انصاف کا قیام ہے اور اسلام بھی اسی بنیادوں پہ پوری دنیا میں پھیلا جس کو بہترین انداز میں اللہ کے نبی صل اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع میں بھی بیان فرمایا کہ کسی گورے کو کالے پر یا کسی کالے کو گورے پر، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری نہیں لیکن اگر اس میں تقویٰ ہے تو اللہ کے ہاں اس کا اعلیٰ مقام ہے لیکن غرور و تکبر اور اکڑ پھر بھی نہیں دکھائے گا۔ اسی طرح ایک فاطمہ نامی عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اختر، پروفیسر رفیق، اسلام اور عصر جدید، ص 37

[2] ارشد، عبدالرشید، واردات ومشاھدات، ص 38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے جس نے چوری کی ہوتی ہے تو اس کے لیے بہت سفارشیں آتی ہیں کہ اس کا تعلق اچھے خاندان سے ہے ان کو معاف کر دیا جائے اور اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا اور فرمایا زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ اس طرح کرتے تھے کہ امیر کو چھوڑ دیتے اور غریب کو سزا دیا کرتے تھے۔ دراصل کسی بھی مثالی معاشرے کے لیے اس غیر منصفانہ عدل وانصاف کو جڑ سے اکھاڑنا ہو گا اور قانون کی نظر میں سب کو برابری کے ذمرے میں لانا ہو گا نہیں تو اس سے ہماری ساری نسلیں تباہ ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ جہاں پہ عدل نہیں ہو گا وہاں پہ چوری، حق تلفی، قتل وغارت، قانون شکنی اور ظلم وبربریت کا بازار ہی سرگرم ہو گا۔ حالانکہ انصاف کے قیام کے لیے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے عظیم حکمران نے بھی اپنے آپ کو پیش کر دیا اور آپ سے جو کوئی سوال کرتا آپ نے کبھی اس کا برا نہیں منایا اور نہ ہی ان سے بدلہ لیا حالانکہ آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے تو کسی نے سوال کیا کہ آپ نے جو کپڑا سب میں تقسیم کیا تھا اس سے تو پورا لباس نہیں بن رہا لیکن آپ کا لباس کس طرح بن گیا تو قربان جاؤں اس عظیم پیغمبر کے عظیم صحابی اور 2لاکھ مربع میل پہ حکمرانی کرنے والے حکمران پہ جس نے اس آدمی پہ غضب ناک ہونے کی بجائے اپنے بیٹے عبد اللہ سے فرمایا کہ اس سوال کا جواب دو تو انہوں نے کہا کہ میرے والد کے پاس اچھا لباس نہیں تھا اور اس کپڑے سے نہ میرا لباس بن رہا تھا اور نہ ہی ان کا بن رہا تھا تو میں نے اپنے حصہ کا کپڑا بھی ان کو دے دیا۔[1]

اور ان کا لباس بن گیا جس سے سائل مطمئن ہو گیا اسی طرح اور بھی کئی واقعات ایسے ہیں جہاں پہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ نے بھی اپنے آپ کو انصاف کے لیے پیش کیا اور سرخرو بھی ہوئے اور یہی وجوہات ہیں جس کی بدولت اسلام نے حکمرانی کی اور آپ کے انصاف کا بول پوری دنیا میں بالا ہو گیا۔ جب ہم اپنے ملک کو اسلامی ریاست بنانے کا نعرہ لگائیں گے تو ہمیں بہت سی قربانیاں پیش کرنی ہوں گی اور اگر کوئی قانون شکنی کرے گا تو اس کو سزا ضرور ملے گی چاہے وہ ہمارا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو لیکن اس ملک میں کوئی بھی امیر کو چھونے کی بھی ہمت نہیں کر سکتا اور غریب سڑک پہ ریڑھی کھڑی کرنے کے لیے بھی کورٹ کچہریوں کے دھکے کھاتا خالق حقیقی سے جا ملتا ہے اور کوئی ضمانت لینے کے لیے چھٹی والے دن بھی عدالتیں کھلوا لیتا ہے اور 50 کے اسٹام پہ بغیر کسی بیماری کے جعلی رپورٹس بنوا کے بیرون ملک دوڑ جاتا ہے اور ہم یہاں چیختے رہتے ہیں۔[2]

اس ملک کا عدالتی نظام کچھ اس طرح ہے کہ یہاں سالہا سال کیس چلتے رہتے ہیں اور جب اس کا فیصلہ ملزم کے حق میں آتا ہے تب اسے فوت ہوئے بھی 10 سال ہو چکے ہوتے ہیں لیکن وہی کیس کسی امیر کا ہو تو اس کے لیے سیر و تفریح کا باعث بن جاتا ہے اور ثبوت ہونے کے باوجود ان کو باعزت بری کر دیا جاتا ہے اور اگر عوام کا تھوڑا سا ڈر بھی ہو تو کیس کو طول دے دیا جاتا ہے اور کبھی ان کو باہر بھیج دیا جاتا ہے تو کبھی ان کی سزا دی جاتی ہے تو اس سزا کے خلاف اپیل پہ فیصلہ کرتے

---

[1] مختار، احمد، فکری غربت کا المیہ، ص28

[2] ارشد، عبد الرشید، واردات ومشاہدات، ص42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے سالہا سال لگا دیتے ہیں اور پھر اس کے عدالت میں پیش ہونے کے لیے استثنیٰ والی درخواست دائر کر دی جاتی ہے اس طرح پہلے یہ کیس چلتا رہتا ہے۔ کہ اس نے پیش ہونا ہے یا نہیں اور پھر ضمانت پہ کیس چلتا اور فرد جرم والا ڈرامہ رچایا جاتا اور پھر آخر میں مک مکا کر کے اس کی سزا کو ہی کالعدم قرار دے دیا جاتا اور وہ وکٹری کا نشان بناتے ہوئے عدالت سے سرخرو ہو کے نکلتا ہے جو کہ عدالتوں کے منہ پہ زوردار طمانچہ ہے اب ہم دیکھ رہے ہیں کئی کرپٹ سیاستدانوں کو پکڑ کے جیل میں ڈالا جاتا لیکن عدالتیں انہیں بیرون ملک عیش کروا رہی ہوتی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اقتدار میں تھے تو ان معزز ججوں کو بھی عیش ہی کرواتے تھے جو کہ ثبوت ہونے کے باوجود انہیں اندھا کرنے کے لیے کافی ہے۔ اسی لیے جنسی زیادتیاں کرنے والے مجرم پیسے دے کر یا بڑے بندے کی سفارش کروا کر بچ جاتے ہیں، اکثر والدین جن کے بچوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا انکا یہی کہنا تھا کہ عدالتی نظام غیر منصفانہ ہے لہذہ ہم کس کو پانا دکھ بتائیں اسی وجہ سے غریب طبقہ چپ کر جاتا۔[1]

مجرم کی ذہنی علالت:

پیڈو فائل' ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بچوں سے جنسی رغبت رکھتا ہو۔ پاکستان کے ضلع قصور میں گذشتہ ڈیڑھ برس کے دوران پیڈو فائلز کے دو بڑے واقعات سامنے آئے جن میں زینب قتل کیس اور چونیاں میں چار بچوں کا اغوا اور قتل کا کیس شامل ہے۔ اگر قصور کے ان دونوں واقعات میں ملوث قاتلوں کی عادات واطوار کا جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ عمران علی (زینب کا قاتل) اور سہیل شہزادہ (چونیاں واقعے کا ملزم) کی شخصیات میں بہت سی مماثلتیں ہیں۔ ان دونوں افراد کی شخصیات میں کیا قدریں مشترک ہیں، ذیل میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔[2]

عمران علی اور سہیل شہزادہ نے اپنی جنسی ہوس کی تسکین کے لیے ایک ہی (مخصوص) عمر کے بچوں اور بچیوں کا انتخاب کیا، یعنی پانچ سے 11 برس کی درمیانی عمر کے بچے۔ دونوں نے جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد بچوں کو قتل کیا۔ ماہرِ نفسیات ڈاکٹر فرح ملک نے بی بی سی کو بتایا کہ 'پیڈو فائلز میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہم عمر افراد سے دوستی کے بجائے بچوں سے دوستی کرنا پسند کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بچوں کو اپنے اچھے سلوک سے اپنی طرف راغب کرتے ہیں۔' ان کا مزید کہنا تھا کہ ایسے افراد جنسی طور پر غیر فعال ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ آسان ٹارگٹ ڈھونڈتے ہیں۔[3]

لاوارث بچوں کی عدم تحفظ:

ڈاکٹر فرح ملک نے بی بی سی کو بتایا کہ 'تحقیق کے بعد ہمیں یہ پتا چلا ہے کہ ایسی جگہ جہاں مزار ہو گا وہاں ایسے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں کیونکہ مزار گھر سے بھاگنے والے اور لاوارث بچوں کی پناہ گاہ ہوتی ہے۔ سہیل کے محلے داروں کے مطابق سہیل چونیاں میں واقع ایک مزار پر زیادہ تر وقت گزارتا تھا اور منشیات کا استعمال کرتا تھا۔[4]

---

[1] اختر، پروفیسر رفیق، اسلام اور عصر جدید، ص 42

[2] ایضاً، ص 56

[3] ایضاً، ص 45

[4] انور، محمد بن اختر، تربیتِ اولاد اور جدید تحقیقات، شعبہ تحقیق و تصنیف، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور، 2004ء، ص 143

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادتی کے بعد سزا کے خوف سے قتل کرنا:

سہیل اور عمران نے بچوں کو زیادتی کے بعد اس ڈر سے قتل کیا کہیں بچے ان کی اس زیادتی کے بارے میں شکایت نہ کر دیں۔ اس خصلت سے متعلق ڈاکٹر فرح نے بتایا کہ پکڑے جانے کے ڈر سے وہ زیادتی کے بعد قتل کر دیتے ہیں۔ جبکہ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی تکلیف دہ عمل ہوتا ہے اور پیڈوفائلز عموماً بچوں کی تکلیف سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔[1]

تنہائی پسندی:

ہم نے سہیل شہزادہ کے محلے داروں اور اہل علاقہ سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے ملتا جلتا نہیں تھا جبکہ زینب کے قاتل عمران علی کے عزیزوں کے مطابق وہ بھی زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتا تھا۔[2]

بذاتِ خود زیادتی کا شکار مجرم:

وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار نے بتایا سہیل شہزادہ ایک سیریل کلر ہے جبکہ زینب کے قاتل عمران علی کے حوالے سے سابق وزیر اعلی شہباز شریف نے بھی یہی بیان دیا تھا۔ پولیس حکام کے مطابق سہیل شہزادہ نے تمام قتل اکیلے ہی کیے جبکہ عمران علی نے بھی تمام بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کی وارداتیں اکیلے ہی کیں تھیں۔ ماہر نفسیات ڈاکٹر فرح ملک کے مطابق پیڈوفائلز اکیلے یہ کام اس لیے کرتے ہیں کیونکہ ان کو اس کام میں دلچسپی ہوتی ہے اور زیادہ تر یہ وہی شخص کرتا ہے جس کے اپنے ساتھ زیادتی ہوئی ہو۔ اسے ہم ایک سیکھا ہوا عمل کہتے ہیں۔[3]

دوسری جانب آر پی او سہیل تاجک نے بی بی سی کو بتایا کہ 'سہیل شہزادہ کو 12 سال کی عمر میں زیادتی کا نشانہ بنایا گیا بچوں کو چھیڑنا سہیل شہزادہ کے محلے دار اشرف نے بی بی سی کو بتایا کہ 'ان کی 11 سالہ بیٹی نے شکایت کی تھی کہ ایک کالے کپڑوں والا شخص مجھے چھیڑتا ہے اور میرا پیچھا کرتا ہے۔ معلوم کرنے پر میری بچی نے سہیل کی نشاندہی کی جس پر میں نے اور میرے محلے داروں نے یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا کہ یہ محلے دار ہے اور ایسا نہیں کر سکتا۔ عمران علی کے کیس میں بھی ایسے ہی واقعے کا ذکر اس کے اہل علاقہ نے بھی کیا تھا۔ انھوں نے بتایا تھا کہ یہ شخص کم عمر بچیوں کو چھیڑتا تھا جس پر محلے داروں سے مار بھی کھا چکا تھا۔[4]

تاہم ماہرِ نفسیات کے مطابق پیڈوفائلز اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ پاتے اس لیے اکثر اس کوشش میں رہتے ہیں کہ 'بچوں کو چھیڑیں۔ ان کے ساتھ کھیلیں اور دوستی کریں۔' سہیل شہزادہ نے سنہ 2011 میں اعظم نامی پانچ سالہ بچے کو بھی زیادتی کا نشانہ بنایا تھا۔ اعظم کے والد سعید اختر کے مطابق 'انھوں نے سہیل شہزادہ کو اپنے بیٹے کے ساتھ زیادتی کرتے رنگے

[1] اختر، پروفیسر رفیق، اسلام اور عصر جدید، ص56

[2] ایضاً، ص87

[3] ایضاً، ص98

[4] ایضاً، ص92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں پکڑا تھا۔' یاد رہے کہ یہ وہی کیس ہے جس میں سہیل ڈیڑھ سال کی قید بھی کاٹ چکا ہے۔[1]

جنسی تسکین کے لئے لالچی حربوں کا استعمال:

سہیل شہزادہ اور علی عمران نے تمام وارداتیں اپنے علاقے سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے کے اندر اندر کیں، جبکہ یہ دونوں بچوں کو کسی نہ کسی چیز کا لالچ دے کر اپنے ساتھ لے گئے۔ آر پی او شیخوپورہ سہیل تاجک نے بتایا کہ سہیل شہزادہ بچوں کو اپنے ساتھ یہ کہ کر رکشے پر لے جاتا تھا کہ میں تمہیں کوئی چیز لے کر دوں گا یا پھر میرے ساتھ لکڑیاں اٹھوا کر رکشے پر رکھوانے پر تمھیں 50 یا 100 روپے دوں گا جس کی وجہ سے بچے اس کے ساتھ چل پڑتے۔[2] ایسا ہی بیان پولیس حکام کی جانب سے زینب کے قاتل کے متعلق بھی آیا تھا کہ عمران علی بچیوں کو کھانے پینے کا لالچ یا پھر والدین کے پاس لے کر جانے کا کہہ کر بچیوں کو اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ تاہم ماہر نفسیات ڈاکٹر فرح ملک کے مطابق 'پیڈو فائلز زیادہ تر اپنے ارد گرد موجود بچوں کو ہی اپنا نشانہ بناتے ہیں چاہے وہ ان کے چھوٹے بہن بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔[3]

ضدی شخصیت:

آر پی او سہیل تاجک نے بتایا کہ 'جب ہم نے سہیل شہزادہ کو گرفتار کیا تو اس نے جرم سے انکار کر دیا اور اس کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی ندامت نہیں تھی جبکہ ثبوت سامنے رکھنے پر اس نے اعتراف جرم کر لیا۔ زینب کے قاتل عمران علی نے بھی پکڑے جانے پر جرم سے انکار کیا تھا تاہم ثبوت دیکھنے بعد اس نے بھی اعتراف جرم کر لیا تھا۔[4]

حدود اللہ کا عدم نفاذ:

کسی بھی معاشرے میں جب سزا کا تصور ختم ہو جائے تو جرم سر نکالتا ہے اور جو سزائیں اللہ نے منتخب کی ہوں اس سے امن ہی امن ہے۔ خود انسانی فطرت طبعاً حرام کو ناپسند کرتی ہے اور جرم کرنے والے کو سزا دینا چاہتی ہے۔ پھر معاشرے میں امن وامان قائم کرنے کے لئے جرم کی سزا دینا ضروری ہے۔ اگر جرم پر سزا ختم ہو جائے تو وہ معاشرہ درندوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ حکومت کا قیام بھی اسی لئے ہوتا ہے کہ مجرموں کو کیف کردار تک پہنچا کر دوسرے انسانوں کے جان ومال اور عزت آبرو کا تحفظ کرے۔[5] خود قرآن پاک حدود کے نفاذ کے دو ہدف یا مقصد بیان کرتا ہے چوری کے جرم میں فرمایا:

"جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللهِ"[6]

---

[1] اختر، پروفیسر رفیق، اسلام اور عصر جدید، ص105

[2] ایضاً، ص132

[3] ایضاً، ص123

[4] انور، محمد بن اختر، تربیتِ اولاد اور جدید تحقیقات، ص156

[5] ایضاً، ص145

[6] المائدہ:33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی جرم کی سزا اور دوسروں کے لئے عبرت کا سامان اسی طرح قصاص کے سلسلے میں فرماتا ہے:

"وَلَكُم فِي القِصاصِ حَيوٰةٌ يٰأُولِي الأَلبٰبِ لَعَلَّكُم تَتَّقونَ"[1]

"اے عقل والو! تمہارے لئے قصاص لینے میں زندگی ہے تاکہ تم (اس قانون کی خلاف ورزی کرنے سے) پرہیز کرو"

لہٰذا جرم کی سنگینی کے لحاظ سے شریعت نے سزائیں مقرر کی ہیں۔ تاکہ لوگوں کے دلوں میں سزا کا خوف پیدا ہو اور وہ پھر جرم کے ارتکاب کی ہمت نہ کریں۔ اور عبرت کا مفہوم یہ ہے کہ سزا برسرعام دی جائے۔ تاکہ عوام الناس اس سے عبرت حاصل کریں اور آئندہ ان جرائم سے پرہیز کریں حدود اللہ کا نفاذ خیر و برکت کا باعث ہے۔ حدود نافذ ہونے سے معاشرہ مستحکم ہوتا ہے۔ امن و امان قائم ہوتا ہے۔ ہر ایک کی جان، مال، عزت، و آبرو محفوظ ہوتی ہے۔ آپس میں محبت ہمدردی اخوت بڑھتی ہے۔ جس کے نتیجے میں مالی خوشحالی اور افزائش رزق ہوتی ہے۔ زمین اپنے خزانے اگلتی ہے۔ تو آسمان سے باران رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ کا ارشاد ہوتا ہے:

"وَلَوأَنَّهُم أَقامُوا التَّورىٰةَ وَالإِنجيلَ وَما أُنزِلَ إِلَيهِم مِن رَبِّهِم لَأَكَلوا مِن فَوقِهِم وَمِن تَحتِ أَرجُلِهِم"[2]

"کاش انھوں نے تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان پر رب کی طرف سے نازل کی گئیں تھیں۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ان کے لئے اوپر سے رزق برستا اور پاؤں کے نیچے سے اُبلتا"

سورۃ اعراف میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَـٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ وَلَـٰكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَـٰهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ"[3]

"اگر بستی والے لوگ ایمان لائیں اور اللہ سے ڈریں تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروزے کھول دیں گے۔ مگر انہوں نے جھٹلایا تو پھر ہم نے ان کو ان کی کرتوتوں کی وجہ سے پکڑ لیا"

اس ارشاد الٰہی سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کے قانون کو نافذ کرنے سے برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جب کہ اس سے اعراض کرنا سراسر نقصان اور تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ در اصل اللہ کا قانون ہر افراط و تفریط سے پاک متوازن قانون ہے۔ جس میں اللہ نے انسان کی فطرت کے مطابق اصول و احکام دیئے ہیں اور وہ ہیں بھی قابل عمل۔ انسانی ہمت سے بڑھ کر بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی ہمت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔[4]

---

[1] البقرہ:179

[2] المائدہ:66

[3] الاعراف:96

[4] اختر، پروفیسر رفیق، اسلام اور عصر جدید، ص142

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدین کی غفلت اور عدم توجہ:

ہمارا معاشرہ بچوں سے زیادتی خصوصاً جنسی زیادتی کا اعتراف بہت ہی کم کرتا ہے۔ ایک طویل عرصے سے پاکستانی معاشرہ گھر کی چاردیواری کے اندر اس قسم کی زیادتی کا اعتراف ہی نہیں کر رہا تھا۔ درحقیقت پاکستانی معاشرے میں مضبوطی سے گُتھا ہوا خاندانی نظام بچوں پر ہونے والے اس گھناؤنے ظلم پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ [1]

عام خیال ہے کہ زیادہ تر بچیاں ہی جنسی زیادتی کی شکار ہوتی ہیں لیکن بچے بھی یکساں طور پر اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ دوسری جانب بچوں سے زیادتی کے واقعات محض ان پڑھ اور غریب طبقوں تک محدود نہیں۔ 'یہ پوری دنیا میں ہوتا ہے، ہر خطے، ہر طبقے، ہر معاشی گروہ میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ لڑکے جنسی زیادتی کا بہت زیادہ شکار ہوتے ہیں لڑکیوں کے برابر ہی۔ وجہ یہ ہے کہ معاشرتی لحاظ سے لڑکیوں کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے جبکہ لڑکوں کے بارے میں عام تاثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کر لیتے ہیں۔

---

[1] انور، محمد بن اختر، تربیتِ اولاد اور جدید تحقیقات، ص167

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جنسی استحصال کا سدباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جنسی استحصال کا سدباب

اسلام نے جہاں زندگی کے ہر معاملہ میں اصول ومبادی سکھلائے اور رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر ان کا ثبوت فراہم کیا اسی طرح انسانی نفسیات کے متعلق کامل معلومات دی گئیں اور وہ معاملات جن میں انسان بے راہ روی کا شکار ہو سکتا ہے ان کے سدباب کے لئے جزاو سزا کا مکمل فلسفہ اسلام نے سکھلایا۔ان اصول ومبادی پر عمل ہی کی بدولت آج کے دور میں جنسی استحصال جیسے گھناؤنے جرم پر قابو پایا جاسکتا ہے۔لہذا جنسی استحصال کے سدباب کے لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں درج ذیل دو طریقے بتائے گئے ہیں:

1. تربیتِ اطفال
2. شرعی حدود کا نفاذ

ان دو نکات کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف تو پر مسلمان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت دینی اعتبار سے مستحکم کرے تاکہ وہ جرائم کی طرف مائل ہی نہ ہو سکیں۔دوسرے نکتہ کی وضاحت یہ ہے کہ اگر بالفرض تربیت میں کمی رہ گئی یا معاشرتی اثرات سے کوئی برائی پیدا ہوگئی تو اب شرعی سزا دیتے ہوئے اس جرم کا سدباب کیا جائے۔ذیل میں ان دونوں نکات کی وضاحت پیش کی جاتی ہے:

تربیتِ اطفال:

اولاد والدین کے لیے ایک انمول تحفہ ہے جس کو حاصل ہو جائے ان کی زندگیاں ایک نیا رخ اختیار کر لیتی ہیں ان کی زندگیوں کا محور ان کی اولاد بن جاتی ہے۔بعض اوقات اولاد کی خواہش میں انسان کے کئی ماہ وسال انتظار میں صعوبتیں جھیلتے ہوئے گزر جاتے ہیں اور جن کو یہ نعمت حاصل ہوتی ہے تو کبھی والدین کی طرف سے بے رغبتی لاپرواہی نظر آتی ہے اور کہیں بے جا لاڈو پیار۔دین اسلام انسانی فطرت کی عکاسی کرتا ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد کی خواہش نبیوں نے بھی کی۔اولاد کی خواہش انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اولاد کی خواہش رکھنا ایک فطری عمل ہے۔[1] قرآن مجید میں سیدنا زکریا علیہ السلام کی دعا مذکور ہے۔

"وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا"[2]

"(اے اللہ) مجھے اپنے مرنے کے بعد قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے بہترین وارث عطا کر"

سیدنا زکریا علیہ السلام کی اس دعا کا محور نیک اولاد تھی جو ان کے لیے اور آنے والے دور کے لوگوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہو۔زکریا علیہ السلام کی ایک اور دعا اس ضمن میں قرآن میں موجود ہے:

---

[1] نقوی، ضامن نقوی، فلسفہ نفس، ہندوستان اکیڈیمی، 1932، ص6

[2] مریم:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ"[1]

"اے اللہ اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر دے۔ بے شک تو دعاؤں کو سننے والا ہے"

اولاد کے مزاج کی تشکیل اور سیرت و کردار کا انحصار بچپن پر ہوتا ہے کیوں کہ ان واقعات کی حیثیت "النقش علی الحجر" (پتھر کی لکیر) جیسی ہوتی ہے۔ ماہرین نفسیات کہتے ہیں چھ ماہ کا بچہ جو دیکھتا ہے وہ اس کے ذہن پر نقش اور اس کے نہاں خانہ دماغ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ جدید تحقیقات نے اس بات کو بھی ثابت کر دیا ہے کہ دوران حمل میں کیے گئے والدین کے خصوصاً ماں کے کیے ہوئے عمل اخلاقیات، ایمانیات کے اثرات بچوں پر رونما ہوتے ہیں اور ان کے اندر جذب ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

"كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته"[2]

"تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کی بابت پوچھا جائے گا) کا بنیادی اصول طے کر کے ہمیں اولاد کی تربیت کی ذمہ داری سونپی ہے"

ہم مختصر طور پر ان مرحلوں کی جانب آتے ہیں جو والدین تربیت اولاد میں طے کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے صحیح طور پر ان مراحل کے لئے راہ نمائی لیتے ہیں:

1. پہلا مرحلہ: ولادت سے قبل
2. دوسرا مرحلہ: ولادت سے 3 سال کی عمر تک
3. تیسرا مرحلہ: چار سال سے دس سال کی عمر تک
4. چوتھا مرحلہ: دس سال سے چودہ سال کی عمر تک
5. پانچواں مرحلہ: پندرہ سال سے اٹھارہ سال کی عمر تک

اولاد نعمت خداوندی ہے:

اللہ رب العالمین نے نیک اولاد کی پرورش، نسل انسانی کی بقاء کے لیے ان کی ایمانی قوتوں کے لیے ابتدائے انسانیت کے مرحلوں پر میاں بیوی کو "وظیفۂ زوجیت" سے قبل دعا کی خصوصی تلقین کی ہے: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان ہے نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس تعلق قائم کرنے کے لئے آئے تو یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا"[3]

"اللہ کے نام کے ساتھ! اے اللہ ہمیں شیطان مردود سے بچا اور (اس اولاد کو بھی) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے"

---

[1] آل عمران:38

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجمعہ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، دار ابن کثیر، بیروت، دمشق، 2002ء، ط1، ص216

[3] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب التسمیۃ علی کل حال، ص49

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ سیدہ مریم علیہا السلام کی پیدائش سے قبل ہی ان کی والدہ نے انہیں اور ان کی نسل کو شیطان سے بچانے کے لئے اللہ کی حفاظت میں دے دیا تھا۔

"وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"[1]

"بے شک میں اس بچے کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں"

لڑکا اور لڑکی دونوں نعمت ہیں اللہ رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے:

"يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ "[2]

"اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز پر قادر ہے"

لڑکی کی پیدائش آج بھی اس ترقی یافتہ دور سے خود کو منسوب کرنے والوں کے لیے اسی طرح ہے جیسے جاہلیت کے ادوار میں ہمیں جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ (الٹرا ساؤنڈ) جدید دور کی اس تحقیق کے نتیجے میں قبل از وقت معلومات حاصل کر کے لڑکی کو ابارٹ (Abort) کرانا اللہ ربّ العالمین کی نافرمانی، سخت گناہ کی طرف انسان کو راغب کر دیتا ہے۔

اولاد آزمائش اور امانت ہے:

اولاد آزمائش ہے اور یہ بچپن کا دور انتہائی زرخیز قدرے طویل اور بہت اہم ہے۔ اولاد کی کردار سازی کے لیے بلند پایہ مہاراتِ حیات اور صحیح نظریات کا بیج بونا ضروری ہے لیکن یہ اتنی آسانی سے ممکن نہ ہو گا۔

"وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ"[3]

"اور جان رکھو تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامان آزمائش ہیں"

"الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا"[4]

"یہ مال اور یہ اولاد محض دنیاوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہیں"

اولاد کو حسن آداب و اچھی سیرت دینا فرض عین ہے:

سیدنا سعد بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر کوئی چیز نہیں"[5]

---

[1] آل عمران:36

[2] الشوریٰ:49-50

[3] الانفال:28

[4] الکھف:46

[5] ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن الترمذی، باب ماجاء فی ادب الولد، دار الغرب اسلامی، بیروت، 1996، ج3، ص 503

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں درج ذیل ہدایات شریعت نے دی ہیں:

1. فرائض کی تاکید:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تاکید کرو"[1]

2. حیا کی آبیاری:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے بچے جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو"[2]

3. اچھی تربیت:

اولاد کے لیے والدین خصوصاماں کی گود پہلی درس گاہ ہوتی ہے لہذا ان پر تربیت کی بھاری ذمہ داری آتی ہے۔کسی بھی عمارت کی بنیاد میں اگر پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی لگ جائے تو پوری دیوار ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔آج کے والدین اولاد کے اعلیٰ مہنگے تعلیمی اداروں میں داخلوں پر تو توجہ دیتے ہیں لیکن اچھے باکردار انسان بنانے کی فکر نہیں کرتے۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا:

"ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مشرک بناتے ہیں
اس لیے اپنے بچوں کو ادب سکھاؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو"[3]

4. فکر آخرت:

والدین غیر شعوری طور پر اللہ کے مقرر کردہ فرائض مؤخر کر کے بچے کے سامنے دنیاوی کاموں کو اہمیت دیتے ہیں مثلاً اکثر والدین بچوں کو فجر کے لیے نہیں اٹھاتے کہ وہ تھکے ہوئے ہیں روزے نہ رکھنے کا کہتے ہیں کہ پڑھ پڑھ کر کمزور ہو جائیں گے امتحانات کے ابتداء میں قرآن پڑھانے والوں کی چھٹی کر دیتے ہیں، وقت نہیں ہے۔یہ ساری فکر کا محور یہ ہوتا ہے یہ اولاد پڑھ لکھ کر ایک کامیاب انسان بن جائے جس کا معاشرے میں Status ہو۔گھر، گاڑی، بنگلہ۔

---

[1] ابن حنبل، احمد بن محمد بن حنبل، المسند، باب مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ج 11، ص 284

[2] ایضاً

[3] قشیری، مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب القدر، باب کل مولود یولد علی الفطرۃ، دار إحیاء التراث العربي، بیروت 1991ء، ج 1، ص 2047

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تربیتِ اطفال کے دینی انداز:

ملامت نہ کرنا:

زیادہ ڈانٹ سننا آدمی کے اپنے لیے باعث ندامت ثابت ہوتا ہے اس سے بچہ ضد کرنے لگتا ہے یہی وجہ ہے رسول اللہ ﷺ اس سے بہت گریز کرتے رسول اللہ ﷺ کے تربیت یافتہ صحابی سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مجھے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا اللہ کی قسم نہ تو کبھی آپ ﷺ نے مجھے اف کہا اور نہ یہ کہا کہ تم نے ایسے کیوں کیا یا ایسے کیوں نہیں کیا"[1]

بچوں کے ساتھ کھانا کھانا:

سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ کھانے کے دوران میں اپنے ہاتھ کو برتن میں جا بجا گھمار ہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے قریب سے کھایا کرو"[2]

بچوں کے لیے نظر بد کا دم:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو نظر بد اور تکلیف سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ دعا پڑھ کر دم کرتے تھے:

"أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ"[3]

"میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے"

اس کے علاوہ معوذتین اور آیۃ الکرسی بھی پڑھنا اس کا علاج بتایا۔

کام کرنے کا ڈھنگ سکھانا:

رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا اسے دیکھ کر فرمایا:

"ایک طرف ہو جاؤ میں تمہیں کھال اتار کر دکھاتا ہوں"[4]

---

[1] ابو داود، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، کتاب الادب، باب فی الحلم واخلاق النبی ﷺ، ج7، ص152

[2] ایضاً، الجامع السنن، باب فی اکل اللحم، ج5، ص597

[3] ایضاً، باب فی القرآن، ج7، ص117

[4] ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، السنن، کتاب الاضحیۃ، باب السلخ، ج4، ص347

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر میں داخلے کے آداب سکھانا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے میرے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو السلام علیکم کہا کرو یہ چیز تمہارے اپنے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے باعث برکت ہو گی"[1]

بڑوں کا ادب سکھانا:

ایک دفعہ عبد الرحمن بن سہل اور حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عبد الرحمن نے بات شروع کر دی تو فرمایا:

"بڑے کو بات کرنے دو بڑے کو بات کرنے دو"[2]

قرآن و حدیث کو اہم رکھنا اس کی محبت دل میں بٹھانا:

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ اسے دین کی فہم و فراست عطا فرما اور اسے قرآن کی تفسیر سکھا دے"[3]

علم کی جستجو پیدا کرنا:

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو یہ وصیت کی تم نہ علم کو مقابلے کے لیے سیکھو اور نہ جہلاء سے جھگڑنے کے لیے اور نہ ہی محفلوں میں ریاء و غرور کے لیے جب تم کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھو تو ان کے پاس بیٹھ جاؤ اگر تم صاحب علم ہوئے تو تمہارا علم مفید ہو گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تمہیں اپنے علم سے مستفید کریں گے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترغیب:

"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ"[4]

'(مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا۔ ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں"

---

[1] ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن، ابواب الاستیذان، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخلت بیتہ، ج4، ص428

[2] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، باب القتل بالقسامۃ، ج6، ص577

[3] ابن حنبل، احمد بن محمد بن حنبل، المسند، مسند عبد اللہ بن عباس، ج4، ص225

[4] آل عمران:110

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14. صبر سکھانا:

"يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ"[1]

"اور (ازراہ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا"

15. دھیمی آواز میں گفتگو کا سلیقہ:

"وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ"[2]

"اور اپنی چال میں اعتدال کیے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب سے بری آواز گدھوں کی ہے"

رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

"آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو ضائع کردے"[3]

جنسی بدامنی کے خاتمہ کے لئے اہم اقدامات:

معاشرہ میں جنسی بدامنی بڑھتی جارہی ہے۔ آئے روز اغوا کے بعد زیادتی اور قتل کے کیسز سننے کو ملتے ہیں۔ معاشرہ میں جنسی استحصال کی وجہ سے سراسیمگی پھیل چکی ہے۔ گھروں میں محرم افراد سے بھی خوف پیدا ہونے لگا ہے۔ ہر طرف عدم تحفظی کا دور دورہ ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ معاشرہ میں ان عناصر کا جائزہ لیا جائے جو معاشرتی بدامنی کی وجہ ہوسکتے ہیں۔ ذیل میں اہم تجاویز بیان کی جارہی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم معاشرے میں صنفی بدامنی کا خاتمہ کرسکتے ہیں:

پردہ داری کا فروغ اور اختلاط کا خاتمہ:

ہمارا معاشرہ مجموعی طور پر پردہ داری سے بہت دور ہو چکا ہے۔ کمرشل سرگرمیوں اور تجارتی مقاصد کی تکمیل کے لیے چلائی جانے والی تشہیری مہموں نے بے پردگی کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور میڈیا کی بیشتر اقسام پوری طرح اس کی لپیٹ میں آچکی ہیں۔ معاشرے میں مخرب الاخلاق پروگرام بھی کیبل، سی ڈیز اور انٹرنیٹ کے ذریعے گھر گھر میں داخل ہو چکے ہیں۔ آج معاشرے میں فارغ اوقات میں تفریحی مشاغل کا ایک بہت بڑا حصہ ان غیر اخلاقی پروگراموں کو دیکھنے پر مشتمل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات پر شدت سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ احزاب کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرمایا:

---

[1] لقمان:17

[2] لقمان:19

[3] ابوداود، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، باب فی الصلة والرحم، ج3، ص118

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"[1]

"اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں (سے) (کہ) وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکایا کریں"

لباس کی پردہ داری جو کہ حجاب اور نقاب کی شکل میں ہونی چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ مخلوط مجالس، مخلوط تعلیم، مخلوط مشاغل اور مخلوط کاروبار کی روک تھام کے لیے بھی کوششیں ہونی چاہئیں۔ خواتین کے لیے الگ تعلیمی اداروں کا قیام اور الگ ملازمت کے مواقع فراہم کرنا معاشرے کی طہارت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جب تک ہم بے پردگی اور مرد وزن کے اختلاط پر قابو نہیں پائیں گے' اس وقت تک معاشرے سے صنفی بدامنی کا خاتمہ ممکن نہیں ہو سکتا فحاشی اور بدکاری کے سدباب کے لیے سب سے اہم چیز عورت کا باپردہ ہونا ہے۔

اجنبی عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کی دید سے اور آزادانہ میل جول سے روکا جائے۔ عورتوں کو محرموں کے سوا غیر محرموں کے سامنے زیب و زینت کے ساتھ آنے سے منع کیا جائے۔ قحبہ گری کا سختی سے انسداد کیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کو مجرد نہ رہنے دیا۔ شریعتِ الٰہی کسی برائی کو محض حرام کر دینے یا جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کر دینے پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ وہ ان اسباب کا سدباب کرنے کی کوشش کرتی ہے جو کسی شخص کو اس برائی میں مبتلا ہونے پر اکساتے ہیں، یعنی شریعت جرم کے ساتھ اسبابِ جرم، محرکاتِ جرم، وسائلِ جرم اور ذرائع جرائم پر بھی پابندی لگاتی ہے۔ شریعتِ الٰہی صرف محتسب نہیں ہے بلکہ وہ ہمدرد، مصلح اور مددگار بھی ہے، اس لیے وہ تمام تعلیمی، اخلاقی اور معاشرتی تدابیر اس غرض کے لیے استعمال کرتی ہے کہ لوگوں کو برائیوں سے بچنے میں مدد کی جائے۔ اس لیے کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے صاحب خانہ کی اجازت لینا ضروری ہے۔ اس کے لیے کسی دوسرے کے گھر میں جھانکنا، دوسرے کا خط بغیر اجازت پڑھنا بھی ممنوع ہے۔ جس نے اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر اس کے خط پر نظر دوڑائی، وہ گویا آگ میں جھانکتا ہے۔ قرآن کی سورہ نور میں جب اجازت طلب کا قاعدہ مقرر کیا گیا تو لوگ اس کے آداب سے ناواقف تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اور دروازے سے پکارنے لگا "کیا میں گھس آؤں؟" آپؐ نے اپنی لونڈی سے فرمایا "یہ شخص اجازت مانگنے کا طریقہ نہیں جانتا، ذرا اُٹھ کر اسے بتا کہ یوں کہنا چاہیے "السلام علیکم أ ادخل"[2]

غض بصر:

فحاشی کی روک تھام کے لیے "غضِ بصر" کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی جس چیز کو دیکھنا مناسب نہ ہو اس سے نظر ہٹالی جائے۔ مردوں کا عورتوں کو نگاہ بھر کر دیکھنا یا دوسرے لوگوں کے ستر پر نگاہ ڈالنا یا فحش مناظر کو پوری دلچسپی اور دل جمی سے دیکھنا، یا نگاہوں کو دیکھنے کے لیے بالکل آزادانہ چھوڑ دینا۔ یہ مفہوم "نظر بچانے" سے ٹھیک ادا ہوتا ہے، یعنی جس چیز کو دیکھنا مناسب نہ ہو اس

---

[1] الاحزاب: 59

[2] ترمذی، ابوعیسی الترمذی، السنن، کتاب الاستیذان، باب ماجاء فی التسلیم قبل الاذان، ج4، ص435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نظر ہٹالی جائے۔ قرآن کے اس حکم کی تشریح سنت میں اس طرح کی گئی ہے: آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی یا اپنی محرم خواتین کے سواکسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے۔ ایک دفعہ نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے، لیکن یہ معاف نہیں ہے کہ آدمی نے پہلی نظر میں کشش دیکھی اور پھر وہاں نظر جمادی۔ آپؐ نے اس طرح کی دیدہ بازی کو بدکاری سے تعبیر کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک ہے، جو شخص مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا اس کے بدلے اُسے ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا"[1]

ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے حُسن پر پڑے اور وہ نگاہ ہٹالے تو اللہ اس کی عبادت میں لطف اور لذت پیدا کر دیتا ہے"[2]

مرد خواتین کو اپنی نظر نیچے رکھنے ک حکم:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ "[3]

"(اے نبی)! مومن مردوں سے کہئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی 39 رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں"

یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ نگاہیں پست رکھنے کا حکم جیسے مومن مردوں کو ہے ویسے ہی مومن عورتوں کو بھی ہے۔ جیسا کہ اس سے اگلی آیت مذکور ہے نگاہیں نیچی رکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چلتے وقت راستہ بھی پوری نظر نہ آئے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد کی کسی غیر عورت پر اور عورت کی کسی غیر مرد پر نگاہ نہ پڑنی چاہئے اور اگر اتفاق سے نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لینی چاہئے۔ جیسا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی (رض) سے فرمایا تھا کہ:

"پہلی بار کی نظر تجھے معاف ہے (یعنی اتفاقاً پڑ جائے) لیکن بعد کی معاف نہیں"[4]

یعنی اتفاقاً نظر پڑ جانے کے بعد پھر دیکھتے نہیں رہنا چاہئے بلکہ فوراً نظر ہٹا لینی چاہئے اور ایک بار آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ:

" نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے یا آنکھوں کا زنا نظر بازی ہے"[5]

نظر بازی سے اجتناب کے ساتھ ہی متصلاً اللہ تعالیٰ نے فروج کی حفاظت کا ذکر فرمایا جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ فروج کی حفاظت

---

[1] حاکم، ابوعبداللہ الحاکم، مستدرک الحاکم، کتاب الرقاق، دارالمعرفہ، بیروت، لبنان، ط1، 1986، ج4، ص313

[2] حنبل، امام احمد، مسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص، ج9، ص312

[3] النور: 30-24

[4] ابوداود، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود، باب من غض البصر، ج3، ص481

[5] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاستیذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، ج8، ص54

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے نظر بازی سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ بالفاظ دیگر زنا کے عوامل میں سے نظر بازی ایک بہت بڑا عامل ہے۔ اسی نظر بازی کے نتیجہ میں بعد میں انسان کے دوسرے اعضاء بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نیز سہل بن سعد کہتے ہیں کہ:

"ایک شخص نے دروازہ کے سوراخ میں سے آپ کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک فارپشت تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو جھانگ رہا تو میں تیری آنکھ پر مار کر اسے پھوڑ دیتا"[1]

اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرما کر جنسی بے راہ روی کے راستہ کا انسداد کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَامَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ "[2]

"اور مومن عورتوں سے بھی کہئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔اور اپنے پاؤں زمین پر مارتے ہوئے نہ چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے"

عورتیں پر لازم ہے کہ اس انداز سے اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں یا رکھ کر نہ چلیں کہ ان کے زیوروں کی جھنکار سنائی دینے لگے اور یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے کیا کچھ زیور پہن رکھے ہیں۔ اگر وہ ایسے ہی چھن چھن کرتے ہوئے چلے گی تو کیا معلوم اس کا پاؤں زمین پر پڑنے کے ساتھ ساتھ کسی عاشق مزاج کے دل پر بھی جا پڑے۔ اس قسم کی آواز بسا اوقات صورت دیکھنے سے بھی زیادہ شہوانی جذبات کو بھڑکانے کا سبب بن جاتی ہے۔یعنی دور جاہلیت میں اور بالخصوص ان کے مشہور میلوں کے موقع پر جس قدر فحش حرکات تم سے سرزد ہو چکی ہیں۔ ان سے اللہ کے حضور توبہ کرو۔ مرد ہوں یا عورتیں سب کے سب لوگ ساتھ اطوار چھوڑ کر آئندہ ان باتوں اور ایسی حرکتوں سے کل اجتناب کرنا چاہئے اسی طرح تمہاری معاشرہ فواحش سے پاک ہو سکتا ہے اور تمہاری دین و دنیا میں کامیابی کا انحصار ان باتوں پر پوری طرح عمل پیرا ہو جانے پر ہے۔

نکاح کو آسان بنانا:

معاشرے میں اس وقت برائی کرنا نکاح کرنے کے مقابلے میں بہت زیادہ آسان ہے۔ نکاح سے متعلقہ رسومات اس قدر مہنگی ہو چکی ہیں کہ سفید پوش اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ نکاح کے بوجھ کو اٹھانے سے گھبراتے اور کتراتے ہیں۔ نکاح درحقیقت ولیوں کی رضامندی کے ساتھ ایک بالغ مرد اور عورت کے ایجاب و قبول کا نام ہے اور اس کو سادگی سے اپنی معاشی حیثیت کے مطابق کسی بھی مقام پر کیا جا سکتا ہے۔ نکاح کرنے کے لیے بہترین جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی مسجدیں ہیں۔ اگر سادگی سے نکاح کی تقریبات کا انعقاد کیا جائے اور نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ پر عمل کیا جائے کہ جب کوئی شخص تمہارے پاس آئے اور اس کا دین اور اخلاق تمہیں بھلا معلوم ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین پر بہت

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الاستیئذان، باب الاستئذان من اجل البصر، رقم الحدیث:6241

[2] النور:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑا فتنہ اور فساد ظاہر ہو گا۔[1]

نکاح گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے:

نکاح کے باعث جنسی تسکین ملتی ہے اور نئے خاندان کی تشکیل کی بدولت انسیت و مودت پیدا ہوتی ہے لہذا نکاح جنسی استحصال کی راہ روکنے والا اہم عنصر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اے جوانو! تمہیں نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والا اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ روزے رکھے"[2]

بیشتر وہ لوگ جو نکاح کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی نکاح نہیں کرتے، ان کے ذہن میں ہمیشہ زناکاری کا لاوا پکتا رہتا ہے اور زنا انسان کو یقینی طور پر ایمان سے کوسوں دور لے جاتا ہے۔ اب جو مسلمان شادی نہیں کرتا، وہ درحقیقت اپنے دین کو بھی داؤ پر لگانا چاہتا ہے۔ نکاح کے ذریعہ ان سب مسئلوں سے نجات ہے۔ اور اگر واقعی کوئی مجبوری ہے اور اصل تدبیر "نکاح" پر عمل نہیں کر سکتا تو پھر یہ علاج ہے جو حدیث شریف میں بیان ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے بدل یعنی "روزے" کو اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا، کیونکہ روزے سے نفسانی شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔

بے نکاح آدمی شیطان کا بھائی اور آلہ کار ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عکّافؓ (ایک صحابی کا نام ہے) سے فرمایا: اے عکّاف! کیا تیری بیوی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تو مال والا، وسعت والا ہے؟ عرض کیا: ہاں! میں مال اور وسعت والا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو اس حالت میں تو شیطان کے بھائیوں میں سے ہے، اگر تو نصاریٰ میں سے ہوتا تو ان کا راہب ہوتا۔ بلاشبہ نکاح کرنا ہمارا طریقہ ہے، تم میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بے نکاح ہیں اور مرنے والوں میں سب سے بدتر وہ ہیں جو بے نکاح ہیں، کیا تم شیطان سے لگاؤ رکھتے ہو؟ شیطان کے پاس عورتوں سے زیادہ کوئی ہتھیار نہیں، جو صالحین کے لئے کارگر ہو۔ مگر جو لوگ نکاح کیے ہوئے ہیں، یہ لوگ بالکل مطہر ہیں اور فحش سے بری ہیں اور فرمایا: اے عکاف! تیرا برا ہو، نکاح کر لے، ورنہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گا۔[3]

بے نکاح کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں:

"جو شخص نکاح کرنے کی طاقت ہونے کے باوجود نکاح نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں)"[4]

نکاح نہ کرنا مسلمانوں کا شعار نہیں، بلکہ نصاریٰ کا طریقہ ہے، کیونکہ وہ نکاح نہ کرنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ عذر نہ ہونے کے

---

[1] ترمذی، ابو عیسیٰ ترمذی، سنن ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء أن المرأة تنکح علی ثلاث خصال، ج2، ص380

[2] نسائی، احمد بن شعیب، الجامع السنن، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، حلب، 1986ء، ج6، ص57

[3] الہیثمی، ابو بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب النکاح، ج۴، ص:335

[4] ایضاً، ج۴، ص:327

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود نکاح نہ کرنا اور اُسے عبادت یا فضیلت سمجھنا رہبانیت کے زمرہ میں آتا ہے، جو اسلام میں جائز نہیں ہے۔

بے نکاح کا حضور سے کوئی تعلق نہیں:

حدیث میں ہے کہ تین صحابیؓ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک زوجہ مطہرہؓ کے گھر تشریف لائے اور آپ اکے احوال کے بارے میں معلوم کیا، جب ان کے سامنے آپ کی عبادات کے احوال کو بیان کیا گیا تو انہوں نے آپ اکی عبادت کو کچھ کم خیال کیا، پھر کہنے لگے: ہمیں نبی کریم اسے کیا نسبت؟ آپ اکے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ اب تینوں میں سے ایک نے کہا: میں تو اب ہمیشہ رات بھر نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں تو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں تو کبھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ اکو علم ہوا تو آپ انے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے ایسی ایسی بات کہی ہے؟ خدا کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی نگہداشت کرنے والا ہوں، مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

”وأتزوج النساء،فمن رغب عن سنتي فليس مني“[1]

”میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے“

جب صحابہؓ نے انسانی فطرت سے ہٹ کر الگ راستہ اختیار کرنا چاہا تو آپ انے غصہ کا اظہار فرمایا۔ جس چیز کو وہ نیکی سمجھ رہے تھے، آپ انے انہیں بتایا کہ اس عمل سے وہ اسلام سے قریب نہیں، بلکہ دور ہوں گے، شیطان کے وسوسوں میں الجھ کر تکلیف اٹھائیں گے، جنسی شہوت سے جنگ میں خود کو الجھائے رکھیں گے، یہ کنوارا ہونا ان کے لئے بے حد تلخ ہوگا، جس کی شدت اور گناہ سے کم لوگ نجات پاتے ہیں۔

اسلامی سزاؤں کا نفاذ:

معاشرے میں بے راہ روی کی روک تھام کے لیے قرآن وسنت میں مذکور سزائوں کا التزام کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اگر معاشرے میں بدی کی روک تھام کے لیے اسلامی سزائوں کو نافذ کر دیا جائے تو سزا کے خوف سے بہت سے بد طینت اور حیوان صفت لوگ بے حیائی اور بدکرداری کے راستے پر چلنے سے باز آسکتے ہیں۔ اس نکتے کو عام طور پر اس لیے فراموش کر دیا جاتا ہے کہ ملک میں بہت سی این جی اوز اور حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والے ادارے سزائے موت کو بنیادی انسانی حقوق سے متصادم تصور کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے خاتمے کی حمایت کرتے رہتے ہیں۔ انسانی حقوق کی اصطلاح بڑی دلکش ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسانی حقوق کے حقدار وہی لوگ ہیں جو انسان کہلوانے کے مستحق ہوں۔ جو لوگ شرفِ انسانیت سے گر کر بدراہی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ کسی رورعایت کے مستحق نہیں۔ اس حوالے سے حکومت کو ان این جی اوز اور حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی انجمنوں اور مغربی حکومتوں کے دبائو کو خاطر میں نہیں لانا چاہیے۔ زنا بالجبر، گینگ ریپ اور بچوں کے ساتھ

---

[1] نسائی، احمد بن شعیب، السنن، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ج6، ص60

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برائی کا ارتکاب کرنے والے لوگوں کے بارے میں اہلِ مغرب اگر سخت قوانین کو تشکیل دے سکتے ہیں تو ایک اسلامی جمہوری ریاست میں ان قوانین کے نفاذ میں کون سا امر مانع ہے کہ جن قوانین کا مقصد فقط بدی کی بیخ کنی اور روک تھام ہے شریعت نے جرائم کا علاج جرائم رونما ہونے سے پہلے ہی حکم، وعظ و نصیحت، ترغیب و ترہیب، احیائے ضمیر، اور اللہ کا خوف دلوں پیدا کر کے کیا ہے۔[1] اسلام کی طرف سے نافذ کی جانے والی حدود عدل و انصاف پر مبنی ہیں، ہر گناہ اور غلطی کی نوعیت اور حقیقت کے مطابق اس کی سزا مقرر کی۔ چنانچہ شریعت نے جہاں نرمی کی ضرورت تھی وہاں نرمی برتی اور جس جگہ پر سختی کی ضرورت تھی وہاں سختی اپنائی؛ لہٰذا دعوت و اصلاح کیلیے نرمی اور شفقت بھرا انداز اپنایا، اگر یہ بلا سود ثابت ہوں؛ انسان سر چڑھتا جائے تو اس کیساتھ سختی بھی اپنائی اور اس بارے میں ایسے اقدامات کیے جو گناہ ترک کرنے اور غلطی تسلیم کرنے پر مجبور کر دیں۔ فرمانِ باری تعالی ہے:

"إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ"[2]

"اللہ تعالی اور رسول اللہ سے اعلان جنگ کریں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا صرف یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے اور کوئی بھی عقل مند شخص اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ سزا میں سختی کا پہلو لازمی ہونا چاہیے"

شریعت اور عقل دونوں کی یکساں رائے کے مطابق ایسے اعضا کو کاٹ کر جدا کر دیا جاتا ہے جو خرابی کا باعث بنے، فتنہ پرور ہو، ہیجان پرداز ہو، اس کی حرکتوں سے شر انگیزی پھیلے، امن و امان مخدوش ہوں، اور اس کے مزید باقی رہنے سے انفرادی اور معاشرتی نقصانات سامنے آئیں۔ سزاؤں کے بارے میں زبان درازی کرنے والے حقیقت میں مجرم سے اظہار ہمدردی تو کرتے ہیں لیکن پورے معاشرے کے حقوق نظر انداز کر دیتے ہیں، وہ مجرم پر شفقت تو کرتے ہیں لیکن جرم سے متاثر شخص کو بھول جاتے ہیں، وہ سزا کو دیکھتے ہیں لیکن مجرمانہ گھٹیا حرکت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ان سزاؤں سے اللہ تعالی کے عدل و انصاف اور اس کی حکمت کا پتہ چلتا ہے؛ کیونکہ یہ سزائیں مفاد عامہ کے حصول اور امن و امان برقرار رکھنے کی ضامن ہیں۔ فرمانِ باری تعالی ہے:

"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ"[3]

"اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے"

یعنی ہمہ قسم کی زندگی ہے، چنانچہ معصوم جانوں کو زندگی بخشی اس کیلیے معصوم جانوں کا قتل حرام قرار دیا، املاک کو زندگی بخشی اس کیلیے کسی کا حق غصب کرنے سے روکا، عزت آبرو کو زندگی بخشی کہ ہتک عزت حرام قرار دی۔ حدود شریعت کا حصہ

---

[1] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights , Retrieved at 20 July 2021, 2:00 pm

[2] المائدۃ:33

[3] البقرۃ:179

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان کی وجہ سے ہر شخص کی انفرادی خوشیوں کو تحفظ ملتا ہے، اور پورے معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے، لہذا منہج الٰہی پر چلنے والوں کو حدود اللہ کی وجہ سے مستحکم اور پر سکون زندگی ملتی ہے۔ حدود کی وجہ سے معاشرے کو طیش مزاج لوگوں اور گھٹیا حرکتوں سے تحفظ ملتا ہے، کینہ پرور لوگوں کی دسیسہ کاریوں کیلیے راستے بند ہوتے ہیں، اور انتہا پسند فکر زمین دوز ہوتی ہے، منحرف لوگوں کو راہِ اعتدال ملتی ہے، جس سے خطرات وخدشات میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔[1] حدود کو شریعت کا حصہ اس لیے نہیں بنایا گیا کہ دل کی بھڑاس نکالی جائے، انتقام لیا جائے، اور مجرموں کو اذیت دی جائے، بلکہ حدود کے مقاصد اور اہداف بہت عظیم ہیں، ان مقاصد میں یہ شامل ہے کہ: پورے معاشرے کیلیے بڑے اہداف حاصل کیے جائیں اور وہ ہیں دین، جان، عقل، مال اور عزت آبرو کی حفاظت۔[2] حدود اصل میں جرائم کی جانب مائل لوگوں پر رحمت و شفقت کا اظہار ہیں، حدود کے ذریعے انہیں جرائم سے روکا جاتا ہے، چنانچہ سزا دیکھ کر مجرم اپنے ارادے تبدیل کر لیتے ہیں، حدود کی وجہ سے جرائم پیشہ لوگوں کیساتھ ساتھ دیگر لوگوں کو بھی جرائم سے دور رہنے کا سبق براہِ راست ملتا ہے۔ حدود کے نفاذ سے اللہ تعالی کی طرف سے برکت، فضل، اور خیر و بھلائی حاصل ہوتی ہے:

"وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ"[3]

"اگر بستی والے ایمان لائیں اور تقوی اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان و زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیں"

چنانچہ اسی بنا پر ایک عبرتناک فیصلے کے ذریعے تعزیری اور حد کے طور پر شرعی حکم کو نافذ کیا گیا، یہ فیصلہ شرعی عدالت کی جانب سے گمراہ لوگوں کے بارے میں کیا گیا تھا، جن میں تکفیری، دہشت گرد، معصوم جانوں کے قاتلین، اقدام قتل پر ترغیب، قومی املاک کو نقصان پہنچانے والے لوگ شامل تھے، یہ ان کا اپنا فعل تھا جو کہ اس وطن کے سپوتوں کی ترجمانی بالکل نہیں کرتا۔ عجیب و غریب باتیں اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر ردِ عمل ظاہر کرنے والے لوگ ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے یہ ردِ عمل فرقہ واریت میں غرق لوگوں کی جانب سے فتنہ پروری کا ایک انداز ہے، وہ ہمارے ملک کی خوشحالی اور استحکام کو مٹانا چاہتے ہیں، حقیقت میں ایسی باتیں کرنے والے ہی دہشت گردی کی بنیاد، منبع اور جڑ ہیں، سادہ لوح لوگوں کو جھوٹے دعووں سے اپنا اسیر بناتے ہیں، جن زرق برق نعروں کا حقیقت سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے بڑے زور و شور سے لگاتے ہیں، مزید دسیسہ کاریوں کیلیے کمزور نظریات کے حامل لوگوں کو خرید کر انہی کے معاشروں میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والے کے شرعی سزا:

اس میں تین چیزیں شامل ہیں:

ا-زنا کرنا

---

[1] الأسطل، إسماعيل، حقوق الانسان في الشريعة والقانون، ص 43

[2] الزحيلي، وهبة، الفقه الإسلامي وأدلته، ج4، ص89

[3] الاعراف:96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ قتل کرنا

۳۔ لڑکا ہے تو عمل قوم لوط پر حد

حد زنا شریعت کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ"[1]

"ان دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے"

زنا ایک بڑا جرم ہے جس کا گناہ اور قباحت وشناعت بعض صورتوں میں مزید بڑھ جاتی ہے، مثلاً: خاوند والی عورت سے زنا کرنا یا محرم عورت سے زنا کرنا یا پڑوسی کی بیوی سے زنا کا ارتکاب کرنا، یہ بڑے قبیح گناہوں میں سے ہے۔ زنا بڑے بڑے جرائم اور معاصی میں شامل ہے کیونکہ اس سے اس نسب کا اختلاط ہو جاتا ہے جس کے سبب سے انسان کا تعارف ہوتا ہے اور جائز امور میں دوسروں کی مدد کرتا اور مدد لیتا ہے، نیز اس میں کھیتی اور نسل کی تباہی ہے۔ انھی قبیح نتائج کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے زنا کی زبردست سزا مقرر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ زنا کرنے والا اگر شادی شدہ ہو تو اسے سنگسار کیا جائے اور اگر وہ کنوارہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں، نیز کنوارے مرد کو ایک سال کے لیے جلاوطن بھی کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اس سے ایسے امراض پیدا ہوتے ہیں جو معاشرے کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"[2]

"زناکار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ"

تو گویا اس کی سزا شادی شدہ آدمی کی سزا (رجم) سے ہلکی ہے کیونکہ اس کے پاس ایک عذر ہے، اس لیے اسے رجم کرنے کے بجائے تمام بدن پر سو کوڑے مارنے کی سزا دی گئی اور اس سلسلہ میں کوئی رحم اور ترس سے کام نہ لیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ"[3]

"ان دونوں پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمھیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے اگر تمھیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو"

قتل کی شرعی سزا:

فعل بد کرنے کے بعد قتل کر دینا تو دوہری سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا"[4]

---

[1] النور:2

[2] النور:2

[3] النور:2

[4] النساء:93

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور جو شخص کسی مسلمان کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا، اللہ کا اس پر غضب اور لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے"

ایک دوسری جگہ فرمایا:

" وَالَّذِينَ لَايَدعونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا ءاخَرَ وَلا يَقتُلونَ النَّفسَ الَّتى حَرَّمَ اللَّهُ إِلّا بِالحَقِّ وَلا يَزنونَ ۚ وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ يَلقَ أَثامًا"[1]

"اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے اور نہ کسی ایسی جان کو مارتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے منع کر دی اور نہ ہی وہ بدکاری کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہ گناہ میں جا پڑا، قیامت کے دن اسے دوگنا عذاب ہو گا اور وہ اس میں ذلیل وخوار پڑا رہے گا"

اللہ تعالیٰ نے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

"وَلا تَقتُلُوا النَّفسَ الَّتى حَرَّمَ اللَّهُ إِلّا بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظلومًا فَقَد جَعَلنا لِوَلِيِّهِ سُلطٰنًا فَلا يُسرِف فِى القَتلِ ۖ إِنَّهُ كانَ مَنصورًا"[2]

"اور کسی جان کو قتل نہ کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا، ہاں مگر حق سے۔۔۔ اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم اس کے وارث کو اختیار دیا ہے، سو وہ قتل میں حد سے نہ نکل جائے کہ بلاشبہ وہ (وارث) مدد دیا گیا ہے"

اسی طرح مقتول کے وارثوں کو قصاص کا حق دے کر اللہ کریم نے قتل کی ہر راہ مسدود کر دی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" وَلَكُم فِى القِصاصِ حَيوٰةٌ يٰأُولِى الأَلبٰبِ لَعَلَّكُم تَتَّقونَ"[3]

"اور اے عقل مندو، تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم بچو"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاتقتل نفس ظلما الا کان علی ابن ادم الاول کفل من دمھا لانه اول من سن القتل"[4]

"جو شخص بھی ظلم سے مارا جائے تو اس کے خون کا ایک حصہ پہلے ابنِ آدم کی گردن پر ہوتا ہے کیونکہ اسی نے یہ طریقہ رائج کیا"

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

"من لقی اللہ لا یشرك به شیئاولم یتندبدم حرام دخل الجنة"[5]

---

[1] الفرقان:68

[2] الاسراء:33

[3] البقرہ:179

[4] نسائی، احمد بن شعیب، الجامع السنن، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ج7، ص81

[5] ابن ماجہ، السنن، کتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، رقم الحدیث:2618

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ نہ تو اس نے شرک کیا اور نہ ہی کسی کے ناحق قتل کا مرتکب ہوا، وہ جنت میں داخل ہو گا"

اسی طرح آپ ﷺ نے بھی صراحت فرمائی:

"اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدم"[1]

"قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کے مقدمات کا فیصلہ ہو گا"

اگر لڑکا ہے تو عمل لواطت کی حد:

لواطت کا جرم سب جرائم سے بڑا، اور سب گناہوں سے سب سے زیادہ قبیح گناہ ہے، اور افعال میں سے غلط ہے، اس کے مرتکب افراد کو اللہ تعالی نے وہ سزا دی ہے جو کسی اور امت کو نہیں دی، اور یہ جرم فطرتی گراوٹ، اور بصیرت کے اندھے پن، اور عقلی کمزوری، قلت دین پر دلالت کرتا ہے، اور ذلت و پستی کی علامت، اور محرومی کا زینہ ہے، اللہ تعالی سے ہم عافیت و معافی طلب کرتے ہیں. اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

"اور جب لوط (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو کہا کیا تم ایسی فحاشی کرتے ہو جو تم سے قبل کسی نے بھی نہی کی، یقیناً تم عورتوں کی بجائے مردوں سے شہوت والے کام کرتے ہو، بلکہ تم تو حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو، اس کی قوم کا جواب تھا کہ اسے تم اپنی بستی سے نکال باہر کرو یہ پاکباز لوگ بنے پھرتے ہیں، تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی، مگر اس کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی، اور ہم نے ان پر آسمان سے پتھروں کی بارس برسائی، تو آپ دیکھیں کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا"[2]

ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو"[3]

اور مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قوم لوط جیسا عمل کرنے والے پر اللہ تعالی لعنت فرمائے، اللہ تعالی اس شخص پر لعنت فرمائے جو قوم لوط والا عمل کرتا ہے، یہ تین بار فرمایا"[4]

بیان کردہ ابحاث کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے بد فعلی کے گھناؤنے جرائم کی شدید مذمت کی ہے اور اس حوالہ سے مکمل راہنمائی اسلام کی قانون سازی کی صورت ہمیں ملتی ہے۔ اب ان جرائم پر قابو پانے کے لیے عدالتوں کے کردار کو موثر بنانا اور ریاست کے بااختیار اداروں کو فعال کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ دورِ حاضر میں جدید سائنسی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے مجرم تک رسائی حاصل کرنا پہلے کے مقابلے میں بہت آسان ہو چکا ہے۔ اب جبکہ قانون اسلامی بھی واضح ہیں اور جدید ٹیکنالوجی

---

[1] ایضاً، رقم الحدیث 2617

[2] الاعراف: 80-84

[3] ترمذی، ابوعیسی، محمد بن عیسی، الجامع السنن، رقم الحدیث: 1456

[4] حنبل، امام احمد، مسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص، رقم الحدیث: 2915

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی میسر ہے تو لازم ہے کہ جرائم کی روک تھام کی پرزور کوشش کی جائے اور اسلام کی بتائی تمام تجاویز پر خلوصِ نیت اور دیانت داری سے عمل کر لیا جائے تو معاشرے سے بے راہ روی کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور معاشرہ امن وسکون کا گہوارا بن سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصۃ البحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصۃ البحث

دور حاضر میں جنسی زیادتیوں کے واقعات عام ہو چکے ہیں اور یہ جرم معاشرے میں انتہائی تیزی سے پھیل رہا ہے اگر بر وقت اس کا سد باب نہ کیا گیا تو مستقبل بھی بچے کہیں بھی محفوظ نہیں رہ پائیں گے کیونکہ ایسے واقعات سے کوئی جگہ بھی محفوظ نہیں چاہے وہ مدرسہ ہو سکول ہو یا کوئی بھی تعلیمی ادارہ شہر ہو یا دیہات ہر جگہ یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں، اسکی سب سے بڑی وجہ دین سے دوری بے راہروی بے حیائی کا عام ہو جانا شامل ہے جب انسان سے اللہ کا ڈر ختم ہو جاتا ہے انسان جانور سے بھی بر تر ہو جاتا ہے ایسے واقعات پڑھ کر دل انتہائی رنج کا شکار ہوا کہ کیا اتنی بھی آن پڑی کہ انسان کم سن بچوں سے اپنی جنسی بھوک مٹانے پر آپہنچتا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ بے حیائی عام ہے انٹرنیٹ الیکٹرانک میڈیا پر سب موجود ہے جو ایک عام انسان کی جنسی خواہشات کو زیادہ کر دیتا ہے اور ایک سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نوجوان طبقہ کے لئے نکاح کو مشکل بنا دیا گیا لہذا اس جرم کا سد باب نکاح کو عام کرنے اور شرعی سزاؤں کو نافذ کرنے سے ہی ہو گا اور اس کی اشد ضرورت بھی ہے۔

خالق کائنات نے انسان کو کائنات میں وہ شرف و مقام بخشا ہے جو کسی اور کو نہ ملا ہے وہ ہے مقام اشرف المخلوقات ہے انسان کو اللہ نے جوڑا جوڑا بنایا جیسے تمام جانوروں کو جوڑا جوڑا بنایا، اسی طرح جیسے انسان کو باقی ضروریات مثلا بھوک، پیاس، اسی طرح انسان کو اپنی جنسی خواہشات کے لیے جوڑا بنایا لیکن یہی انسان جب جہالت کی گہرائیوں میں جا گرتا ہے اپنی جنسی خواہشات کے لیے جنسی زیادتی کر کے حیوان صفت بن جاتا ہے۔

جنسی زیادتی کا مطلب ہے کوئی بھی ایسا جنسی یا جنسیت زدہ فعل جس سے کوئی شخص ناگواری ڈر یا خوف محسوس کرے، کوئی ایسا رویہ جس کے لیے ایک، شخص نے آمادگی نہ ظاہر کی ہو یا پھر اس نے اسکا انتخاب نہ کیا ہو۔ جنسی زیادتی ایک شخص کے اعتماد کو دھوکہ دینا اور اس کے حق کو سلب کرنا ہے بھی ہے جو کہ وہ اپنے جسم کے ساتھ ہونے والے سلوک کے بارے میں رکھتا ہے، جنسی زیادتی طاقت اور حق کا ناجائز استعمال ہے۔

اس سب پر سنجیدگی سے مکالمے کی ضرورت ہے۔ اپنے سماجی رویوں پر غور کرنے اور انہیں درست کرنے کی ضرورت ہے۔ خاندان یا گھر معاشرے کی ایک اکائی ہے۔ سب سے پہلے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ہم اپنے گھروں میں ایسے رویے تو پروان نہیں چڑھا رہے جو بگاڑ کا باعث ہیں۔ کہیں خواتین کی تضحیک پر مبنی گالیاں ہمارے گھروں کا حصہ تو نہیں۔ ہمارے گھر میں خواتین کو کتنی عزت دی جا رہی ہے؟ بچے کی ابتدائی درسگاہ اس کا گھر ہوتا ہے۔ ماں باپ اور دیگر بڑوں کے جو رویے ہوتے ہیں بچہ وہی اپناتا ہے۔ اور ان کی چھاپ اس پر تا زندگی رہتی ہے۔ اذہان اب بھی یہ قبول کرنے کو تیار نہیں کہ سماج میں جنسی گھٹن نا صرف بڑھ رہی ہے بلکہ اتنی بڑھ چکی ہے کہ خطرے کے نشان تک آ پہنچی ہے۔ بات گلی محلے سے نکل کر گھر کی چار دیواری تک آ گئی ہے۔

جنسی زیادتی کے بڑھتے ہوئے کیسز بتا رہے ہیں کہ جنسی مریضوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ جنسی مریض کے لیے لباس، چار دیواری کا تقدس اور کسی رشتے ناتے کی کوئی لاج نہیں ہوتی اور نہ ہی عمر کوئی معنی رکھتی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں ڈھائی مہینے کی بچی سے لے کر ستر سال تک بلکہ مری ہوئی عورت بھی نشانہ بن چکی ہے۔ آئے دن خواجہ سرا نشانہ بنتے ہیں۔ بچیوں کو گھر بٹھا دیجیے مگر کیا بچے اور لڑکے محفوظ ہیں؟ تو کیا انہیں بھی گھر بٹھا دیا جائے؟ سوچنے کی بات تو یہ ہونی چاہیے کہ سماج کو کس طرح اس سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کی لیے محفوظ بنایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجاویز و سفارشات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تجاویز وسفارشات

اس مقالہ کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. جنسی زیادتی کا گناہ خواہ گھر کی چار دیواری میں ہو رہا ہو یا کسی اور جگہ اس کی اطلاع موصول ہو، فوراً اسے منظر عام پر لانا اور قانونی کارروائی کرنا بے حد ضروری ہے۔
2. بچوں کی تربیت میں اچھی اور بری صحبت کی پہچان کروانے کو لازماً شامل کیا جائے۔
3. خواتین کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ گھر سے باہر باپردہ رہیں۔
4. مخلوط نظام تعلیم کی نفی کی جائے۔
5. نکاح کو آسان اور عام کیا جائے تاکہ جنسی تسکین جو کہ ایک فطری جزبہ ہے اس کی بروقت تسکین ہو سکے۔
6. معاشرہ میں مشکوک افراد کی حرکات وسکنات پر نظر رکھتے ہوئے معصوم بچوں کے تحفظ کے لئے بروقت اقدامات کئے جائیں۔
7. جنسی زیادتی کے مجرم کو سرعام پھانسی کی سزا سنائی جائے تاکہ متاثرہ افراد کا خوف جاتا رہے اور وہ مطمئن ہوں نیز معاشرہ میں پائے جانے والے مجرم نصیحت پکڑیں۔
8. الیکٹرونک میڈیا، سوشل میڈیا بچوں کی پہنچ سے دور رکھا جائے۔
9. تعلیمی اداروں کی نگرانی کیمروں کے ساتھ کی جائے۔
10. بچوں اور بچیوں کا مہذب لباس کا خاص خیال رکھا جائے
11. شرعی سزاؤں کو نافذ کیا جائے۔
12. مجرم کو جلد سے جلد سزا دی جائے۔
13. اس جرم سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے حکومتی طور پر ایک بہترین مہم چلائی جائے اور لوگوں کو اس گناہ کی سزا سے ڈرایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست آیات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست آیات

نمبر شمار	آیات	سورۃ:آیت	صفحہ نمبر
1	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ	البقرہ:30	3
2	نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ	الحجر:29	5
3	كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ	البقرۃ:65	6
4	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً	النساء:4	10
5	اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ	العلق:1-2	11
6	وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا	نوح:14	12
7	وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا	نوح:17	12
8	فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَـنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ص كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ	آل عمران:37	12
9	وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	الاعراف:11	12
10	هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا	الدھر:1	14
11	قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ	ص:75	14
12	اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ	آل عمران:59	14
13	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ	المومن:67	15
14	وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ	المومن:66	15
15	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا	الفرقان:54	16
16	وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا	الفرقان:54	16
17	وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ	الانبیاء:30	16
18	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ	الانعام:2	17
19	إِنَّا خَلَقْنٰهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ	الصافات:11	17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20	وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ	الحجر:26	18
21	خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ كَٱلْفَخَّارِ	الرحمٰن:14	19
22	خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ كَٱلْفَخَّارِ، وَخَلَقَ ٱلْجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ	الرحمٰن:14-15	20
23	وَٱلْجَآنَّ خَلَقْنَٰهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ ٱلسَّمُومِ	الحجر:27	20
24	وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن سُلَٰلَةٍ مِّن طِينٍ	المؤمنون:12	20
25	وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَن اعْبُدُوْا اللهَ وَ اجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ	النحل:36	22
26	وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَن اعْبُدُوْا اللهَ وَ اجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ	النحل:36	23
27	سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ	فصلت:53	37
28	وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ	الحجر:28،29	38
29	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا	الإسراء:70	38
30	لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ	التين:4	38
31	وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ	الذاريات:56	39
32	الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا	الملک:2	39
33	فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى	طٰہٰ:123-124	39
34	سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ	الزمر:73	40
35	قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ	ص:75	40
36	وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ	الروم:20،21	41
37	فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ	الحجر:29	41
38	وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي	الإسراء:85	42
39	وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً	البقرۃ:30	42
40	إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا	الأحزاب:72	43
41	وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ	المؤمنون:78	43
42	وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ	السجدۃ:9	44

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

43	إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ لِيُنْذِرَمَنْ كَانَ حَيًّاوَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ	یٰس:69،70	44
44	لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللهِ يَتْلُو صُحُفًا	البینۃ:1-3	45
45	إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْأَرْحَامِ وَمَاتَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًاوَمَا	لقمان:34	45
46	وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ	غافر:64	46
47	هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	البقرۃ:29	47
48	أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ	لقمان:20	47
49	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ	الحج:65	47
50	اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًالَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَار	ابراھیم:32	47
51	مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَاعَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًابِغَيْرِنَفْسٍ أَوْفَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا	المائدۃ:32	49
52	ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ	الانعام:96	50
53	قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ	ص:75	50
54	وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّامَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ	البقرۃ:31-33	51
55	وَإِذْقُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ	البقرۃ:34	52
56	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	التحریم:6	53
57	وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ	ابراھیم:7	54
58	وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ	البقرۃ:233	55
59	لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰهُ اللهُ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّامَآ اٰتٰهَا سَيَجْعَلُ اللهُ بَعْدَ عُسْرٍيُسْرًا	الطلاق:7	56
60	وَإِنِّيٓ أُعِيذُهَابِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ	آل عمران:36	57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

61	فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيل مَّنضُودٍ	ھود:82	79
62	جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللهِ	المائدہ:33	106
63	وَلَكُم فِى القِصاصِ حَيوةٌ يأُولِى الأَلبٰبِ لَعَلَّكُم تَتَّقون	البقرہ:179	107
64	وَلَواَنَّهُم أَقامُوا التَّورٰةَ وَالإِنجيلَ وَما أُنزِلَ إِلَيهِم مِن رَبِّهِم لَاَكَلوا مِن فَوقِهِم وَمِن تَحتِ أَرجُلِهِم	المائدہ:66	107
65	وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَـٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ وَلَـٰكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَـٰهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ	الاعراف:96	107
66	وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا	مریم:5	110
67	قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ	آل عمران:38	111
68	وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	آل عمران:36	112
69	يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ	الشوریٰ:49-50	112
70	وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ	الانفال:28	112
71	الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	الکھف:46	112
72	كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ	آل عمران:110	115
73	يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ	لقمان:17	116
74	وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ	لقمان:19	116
75	يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	الاحزاب:59	117
76	قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ	النور:24-30	118
77	وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَامَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ	النور:31	119
78	إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ	المائدۃ:33	122

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

122	البقرة:179	وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ	79
123	الاعراف:96	وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	80
124	النور:2	وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	81
124	النور:2	الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ	82
124	النور:2	وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	83
125	النساء:93	وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا	84
125	الفرقان:68	وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا	85
125	الاسراء:33	وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا	86
125	البقرہ:179	وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ	87

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیث

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
1.	خَيْرُنِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ وَاَرعَهُ عَلٰى زَوْجٍ	53
2.	ملعون من عمل عمل قوم لوط...	79
3.	إن اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط..	79
4.	كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته..	111
5.	وأتزوج النساء،فمن رغب عن سنتى فليس منى..	121
6.	لاتقتل نفس ظلما الا كان على ابن ادم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل....................	125
7.	من لقى الله لا يشرك به شيئاولم يتندبدم حرام دخل الجنة..	125
8.	اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة فى الدم..	126

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار لعلمیہ، استنبول، 1984ء
3. ابن ماجہ، محمد ابن یزید، القزوینی، ابو عبد اللہ، السنن، بیت الافکار، ریاض، 1998ء
4. ابن منظور، لسان العرب، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 1999ء
5. ابو داود، سلیمان بن اشعث، الجامع السنن، دار الرسالہ العالمیہ، دمشق، 2009ء
6. احمد ابن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد الشیبانی البغدادی، مسند، الریاض، 1998ء
7. اختر، پروفیسر، رفیق، اسلام اور عصر جدید، سنگ میل پبلشرز، لاہور، 2006ء
8. ارشد، عبد الرشید، واردات و مشاھدات، مکتبہ رشیدیہ، لاہور، 2001ء
9. اصفہانی، راغب، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم، الدار الشامیۃ، دمشق بیروت، 1412ھ
10. انور، محمد بن اختر، تربیتِ اولاد اور جدید تحقیقات، شعبہ تحقیق و تصنیف، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور، 2004ء
11. باشمیل، احمد، اسلام اور نظریہ ارتقاء، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، س ن
12. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار ابن کثیر، بیروت، دمشق، 2002ء
13. پرویز، غلام احمد، علامہ، عالمگیر افسانے، ادارہ طلوع اسلام، لاہور، س ن
14. تبریزی، محمد بن عبد اللہ، الخطیب، مشکوٰۃ المصابیح، المکتب الإسلامي، بیروت، 1985ء
15. ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، الجامع السنن، دار الغرب اسلامی، بیروت، لبنان، 1996ء
16. حاکم، ابو عبد اللہ الحاکم، مستدرک الحاکم، کتاب الرقاق، دار المعرفہ، بیروت، 1986ء
17. خان، محمد فاروق، انسان اور کائنات، افضل شریف پرنٹرز، لاہور، 1988ء
18. سلفی، محمد اسماعیل، حجیت حدیث، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور، 1981ء
19. شیخ، سعید اے، رابعہ، اردو لغت جامع، اسلامک بک سروس، دریا گنج دہلی، 2007ء
20. عفیف، عبد الفتاح طبارۃ، روح الدین الإسلامی، مکتبہ دار العلم، بیروت، 1989ء
21. فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، 1426ھ
22. قشیری، مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 1991ء
23. قطب، سید محمد، فی ظلال القرآن، مکتبہ دار العلوم الملایین، بیروت، 1993ء
24. کیلانی، عبد الرحمٰن، تیسیر القرآن، مکتبہ السلام، لاہور، 1432ھ
25. مختار، احمد، فکری غربت کا المیہ، اردو مرکز، لاہور، 2006ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

26. مودودی، سید ابو الاعلی، انسان کی حقیقت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان قرآن، لاہور، 1986ء

27. ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، مجلس نشریات اسلام، کراچی، س ن

28. نسائی، احمد بن شعیب، الجامع السنن، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب، 1986ء

29. نقوی، ضامن نقوی، فلسفہ نفس، ہندوستان اکیڈیمی، 1932ء

30. یحییٰ، ہارون، نظریہ ارتقاء ایک فریب، (مترجم: ڈاکٹر تصدق حسین راجا)، اسلامک ریسرچ سنٹر، لاہور، 2002ء

31. C.C. Swenson, in Encyclopedia of Stress (Second Edition), 2007

32. www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights

اخبارت:

33. اے آر وائی نیوز

34. ایکسپریس نیوز

35. بی بی سی اردو، کراچی

36. جنگ نیوز

37. جی ٹی وی نیٹ ورک

38. دنیا نیوز

39. روزنامہ اوصاف

40. روزنامہ خبریں

41. روزنامہ دھرتی

42. روزنامہ نوائے وقت، لاہور